گمراہ پروفیسر طاہر القادری

کی بد مذہبیت

اندرونی صفحات میں ملاحظہ کیجیے

(۱) **طاہر القادری بد مذہب اور گمراہ ہے اور اس کا اسلام سے نام کا بھی رشتہ نہیں، وہ قادری نہیں بلکہ پادری ہے۔**

حضور تاج الشریعہ، بریلی شریف

(۲) طاہر القادری کے کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضور محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب امجدی

(۳) مسٹر طاہر اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضور سراج ملت حضرت علامہ سید سراج اظہر رضوی نوری

(۴) فتنۂ طاہری کی حقیقت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت علامہ قاری محبوب رضا خان صاحب، پاکستان

(۵) طاہر القادری پر فتوی کفر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت علامہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ،

(۶) قرآن کی فریاد،، طاہر القادری پر فتوی کفر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت علامہ مفتی فضل رسول صاحب، سیالوی

(۷) پروفیسر طاہر القادری کی مسلکی و اعتقادی حقیقت و کیفیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت علامہ حسن علی رضوی میلسی، پاکستان

(۸) طاہر القادری عصر حاضر کا خطرناک و گمراہ کن فتنہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت علامہ مفتی قمر الزماں نوری صاحب

(۹) طاہر القادری اپنے اقوال و افعال کے بناء پر اسلام سے خارج اور کافر و بے دین ہے ۔۔۔۔حضرت مفتی اختر حسین علیمی

(۱۰) پروفیسر طاہر القادری ایک لمحۂ فکریہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور

(۱۱) یہ سب کیا ہے، اور طاہر القادری پر فتوئ کفر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت علامہ مفتی ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی، پاکستان

(۱۲) ڈاکٹر طاہر القادری پر شرعی حکم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت علامہ مفتی شمشاد احمد رضوی مصباحی، گھوسی

(۱۳) ''مسلک اعلیٰ حضرت'' اور ''بریلوی'' سچے پکے اصلی اہلسنّت کی علامت ونشان وشناخت وپہچان ہے۔ حضرت علامہ حسن علی میلسی رضوی، پاکستان

باھتمام

آل انڈیا سنی تبلیغی جماعت، پھول گلی، ممبئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طاہرالقادری بدمذہب اور گمراہ ہے اُس کا اسلام سے نام کا بھی رشتہ نہیں، وہ طاہرالقادری نہیں طاہرالپادری ہے: حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا ازہری

آج فتنوں کا دورِدورہ ہے۔ آئے دن نت نئے فتنے ظہور میں آکر اُمتِ مسلمہ کو گمراہ کرر ہے ہیں۔ دشواری یہ ہے کہ طاغوتی طاقتوں کے یہ نمائندے منافقت کا لبادہ اوڑھ کر آرہے ہیں۔ موجودہ دَور کا سب سے بڑا فتنہ اپنے نام کے آگے قادری لگا کر سُنّیت کا لبادہ اوڑھے رونما ہوا، ابلیس لعین کی طرح اپنی شیریں خطابت سے اُمت پر اثر انداز ہورہا ہے۔ یہ فتنہ پاکستان سے اُٹھا، جب علمائے اہلِ سنّت نے وہاں اس کا بائیکاٹ کیا تو یہ فرار ہوکر کینیڈا میں پناہ گزیں ہوا۔ اور وہاں سے ٹی وی کے ذریعے گمراہیت کا زہر پوری دنیا میں پھیلا رہا ہے۔ جیسے ہی اس فتنے کی انڈیا میں آمد آمد ہوئی علمائے اہلِ سنّت نے اپنی دینی بیداری کا ثبوت دیتے ہوئے اس کے سدباب کے لیے کمر کس لی اور سب نے اپنے اپنے طور سے اس کے ردوابطال کی کوششیں شروع کردیں۔ ممبئی کے سنّی جنتی بھائیوں کو یہ خوش گوار موقع میسر آیا کہ ان دنوں حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں صاحب ازہری یہاں تشریف فرما تھے۔ احبابِ اہلِ سنّت نے یہ ضروری سمجھا کہ طاہرالپادری کے متعلق حضور تاج الشریعہ کا موقف عوامِ اہلِ سنّت تک پہنچایا جائے۔ اسی مقصد کے پیشِ نظر ۲۵رفروری ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ ممبئی کے کچھی میمن جماعت خانہ (محمد علی روڈ) میں ایک اجلاس کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں حضرت نے علمائے اہلِ سنّت و جماعت کی کثیر تعداد اور عوامِ اہلِ سنّت کے سامنے اپنا موقف بیان کیا جو کہ درج ذیل ہے:

. . . .

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم.

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیہ اصحابہ الکریم

طاہرالقادری کو میں آج سے نہیں بلکہ بہت لمبے عرصے سے جانتا ہوں۔ جب طاہرالقادری کی پاکستان میں بحیثیت مقرر کے اس کی ابتدا ہوئی۔ میں نے اس کے بعض بیانات بھی سنے اور علمائے اہلِ سنت و جماعت نے شروع شروع میں جس طرح پاکستان میں ایک شخص تھا اسرارالحق اُس کو آگے بڑھایا تھا، بعد میں اُس نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ بدمذہب نکلا۔ اُس نے اپنی بدمذہبی ظاہر کی۔ یہی کچھ حال طاہرالقادری کا ہوا۔ سن ۸۵ء سے پہلے کراچی میں مَیں نے میں اس کے بعض بیانات سنے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کی تعریف میں اس نے ایک جلسے میں بہت اچھی تقریر کی لیکن اعلیٰ حضرت کا نام لینا یا اُن کی تعریف کردینا یہ سُنّیت کا مدار نہیں ہے۔ حدیث میں آیا ہے: ''اللہ تبارک وتعالیٰ کبھی اِس دین کی تائید کافر کے ذریعے بھی فرماتا ہے۔''

تو وہ اہلِ سنت وجماعت کے ساتھ رہا اور علمائے اہلِ سنّت و جماعت کا دَم بھرتا رہا۔ اعلیٰ حضرت کا دَم بھرتا رہا۔ یہ سب کچھ اس کی طرف سے آپ یہ سمجھ لیجیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہلِ حق اور دینِ حق کی تائید میں کچھ وہ بلوا دیا جو آج اُس کے خلاف حجت ہے۔ اور اس کے بعد سن ۸۵ء میں مجھے اُس نے دعوت دی لاہور میں اپنا ادارہ منہاج القرآن دیکھنے کے لیے۔ میں نے دعوت قبول کرلی تھی۔ گاڑی میری ابھی لاہور پہنچی نہیں تھی کہ مجھے ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن'' طاہرالقادری کی کتاب دکھائی گئی۔ اُس کا میں نے سرسری مطالعہ جب کیا تو اُس کے اندر شروع ہی

میں اُس نے یہ لکھا کہ بریلویت، دیوبندیت، شیعیت اِن میں کوئی بڑا اختلاف نہیں ہے۔ تعبیری، تشریحی اختلاف ہے۔ اور سبھی ایک ہیں۔ پوری کتاب اِسی مضمون سے بھری ہوئی تھی۔

وہ دن اور آج کا دن میں نے کبھی طاہر القادری کے کسی جلسے میں شرکت نہیں کی اور مجھ سے بہت اُس کے ہمنوا اصرار کرتے رہے کہ اُس کی دعوت پر مَیں جاؤں۔ میں نے کہا کہ پہلے یہ معاملہ صاف ہوگا اُس کے بعد پھر بات کچھ آگے بڑھے گی۔ پھر ساؤتھ افریقہ میں جب کچھ عاقبت نا اندیشوں نے اُس کو بلایا۔ ہم لوگوں نے اپنی برأتِ ذمہ کے لیے اُس کی گمراہی اور اُس کے کفریات سے اُن لوگوں کو آگاہ کیا کہ اُس کو بلانے سے باز آئیں۔ وہ بُلا کر کے رہے اور دھوکے سے ہم کو بھی بلالیا۔ اُس موقع پر میں اسٹیفورڈ جوڈربن کی جامع مسجد ہے وہاں پر علمائے اہلِ سنت جن میں محدثِ کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری رضوی امجدی مدظلہ العالی قابلِ ذکر ہیں۔ وہ اور مَیں اور دوسرے مقامی علما وہاں پر حاضر ہوئے۔ اور اُس کو مناظرے کی دعوت دی۔ وہ مناظرہ نہ کرسکا۔ میدان چھوڑ کر کے بھاگا اور اُس جلسے میں خلفشار کروادیا۔

اُس کے بعد سے آج تک اُس کا حال بد سے بدتر ہے۔ پہلے تو سنی وہابی، سنی دیوبندی، سنی شیعہ اِن سب کو ایک کرنے کی مہم چلائی اور اب یہودی، عیسائی اور مسلمان سب اُس کے نزدیک beleiver ہیں، یعنی یہودی اور عیسائی اس کے نزدیک اہلِ ایمان ہیں۔ اور اس کی کلپ (Clip) میں نے خود سُنی ہے۔ یہاں اگر سعید نوری وغیرہ نے اُس کلپ کو مہیّا کیا ہو تو علما اور عوام سُن سکتے ہیں۔ اور یہ میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ اُس نے کہا کہ ہماری مسجد یہودیوں کے لیے، عیسائیوں کے لیے کھلی ہوئی ہے۔ اور اُن سے کہا کہ آپ اپنے اپنے طور پر ہماری مسجد میں عبادت کرسکتے ہیں۔ یہ سب اس کے کھلے کفریات ہیں جن کی رو سے وہ صرف بدمذہب اور گمراہ نہیں بلکہ اُس کا اسلام سے نام کا بھی رشتہ نہیں ہے۔ وہ طاہر القادری نہیں ہے بلکہ طاہر الپادری ہے۔ ہم لوگوں کو خصوصاً علمائے اہلِ سنّت و جماعت کو یہ لازم ہے کہ اپنے اپنے حلقے میں اُس کی گمراہی سے، اُس کی بدمذہبی سے، بلکہ اُس کے اِن کفریات سے اور اِس کفر و اِرتداد سے لوگوں کو آگاہ کریں اور دعا کریں کہ وہ بمبئی نہ آنے پائے اور اگر وہ آجائے تو معاملہ یہ ہے کہ انڈیا کی گورنمنٹ پر بھی اوپر سے پریشر ہے۔

آج طاہر القادری یہودیوں کا اور نصرانیوں کا وہ بہت بڑا ترجمان ہے اور یو این او کا بڑا نمائندہ ہے اور امریکہ کا داہنا ہاتھ ہے۔ اِن سب طاقتوں کا پریشر ہے۔ ورنہ انڈین گورنمنٹ بھی یہ جانتی ہے کہ کشمیر کے موقع پر اُس نے ملک کی سالمیت کے خلاف، ملک کو ٹکڑے کرنے کے لیے جو آواز اُس نے اٹھائی اور ملک کی سالمیت کے خلاف جو کچھ اس نے بکا، کہا یہ اُس کے کفر و اِرتداد کے علاوہ یہ ایسی بات ہے کہ انڈین گورنمنٹ بھی اگر سنجیدگی سے سوچے تو طاہر القادری کی اس ملک میں انٹری ہی نہیں ہوتی۔ اور اس کا یہودی لابی سے جڑا ہوا ہونا صاف ظاہر ہے۔ بہرحال ہماری دعا ہے کہ وہ نہ آنے پائے۔ اور اگر وہ آجاتا ہے تو ہر ممکن کوشش یہ کی جائے کہ اُس کا جلسہ نہ ہو، اگر ہوتا ہے تو کم سے کم اپنے سنّی عوام کو اُس کے جلسے سے حاضری سے روکیں۔ اور یہ سنیوں کی ذمے داری ہے کہ اُس کے جلسے میں حاضر ہونے سے باز رہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مسلک اہلِ سنّت و جماعت پر جس کو پہچان کے لیے مسلک اعلیٰ حضرت کہا جاتا ہے، ہم سب کو سختی سے قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین۔

(حضور تاج الشریعہ کا یہ بیان www.tahirulpadri.com پر موجود ہے)

اس موقع پر کثیر تعداد میں علمائے کرام تشریف فرما تھے جن میں خصوصاً سراجِ ملت علامہ سید سراج اظہر قادری، مفتی سید شاکر حسین، مفتی اشرف رضا قادری، حافظ عبدالقادر رضوی، مفتی محمد سعید، مولانا غلام جابر شمس مصباحی، مولانا امجد علی، مولانا رحمت اللہ صدیقی، مولانا امان اللہ رضا، مولانا محمود عالم رشیدی، مولانا ولی اللہ شریفی، مولانا ابراہیم آسی، مولانا مظہر علیمی، مولانا صادق رضا مصباحی وغیرہم موجود تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قاضی القضاۃ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد اختر رضا خان قادری بریلوی مدظلہ العالی

سے ڈاکٹر طاہر القادری کے تعلق سے

پوچھے گئے سوالات کے جوابات

12 جنوری 2009ء

عرض: طاہر القادری نے کہا ہے کہ ہماری مسجدیں یہودیوں اور Christians (عیسائیوں) کے لئے کھلی ہیں کیوں کہ وہ Believers (اہلِ ایمان) میں سے ہیں۔

ارشاد: وہ اپنے بارے میں خبر دے رہا ہے۔ طاہر القادری یہ کہہ رہا ہے کہ وہ Believers میں سے ہیں یعنی ان کو ایمان والا بتا رہا ہے اور قرآن نے جو سرکار صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم پر نازل ہوا ان کو کافر کہا تو یہ قرآن کو جھٹلا رہا ہے اور جو قرآن کو جھٹلائے وہ ایمان والا نہیں ہو سکتا۔ وہ یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح بلکہ ان سے بھی آگے بڑھ کر کفر کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے تو شروع سے ہی کلمہ نہیں پڑھا اور یہ **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھ کر سرکار صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کے دین سے اور اللہ کے دین سے منحرف ہو گیا ہے۔

عرض: طاہر القادری کو لوگ آج کل اس (مذکورہ بالا) وجہ سے طاہر الپادری کہتے ہیں۔ ایسا کہنے میں کوئی کراہت تو نہیں ہے؟

ارشاد: کراہت کیسی؟ وہ پادری ہی تو ہے بلکہ پادریوں سے بدتر ہے اس لیے کہ وہ مسلمان کہلا کر اور کلمہ پڑھ کر یہودیوں اور نصرانیوں کا کام کر رہا ہے، یہودی نوازی اور کرسچین نوازی کر رہا ہے تو وہ حقیقتاً انہیں کا آدمی ہے اور وہ قادری نہیں بلکہ پادری ہی ہے۔

March 22, 2009

Question: Recently there are a lot of statements made by Tahir ul Qadri that there are two types of Khilafat:

1- Political or the Worldly: He says that Hazrat Abu Bakr Siddique Razi Allah o Ta'ala Anhu was the first Political Khalifa and he was chosen by the people.

2- Spiritual: Hazrat Ali Razi Allah o Ta'ala Anhu was the first Spiritual Khalifa and he was chosen by Allah, not by the people.

What is the correct view of Ahlus Sunnah Wal Jama'ah in this issue and what is the status of Hazrat Abu Bakr Siddique Razi Allah o Ta'ala Anhu in terms of spirituality and Vilayat?

Answer: The statement made by Tahir ul Qadri is totally wrong and he is just misleading the people in a very wrong way. Whatever he claimed is not proved and it will be considered as a blame, as if he is blaming Holy Prophet Muhammad Sallallaho Ta'ala Alaihe Wasallam, as Holy Prophet Muhammad Sallallaho Ta'ala Alaihe Wasallam has chosen him for his Caliphate and he indicated

very clearly that after his demise Abu Bakr will be the first Caliph of Muhammad Sallallaho Ta'ala Alaihe Wasallam and it has been narrated from Hazrat Ali.Hazrat Ali is reported as saying that our Messenger Muhammad Sallallaho Ta'ala Alaihe Wasallam passed away from this holy universe and he was pleased, delighted and happy with Abu Bakr and Holy Prophet Muhammad Sallallaho Ta'ala Alaihe Wasallam has chosen him to lead the congregational prayer at the last moment when he was on the point to pass away from this world.He has chosen him to lead the prayer. Since Holy Prophet Muhammad Sallallaho Ta'ala Alaihe Wasallam has chosen him for this religious action, Hazrat Ali said we are happy with him regarding our worldly efforts.

(ترجمہ:**22 مارچ 2009ء**

عرض: حال ہی میں مولانا طاہر القادری نے کئی بیانات میں کہا کہ خلافت کی دو اقسام ہیں:

1- سیاسی یا دنیاوی خلافت: وہ کہتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے سیاسی خلیفہ تھے اور آپ کو عوام نے منتخب کیا تھا۔

2- روحانی خلافت: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے روحانی خلیفہ تھے اور آپ کو اللہ نے منتخب کیا تھا نہ کہ عوام نے۔

اس معاملے میں اہلِ سنت و جماعت کا صحیح مؤقف کیا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا روحانیت اور ولایت کے اعتبار سے کیا مقام ومرتبہ ہے؟

ارشاد: طاہر القادری کا بیان بالکل غلط ہے اور وہ بہت غلط انداز سے لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔اس کا دعویٰ بے ثبوت ہے اور اسے ایک الزام قرار دیا جائے گا جیسے وہ نبی پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو الزام دے رہا ہے۔جبکہ نبی پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی خلافت کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب کیا اور واضح طور پر ظاہر کر دیا کہ آپ کے وصال کے بعد وہی پہلے خلیفہ ہوں گے۔اور یہ بات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔آپ روایت کرتے ہیں کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے تو آپ ابوبکر پر راضی تھے اور خوش تھے اور آپ نے اپنی حیاتِ مقدسہ کے آخری وقت میں جماعت کرانے کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منتخب فرمایا۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس دینی ذمہ داری کے لئے پسند کرلیا تو ہم نے انہیں اپنے دنیاوی معاملات کے لیے پسند کرلیا۔)

4 مئی 2009ء

عرض: ڈاکٹر طاہر القادری کی تقاریر اہلِ سنت کے عقائد پر مبنی ہوتی ہیں اور عشق ومحبت پر مبنی ہوتی ہیں تو کیا انہیں سننا چاہیے؟اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری سنی نہیں۔تو حضرت کیا فرماتے ہیں؟

ارشاد: یہ تو بالکل یقینی بات ہے کہ ڈاکٹر طاہر القادری سنی نہیں ہے اور وہ سنیت کا نام لے کر اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نام لے کر سنیوں کو گمراہ کر رہا ہے اور وہ اپنی گمراہی میں اب بہت آگے بڑھ چکا ہے۔میں نے یہ بھی سنا ہے کہ وہ یہودیوں کو Believers (اہلِ ایمان) کہتا ہے اور عیسائیوں کے بارے میں کہتا ہے کہ ہماری مسجدیں عیسائی بھائیوں کے لئے کھلی ہوئی ہیں اور بہت سارے کفریات وہ بکتا ہے لہٰذا ایسے شخص کی تقریر اگرچہ بظاہر اپنی سمجھ میں کوئی خلافِ شرع یا خلافِ عقیدہ بات نہ ہو لیکن ایسے شخص کی تقریر سننا اس بات کا موجب ہے کہ دل کا جھکاؤ اس کی طرف ہوگا اور جب دل کا جھکاؤ اس کی طرف ہوگا تو شرعاً یہ بھی منع ہے۔ **وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ** (سورۃ ھود۔113) جو ظالم ہیں ان کی طرف جھکو مت ورنہ تم کو جہنم کی آگ چھوئے گی۔جب دل کا جھکاؤ اس کی طرف ہوگا تو ظاہری بات ہے کہ تعظیم اور محبت کے ساتھ ہوگا اور مرتد کی تعظیم کرنا اور اس سے محبت کرنا منافیٔ ایمان ہے اور غارت گرِ ایمان ہے۔اس لئے اپنے ایمان کو بچانے کے لیے لوگوں کو چاہیے کہ بدمذہبوں کا لٹریچر پڑھنے، ان کے وعظ اور ان کی تقاریر سننے سے پرہیز کریں۔

24 مئی 2009ء

عرض: ڈاکٹر طاہرالقادری کے مریدین اور محبین کا اعتراض ہے کہ سیدی تاج الشریعہ اور دیگر علماء کو لوگوں نے ڈاکٹر صاحب کے بارے میں غلط اطلاعیں دیں جس کے مطابق انہوں نے بغیر تحقیق کیے فتویٰ جاری فرما دیا۔ حضرت اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ اور وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بناء پر ڈاکٹر طاہرالقادری سنی نہیں؟ کیا صرف دیت ہی کے معاملے میں فتویٰ دیا جاتا ہے یا اور بھی کچھ معاملات ہیں؟ تفصیلی جواب عنایت فرمائیں۔

ارشاد: دیت کے معاملے میں بھی طاہرالقادری نے حضرت امام اعظم رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ کے مذہب کے خلاف لکھا اور طاہرالقادری کے استاد حضرت علامہ احمد سعید کاظمی نے طاہرالقادری کا رد لکھا۔ دیت کے مسئلے میں اختلاف تو غیر مقلدیت ہے اور صرف دیت ہی کا معاملہ نہیں ہے اس کے علاوہ طاہرالقادری نے ایک کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے'' لکھی جو میں نے خود دیکھی اس میں طاہرالقادری نے صاف صاف یہ لکھا کہ دیوبندیت، بریلویت، شیعیت میں کوئی فرق نہیں ہے صرف تعبیری اختلاف ہے اور سب ایک ہیں اور اسی میں یہ لکھا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم نے کسی ایک فرقے کو نجات کا پروانہ نہیں دیا ہے اور ساؤتھ افریقہ میں ہم لوگ (میں اور حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب اعظمی) موجود تھے اور ہم نے طاہرالقادری کو مناظرے کی دعوت دی اور وہ ہمارے سوالات کا جواب دیے بغیر وہ وہاں سے فرار ہو گیا اور ہمارے سوالات کا اس نے جواب نہیں دیا اور اب تو یہ بھی متعدد لوگوں سے سنا جا رہا ہے کہ وہ یہودیوں کو Believers یعنی اہلِ ایمان بتاتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ ہماری مسجدیں عیسائی بھائیوں کے لئے کھلی ہوئی ہیں اور دید وشنید رسالے میں اس نے صاف صاف لکھا ہے کہ میری نماز تو دیوبندیوں، نجدیوں اور وہابیوں کے پیچھے ہو جاتی ہے اور اس کا عمل بھی یہ ہے کہ جب بنوری ٹاؤن میں جاتا ہے تو وہاں نماز پڑھاتا ہے اور منہاج القرآن میں جب بنوری ٹاؤن کے لوگ آتے ہیں تو ان دیوبندیوں کے پیچھے وہ نماز پڑھتا ہے۔ یہ ساری وجوہ محقق ہیں، معلوم ہیں اور ان کے بارے میں یہ ساری باتیں متواتر ہیں۔ ان وجوہ کی بناء پر ہم لوگ طاہرالقادری کو سنی نہیں جانتے ہیں اور یہ غلط ہے کہ ہمیں کسی نے غلط اطلاع دی ہے اور ہم نے بغیر تحقیق کے اس کے بارے میں فتویٰ دیا ہے۔

16 جون 2009ء

عرض: کسی ایسے عالمِ دین کا جو ڈاکٹر طاہرالقادری کو سنی مانتا ہو اور اس کے پروگرام میں بھی شرکت کرتا ہو اس کا انتقال ہو جائے تو کیا اس کے لئے دعائے مغفرت یا فاتحہ پڑھی جائے گی؟

ارشاد: یہ تو اس پر موقوف ہے کہ عالمِ دین طاہرالقادری کے کفریہ عقائد سے مطلع تھے یا نہیں تھے۔ اگر مطلع تھے تو ان کا حکم وہی ہے جو طاہرالقادری کا حکم ہے اور اگر ان کو اطلاع نہیں تھی تو اس صورت میں ان پر وہ حکم نہیں ہے اور ان کی دعائے مغفرت اور ان کے لئے فاتحہ پڑھنے میں حرج نہیں ہے۔

June 21, 2009

Question: Tahir ul Qadri has challenged anyone in one of his lectures, for any Alim to prove that it is wajib to keep one fist beard out of shariah or hassan hadees. Is his challenge right?

Answer: No, he is not right and he has just violated not only the Hanafi school of thought but he has gone against all the Aimma because all four Aimma; Imam-e-Azam Abu Hanifa, Imam Shafi'i, Imam Malik, Imam Ahmed bin Hambal, all Aimma have stated unanimously that it is haram to keep the beard less than one fist.

(ترجمہ: 21 جون 2009ء

عرض: طاہرالقادری نے اپنے ایک خطاب میں چیلنج کیا ہے کہ کوئی بھی عالم شریعت کے تحت یا حدیثِ حسن سے یہ ثابت کر دے کہ ایک قبضہ داڑھی رکھنا واجب ہے۔ کیا اس کا یہ چیلنج درست ہے؟

ارشاد: نہیں، وہ حق پر نہیں ہے اور اس نے نہ صرف حنفی مذہب کی خلاف ورزی کی ہے بلکہ اس نے تمام ائمہ سے الگ راہ اختیار کی ہے کیوں کہ چاروں ائمہ؛ امامِ اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل، نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ ایک قبضہ سے کم داڑھی رکھنا حرام ہے۔)

11 اکتوبر 2009ء

عرض: طاہرالقادری کہتا ہے کہ پیر مہر علی شاہ، علمائے فرنگی محل، مولانا ارشاد حسین رامپوری اور حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری کو بھی دیوبندیوں کی عبارتیں پیش کی گئیں مگر ان علماء نے پھر بھی سکوت کیا۔ تو جو تکفیر کرتے ہیں وہ بھی صحیح ہیں اور جو سکوت کرتے ہیں وہ بھی ٹھیک کرتے ہیں۔ حضرت کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ارشاد: طاہرالقادری کا بیان غلط ہے اور طاہرالقادری نے جن لوگوں کے متعلق یہ بات کہی وہ ناقابلِ یقین ہے اس پر کان دھرنا جائز نہیں ہے۔

21 فروری 2010ء

عرض: کیا طاہرالقادری کی کتابوں کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے؟

ارشاد: یہ مسئلہ تو لوگ بار بار پوچھتے ہیں اور طاہرالقادری کے عقائد اور اس کے احوال اور خاص طور سے اب انٹرنیٹ پر اور دوسرے ذرائع سے جو اس کے حالات معلوم ہو رہے ہیں ان کی روشنی میں یہ لوگ خود فیصلہ کریں کہ طاہرالقادری کس قسم کا آدمی ہے اور اس کی کتابوں کا مطالعہ دین کے لئے کتنا فائدہ مند ہے۔

March 21, 2010

Question: There is a peer sahib who trims his beard. He beleives that his Salah is accepted behind the badmazhabs.He also says that Tahir ul Qadri is a sunni. What is the ruling on him being peer and what about his mureeds?

Answer: He is not qualified according to Shariah to be a peer for committing the sin by trimming his hair. Moreover he is a misled as he violated the Shariah in his statement regarding performing the salat behind the badmazhabs and by confirming Tahir ul Qadri as a Sunni. His mureeds are advised not to follow him. Othervise they are just like him.

(ترجمہ:

21 مارچ 2010ء

عرض: ایک پیر صاحب اپنی داڑھی ترشواتے ہیں۔ وہ بدمذہبوں کے پیچھے نماز ادا کرنا درست سمجھتے ہیں اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ طاہرالقادری سنی ہے۔ ان کی پیری اور ان کے مریدوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ارشاد: اپنی داڑھی حدِ شرعی (ایک قبضہ) سے کم کرانے کا گناہ کرنے کے باعث وہ شریعت کی نظر میں پیری کا اہل نہیں ہے۔ مزید برآں وہ گمراہ ہے کیونکہ

بدمذہبوں کے پیچھے نماز کے جواز کا قول کر کے اور طاہر القادری کو سنی قرار دے کر اس نے شریعت کی خلاف ورزی کی ہے۔اس کے مریدوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس کی پیروی نہ کریں ورنہ وہ بھی اسی کی طرح گمراہ قرار پائیں گے۔)

15؍ اگست 2010ء

عرض: جدہ کے سیشن میں حضرت سے سوال ہوا تھا کہ ''بدمذہبی حد کفر کو پہنچنے کے بارے میں کچھ تفصیل فرمادیں'' کیا طاہر القادری کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچ چکی ہے؟

ارشاد: طاہر القادری کے مختلف بیانات اور اس کی کتاب 'فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے' یا 'فرقہ پرستی کا خاتمہ' اس میں بہت سارے مقالات اور کلمات اور عبارت کفریہ موجود ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کے نزدیک یہ ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہتر یا تہتر فرقوں میں کسی کو نجات کا پیمانہ نہیں دیا، اس طور پر اس کے قول سے یہ لازم آتا ہے کہ نہ اہل سنت ناجی ہیں اور دوسرے بھی ناجی نہیں ہیں۔اور یہ کہتا ہے کہ جتنے فرقے ہیں سنی اور غیر سنی ان میں سب میں تعبیری اور تشریحی اختلاف ہے۔اور باقی سب ایک ہیں اور اس کے علاوہ بہت سارے اس کے کفریات ہیں 'دیدوشنید' وغیرہ میں اور دوسری کتابوں میں اور انٹرنیٹ پر اب تو اس کے اقوال اور اس کے ایکشن اور اس کے کلمات وغیرہ سب دستیاب ہیں۔وہاں سے آپ جا کر ان کی معلومات کر سکتے ہیں۔لہٰذا اس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچنے میں کوئی شک نہیں۔

2؍ اکتوبر 2010ء

عرض: ڈاکٹر طاہر کو عوام ان کے عیسائیوں کے ساتھ عیسائی تہوار منانے اور دیگر گمراہیوں کی بناء پر ڈاکٹر پادری کہتے ہیں، تو کچھ حضرات اعتراض کرتے ہیں کہ پادری کہنا چونکہ کفار سے تشبیہ دینا ہے، لہٰذا ایسا کہنا تکفیر کے زمرے میں آتا ہے۔تفصیلی جواب عنایت فرمائیں کہ ڈاکٹر طاہر کو ڈاکٹر پادری کہنا اس کی تکفیر ہے یا نہیں؟ اور کیا علماء نے ڈاکٹر طاہر کی تکفیر کی ہے یا صرف گمراہی کا فتویٰ ہے۔

ارشاد: ڈاکٹر طاہر القادری نے فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے کتاب لکھی اور اس میں اس نے کئی جگہ صاف صاف یہ لکھا کہ بریلویت اور دیوبندیت، شیعیت وغیرہ میں کوئی فرق نہیں ہے اور یہ صرف تعبیری اختلاف ہے، تشریحی اختلاف ہے، یعنی اس کے نزدیک دیوبندی جس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ چکی اور رافضی جن کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ چکی، اور عوام وخواص سب ان کے کفر سے واقف ہیں، وہ ان کو مسلمان سمجھتا ہے، اور سنی صحیح العقیدہ جن کو عوام کے اصطلاح میں بریلوی کہا جاتا ہے، ان سے ملاتا ہے یہ اس کا کھلا کفر ہے، اس کے علاوہ دیدوشنید وغیرہ میں دیوبندیوں وغیرہم کے پیچھے وہ نماز کو جائز کہتا ہے، بلکہ اپنا عمل بتاتا ہے کہ جب موقع ملتا ہے وہ پڑھ بھی لیتا ہے، اس کے علاوہ اب عوام اور خواص انٹرنیٹ پر اور ویڈیو پر جو اس کے کلمات اور اس کی حرکات اور اقوال وافعال جن سے اس کی کفر نوازی، یہودیت نوازی، عیسائیت نوازی اس سے خوب واقف ہیں، اسی بناء پر اس کو پادری کہتے ہیں اور جو لوگ اس کے اقوال کفریہ اور ان حرکات شنیعہ کی وجہ سے اس کی وہ تکفیر کرتے ہیں، اس میں وہ حق بجانب ہیں۔

عرض: انٹرنیٹ پر آج کل منہاج القرآن والے ایک سوال کرتے نظر آتے ہیں، کہ شیخ ہاشم البدرالمدنی جن کے خاندان کے پاس چار سو سال سے آقائے دوجہاں صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کے دراقدس کی چابیاں ہیں وہ مدینہ منورہ سے پاکستان ڈاکٹر طاہر کے ساتھ میلاد منانے آئے اور پھر شیخ ہاشم البدر نے تین بار اللہ عزوجل کی قسم کھا کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ڈاکٹر طاہر کو سلام بھیجا ہے اور اس کی ویڈیو بھی دیکھاتے ہیں۔تو کیا انہوں نے جھوٹی قسم کھائی اور اگر نہیں تو پھر ڈاکٹر طاہر پر اعتراض کرنے والے کیا ایسے شخص پر اعتراض کرتے ہیں جسے خود سرکار دوجہاں صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم سلام بھیجتے ہیں؟

ارشاد: یہ تو منہاجیوں کا اپنا خیال ہے، انہوں نے ہاشم البدرالمدنی سے جو بیان منسوب کیا، اس کے بارے میں وہی جان سکتے ہیں، اس پر ہم کیا تبصرہ کر سکتے ہیں اور اس کے جو عقائد فرقہ پرستی کا خاتمہ اور دیدوشنید وغیرہ میں ہیں، ان کی پردہ پوشی کا یہ اچھا ذریعہ ہے، کہ اس کے بارے میں اب یہ مشہور کر دیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سلام آیا اور یہ سب دروغ بے فروغ ہے اور اس ذریعہ سے اپنے عقائد پر پردہ ڈالنا اور اصل بات کو چھپانا اور اس سے توجہ ہٹانا ہے یہ قابل یقین نہیں۔

17؍ اکتوبر 2010ء

عرض: پچھلے سیشن میں حضرت نے فرمایا کہ جولوگ ڈاکٹر طاہر القادری کے اقوال وعمل پر تکفیر کرتے ہیں وہ حق پر ہیں تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ حضرت ان کی تکفیر کی تائید فرماتے ہیں؟

ارشاد: بیشک طاہرالقادری کے بکثرت کلمات اور فرقہ پرستی کا خاتمہ جو کتاب اس نے لکھی اس میں جگہ جگہ اس کے کلمات سے یہی ظاہر ہے کہ بریلویت، دیوبندیت، شیعیت وغیرہ شیعہ اور دیوبندی جن پر ان کے عقائد کفریہ کی وجہ سے حکم کفر ہے، اور علمائے حرمین شریفین نے ان کو کافر کہا، اس کے مکرر کلمات سے یہ ثابت ہے کہ وہ ان کی تکفیر کا قائل نہیں ہے اور دیوبندیوں پر حکم کفر ثابت ہو چکا ہے، اب اس میں جو ان کے کلمات کفریہ پر مطلع ہو کر ان کو کافر نہ جانے حسام الحرمین کی رو سے وہ انہیں کی طرح، جو حکم دیوبندیوں کا ہے وہی حکم اس شخص کا ہے۔

5/دسمبر 2010ء

عرض: آج کل ایک اصطلاح 'صلح کلیت' بہت سنی جارہی ہے گذارش ہے کہ اس اصطلاح کی وضاحت فرمادیں کہ صلح کلیت کیا ہے؟ اور جو صلح کلی ہے وہ اہلسنّت وجماعت میں سے ہے یا نہیں؟

ارشاد: صلح کلی کی اصطلاح آج کل بہت سنی جارہی ہے، اس کا تیور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سائل یا کوئی صاحب اس لفظ پر معترض ہیں، صلح کلیت کی اصطلاح یہ آج کل کی نہیں ہے، بلکہ جب سے ندوہ فارم ہوا اس کی تشکیل ہوئی اور ندوے والوں نے یہ نعرہ دیا کہ وہابی دیوبندی، رافضی اور سنی سب سے اتحاد فرض ہے، اور سب ایک ہیں عقیدتاً، جب انہوں نے یہ عقیدہ بنایا، تو علمائے اہلسنّت وجماعت نے ان کا رد کیا، اور سب سے بڑا حصہ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ اور حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب تاج الفحول بدایونی علیہ الرحمہ کا رہا، ان حضرات نے تقریراً اور تحریراً ندوے کا بھرپور رد کیا، اور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس سلسلے میں ایک دو نہیں مستقل متعدد تصانیف ہیں، اور فتاویٰ رضویہ میں مستقل متعدد فتوؤں میں رد ندوہ موجود ہے، ندوے کا ردّ تو شدومد سے ہوا اللہ تبارک وتعالیٰ جزائے خیر دے امام اہلسنّت اور ان کے حاشیہ نشیں، اور ان کے شاگرد اور خلفاء کو اور دیگر علمائے اہلسنّت وجماعت کو، کہ انہوں نے ہر بدمذہبی کا رد کیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ردّ ندوہ بھی کیا، اب یہ قرب قیامت ہے کہ اہلسنّت وجماعت محدود ہوتے جارہے ہیں۔ اور ایسی سوچ والے کہ جن کی سوچ یہ ہے جیسے طاہر القادری اور ان کے مثل بہت سے یہ سوچ رکھتے ہیں، کہ دیوبندی دیوبندیت، بریلویت، وہابیت، شیعیت ان میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اور یہ تعبیری اختلاف ہے یہ تشریحی اختلاف ہے اور سب کو ایک کرنا چاہتے ہیں اور اس قسم کے لوگ اب بہت زیادہ پھیل رہے ہیں، تو جو یہ عقیدہ رکھے کہ وہابی بھی صحیح ہے دیوبندی بھی صحیح ہے رافضی بھی صحیح ہے سنی بھی صحیح ہے تو وہ سنی نہیں ہے باقی وہ سب کچھ ہے۔

طاہر القادری کے کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں

از:
شہزادۂ حضور صدر الشریعہ محدث کبیر حضرت علامہ الحاج ضیاء المصطفیٰ رضوی امجدی صاحب قبلہ، گھوسی، مئو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم. امابعد

مجھ سے یہ پوچھا گیا ہے کہ طاہر القادری کے سلسلے میں کیا باتیں سنی جاتی ہیں اور ثابت ہیں اور اس پر حکم شرع کیا عائد ہوتا ہے؟

تو اس کے جواب میں مجھے عرض کرنا ہے کہ طاہر القادری دراصل شروع ہی سے غلط روی کا شکار تھا اور اس کے دماغ میں بڑے بننے اور مشہور ہونے کا خبط سوار تھا، اس بنا پر اس نے اہلسنّت و جماعت کے موقف سے ہٹ کر کے بہت ساری باتیں کہنی شروع کیں، آہستہ آہستہ اس کے اس کام میں یعنی غلط روی میں ترقی ہوتی رہی، پھر اس نے یہاں تک کیا کہ جتنے فرقے اسلام کے نام پر اس وقت موجود ہیں، جن میں وہابیہ، دیوبندی، غیر مقلدین، جماعت اسلامی اور رافضی شیعہ اپنے تمام اقسام کے ساتھ، ان تمام فرقوں کو اس نے مسلمان قرار دیا اور یہ کہا کہ ان فرقوں میں جو کچھ بھی باہمی اختلاف ہیں، وہ سب فروعی ہیں، بنیادی عقیدوں میں کوئی اختلاف نہیں۔ حالاں کہ یہ بات اپنی جگہ پر طے ہے کہ ان فرقوں سے ہمارا اختلاف بنیادی ہے اور کچھ بنیادی کے قریب ہے، مثلاً ہمارا دیوبندیوں سے جو اختلاف ہے، وہ یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انہوں نے توہین کی ہے۔

اور اس پر حرمین طیبین کے اکابر علماء نے جو اعلیٰ حضرت کے زمانے کے تھے، انہوں نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا اور بعد میں بھی شام اور عراق، اور ہندوسندھ کے اور مختلف علاقوں کے لوگوں نے جن میں حل وحرم کے علمائے ربانیین نے ان کی تکفیر کا فتویٰ دیا، اسی طرح شیعہ جو کئی ضروریات دین کے منکر ہیں، مثلاً وہ لوگ قرآن کو یا تو ناقص کہتے ہیں، یا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گڑھا ہوا بتاتے ہیں اور یہ دونوں بالکل کفر صریح ہیں اور آدمی اس باطل عقیدے کو رکھنے کے بعد کافر محض مرتد ہو جاتا ہے، حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر وہ تہمت لگاتے ہیں اور یہ بھی قرآن مجید کی تکذیب ہے، اسی طرح وہ خلفائے راشدین میں تین بزرگ خلفاء کو یہ کافر کہتے ہیں، تو ان وجوہ کی بنا پر ان شیعوں پر کفر عائد ہوتا ہے۔ اور یہ غیر مقلدین تقلید کے منکر ہیں اور ان کافروں کو کافر کہنے کے بھی منکر ہیں، اس بناء پر ان پر بھی تکفیر ہوتی ہے یا کم سے کم گمراہی کا حکم ہوتا ہے اور گمراہی بھی یہ بنیادی اختلافوں کے بالکل قریب آجاتا ہے، اس بناء پر انہوں نے جو یہ کہا کہ میں ان شیعوں اور دیوبندیوں اور اہلحدیث کے پیچھے نماز پڑھنا نہ صرف جائز سمجھتا ہوں، بلکہ جب موقع ملتا ہے پڑھ لیتا ہوں۔ تو یہ پاکستان کے علمائے کرام نے ان وجوہ کی بنا پر اس کی تکفیر کی۔ تقریباً پندرہ بیس سال پہلے پاکستان کے علماء نے اتفاق کر کے تکفیر کی، جن میں اکابر علمائے اہلسنّت جو وہاں کے تھے وہ سب شریک تھے۔

اس کے علاوہ اب اس نے ایک اور ترقی یہ کی کہ اس نے شیعوں سے اتحاد کیا اور شیعوں کے موافق تقریر کی خمینی کی تائید میں، اسی طرح خمینی کے مرنے پر اس کی تعزیت میں تقریر کرتے کرتے کہا کہ خمینی بالکل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح تھے اور ان کا راستہ صحیح راستہ تھا، تو یہ خمینی جس نے کہ خلفائے راشدین کی شان میں گستاخیاں کیں اور قرآن مجید کو اس نے ناقص مانا وغیرہ وغیرہ اور اس بناء پر اس پر کفر عائد ہوتا ہے۔

اور پھر اس کے بعد انہوں نے مزید ترقی کر کے ایک فورم قائم کیا، یعنی ایک کمیٹی بنائی، جس کا نام رکھا **"مسلم کرسچن ڈائلاگ فورم"**، اس میں تقریر کرتے ہوئے اس نے یہ کہا: (جو تقریر اس کے رسالہ منہاج القرآن کے فروری ۲۰۰۸ء شائع ہوئی)۔ **"اس میں یہ کہا کہ آدمی کتنا ہی حج کرے یا نماز پڑھے روزہ رکھے زکوٰۃ دے صدقات وخیرات کرے کتنی ہی نیکیاں کرے، لیکن اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار کرتا ہے، تو وہ کافر ہے اور اسے اسلام سے کوئی تعلق نہیں، تو آج ہم مسلمان عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے قائل ہیں، اور یہ لوگ جو کرسچن ہیں اور پادری لوگ ہیں، یہ لوگ بھی ہمارے بھائی ہیں، کہ جیسے وہ**

مانتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا نبی، ہم بھی مانتے ہیں، اوران کو کافر کہنا غلط ہے۔ بی لیورز (Believers) اورنان بی لیورز (Non Believers) میں پوری دنیا بٹی ہے۔ بی لیورز (Believers) میں مسلمان اور یہ کرسچن اور یہودی آتے ہیں اور باقی نان بی لیورز (NonBelievers) ہیں۔اس نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں یہ تقریر کی، مگر سرکار دوعالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا جو قائل نہ ہو اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کہی تا کہ کرسچنوں کے کفر کا راستہ نہ کھلے۔ بلکہ یہ کہا کہ ان کو کفار میں شمار کرنا، یہود و نصاریٰ کو کفار میں شمار کرنا یہ قرآن کی تعلیمات اور قرآن کے احکام کے خلاف ہے، اوران کو کافر نہیں کہنا چاہیئے۔ حالانکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے کہ یہ ضروریات دین میں سے ہے۔ یہ ایک الگ اس کی وجہ تکفیر ہوئی۔

پھر تیسری بات یہ اس نے آج کل پیدا کی، کہ اس نے انگلینڈ میں ایک کانفرنس کی اور اس میں مدعو کیا مسلمانوں کو، بدھسٹ کو، ہندوؤں کو، جینیوں کو، یہودیوں کو اور عیسائیوں کو۔ اوراس میں کہا کہ جتنے بھی مذہب کے ماننے والے لوگ ہیں، دنیا میں وہ سب خدا کو مانتے ہیں، کوئی اس کو اللہ کہتا ہے، کوئی کرشنا کہتا ہے، کوئی گوڈ (god) کہتا ہے، تو سب خدا کے ماننے والے ہیں، لہٰذا سب خدا تک پہنچے ہوئے ہیں، بیچ میں کوئی ان کو خدا تک پہنچنے سے روک نہیں سکتا، اس لئے اگر چہ وہ لوگ اپنے اپنے طور پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں، وہ اپنی اپنی زبانوں اور اپنے اپنے طریقوں پر وہ سب صحیح ہیں اور سب حق پر ہیں۔اس کے بعد اس نے کہا کہ میں بھی اپنے خدا کا ذکر کروں گا اور آپ لوگ بھی جس جس طرح سے اپنے یہاں ذکر کرتے ہیں میرے بعد ذکر کریں گے، پھر **لا الــہ الا الـلـہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ** کا ذکر کیا، جسے مسلمانوں نے پڑھا اور کسی نے نہ پڑھا۔ پھر اس نے ہندوؤں سے کہا، آپ لوگ جیسے ذکر کرتے ہیں ویسے کیجئے، تو ان لوگوں نے ہرے کرشنا، ہرے کرشنا پڑھا، تو ان کے ساتھ اس نے بھی پڑھا۔ اور پھر بدھسٹ نے، جینیوں نے، یہودیوں نے، نصاریٰ نے جس طرح سے ذکر کیا، اس نے بھی اسی طرح سے ذکر کیا۔

اوراس نے جس وقت کرسمس ڈے منایا، تو اس میں کرسچنوں کا وہ ترانہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا وغیرہ کے بارے میں پڑھا جاتا ہے، وہ خود بھی پڑھا اور اس کے ساتھ جتنے اس کی کمیٹی کے لوگ تھے، سب نے کرسچنوں کے ساتھ مل کر پڑھا، جس میں کئی جملے کفر کے بھی بھرے ہوئے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک خدا کا پیدا کرنے والا، یہ سب کہا ہے۔ تو اب ان بنیادوں پر اس کے کافر ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، یہ حکم شرع ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو اس سے اجتناب کرنا فرض ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے، اس کے فتنوں سے بچائے، یہ ایک ایسا نیا فتنہ ہے کہ جس فتنے کو جگانے کے لئے حکومتیں بھی اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں اور اس کے بیانات کرا رہی ہیں، وہی آج یہاں ہندوستان میں بھی ہو رہا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمانوں کو بچائے اور مسلمانوں پر اس کے بیانات سننے اور اس کے بیانات پڑھنے اور اس کی کتابوں کا مطالعہ کرنے سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ صرف اس شخص کو جائز ہے، جو کہ اس سے مناظرہ کرنا چاہتا ہو، یا اس کے عیوب دنیا میں ظاہر کرنا چاہتا ہو کہ اس میں دینی خامیاں کیا کیا ہیں، ظاہر کرنا چاہتا ہے، وہی پڑھ سکتا ہے اور دوسرے لوگ نہیں پڑھ سکتے۔ بس اتنا میں نے بیان کیا جو بہت اجمال ہے، تفصیل کے لئے وقت چاہیئے، اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان پر سلامتی اور استقامت عطا فرمائے اور ایمان کے ساتھ دنیا سے اٹھائے۔ آمین۔

و آخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین .و صلی اللہ علی النبی الکریم و آلہ و اصحابہٖ اجمعین .

مزید معلومات کے لئے وزٹ کریں۔

www.tahirulpadri.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسٹر طاہر اسلام سے خارج و کافر و مرتد ہے۔

از:

خلیفۂ حضور مفتی اعظم سراج ملت **حضرت علامہ الشاہ سید سراج اظہر رضوی نوری** بانی و سربراہ اعلیٰ دار العلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳۔

اس پرفتن دور میں ہاتھ میں چنگاری لینے کے مانند ایمان بچانا مشکل ترین امر ہو گیا ہے، ابھی ہم فتنۂ وہابیہ و دیابنہ کے ہلاکت خیز طوفان سے باہر نہیں آئے تھے کہ پاکستان میں ایک عظیم فتنہ، فتنۂ طاہری نے جنم لے لیا، جو دن بدن ناسور بنتا جا رہا ہے۔ معاملہ ایں جا رسید کہ آج پورا عالم اسلام اس کے درد و کرب سے کراہ رہا ہے، مسلمانوں کا ہر فرد اس عظیم فتنے کے درد و کرب کو محسوس کر رہا ہے اور اس سے بچنے کی تمام تر کوششیں کر رہا ہے، آج جو یہ فتنہ ناسور بنکر ایک عالم کو لپیٹ میں لے رہا ہے اس میں ہماری کوتاہی کا بھی دخل ہے۔

آج مسلمان کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کافر و مشرک ہیں، قرآن اعلان کر رہا ہے: **وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصَارَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِکَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ یُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ ط اِتَّخَذُوْآ اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ،وَمَآ اُمِرُوْآ اِلَّا لِیَعْبُدُوْآ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحَانَهٗ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ** (پارہ ۱۰ سورہ توبہ آیت ۳۰/۳۱)۔ یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں، اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں، انہوں نے اپنے جوگیوں اور پادریوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔ اس کے علاوہ بہت ساری آیتیں یہود و نصاری کی تکفیر پر شاہد ہیں جس سے یہ واضح ہے کہ یہودی اور عیسائی مشرک و کافر ہیں کہ انہوں نے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو خدا مانا اور ان کی پوجا کی اور اسی طرح عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو خدا بنایا اور انکی پوجا پاٹ کی۔ لیکن **مسٹر طاہر کہتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی کافر نہیں ہیں**۔ اس کا یہ کہنا صراحۃً قرآن کا انکار ہے۔ بہار شریعت (حصہ ۹ صفحہ ۱۴۹) میں ہے کہ قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اسکے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے۔ اور طاہر نے تو صراحۃً خدا و رسول کے کلام کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ جل جلالہ، اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی اس لئے یہ شخص دائرہ اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہے۔

مسٹر طاہر اپنے بیان میں کہتے ہیں کہ پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بی لیورز (Believers) اور نان بی لیورز (Non Believers) کی تقسیم آتی ہے۔ نان بی لیورز کو کفار کہتے ہیں، علمی اصطلاح میں اور بی لیورز ان کو کہتے ہیں، جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبروں پر ایمان لاتے ہوئے، مذہب ان کا کوئی بھی ہو۔ تو جب بی لیورز اور نان بی لیورز کی تقسیم ہوتی ہے، تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بی لیورز میں شمار ہوتے ہیں، یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے،

اخیر میں کہتا ہے عیسائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ اپنے گھر میں آئے ہیں قطعاً کسی دوسری جگہ پہ نہیں۔ آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے۔ تو ابھی مسلمان عبادت مسجد میں کریں گے۔ اگر آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے، تو مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت کے ایونٹ (event) کے لیے نہیں کھولی تھی، ابدالآباد تک آپ کے لئے کھلی ہے۔

مسٹر طاہر نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف سیاسی خلیفہ قرار دیا، امام باڑوں میں جا کر تقریریں کیں، سنی شیعہ بھائی بھائی کے نعرے لگوائے، اور یہ راگ الاپا کہ جو شیعہ سنی کو دو کرے اسے دو کر دو، اور مسٹر طاہر کے ایک مجمع میں اس کے استقبال کے موقع پر کثرت سے یہ نعرہ لگایا گیا: مسلم مسیحی بھائی بھائی، مسلم مسیحی بھائی بھائی (CD)

ان عیسائیوں کو منہاج القرآن (جو اصل میں منہاج الشیطان ہے) میں بلا کر اپنی مسجد ان کے لیے کھول دیتا ہے اور کرسمس ڈے پر ان کے ساتھ کیک کھاتا ہے اور ان سے بغل گیر ہو کر اعلان کرتا ہے کہ یہ کافر نہیں ہیں۔ پھر وہاں کہا کہ جو آدمی عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ اب میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کب نبی مانا کہ تم انہیں مومنین میں شمار کرتے ہو۔ (معاذ اللہ)

عیسائیوں کے کفر کا منکر ہو کر مسٹر طاہر نے بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی، وہ فرمائیں یہ کافر ہیں، یہ بکتا ہے نہیں۔ معاذ اللہ!

۲۵ ستمبر ۲۰۱۱ء کو لندن میں پیس فار ہیومنٹی کانفرنس کے نام سے جلسہ منعقد کیا جس میں بہت سے الگ الگ مذہب کے ماننے والوں کو جمع کیا اسی کانفرنس میں اسٹیج پر موجود لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ:

Allah means god nothing else it is not spesial thing for muslim Allah is the Arabic word for god for brahma, for lord, for the creater you know but you can raise any word specified for your us remember our lord according to your own religion, so let according to our own traditions and religions remember our god !

یعنی اللہ معنی گاڈ اور کچھ نہیں یہ مسلمانوں کے لیے خاص نہیں۔ اللہ عربی ہے لفظ گاڈ برہما لارڈ (رب) یا کریئٹر (خالق) کے لیے لیکن آپ (اسے یاد کرنے کے لیے) کسی بھی لفظ کی آواز بلند کر سکتے ہیں۔ جو آپ کے مذہب کے مطابق آپ کے رب کے لیے خاص ہو! تو آؤ ہم اپنے رب کو یاد کریں! اپنے اپنے مذہب اور رسموں کے مطابق (حکم دیتے ہوئے کہا) یاد کرو اپنے گاڈ کو'۔ اس کے بعد مسٹر طاہر اور اسٹیج کے نیچے مجمع نے اللہ اللہ کہنا شروع کیا جب کہ اسٹیج پر جو کھلے کفار تھے سب خاموش رہے اس کے بعد طاہر اسٹیج پر موجود ایک ہندو پنڈت کی طرف بڑھا اور اسے مائک دیتے ہوئے کہا:

"any god you want to say any word probably any name according to your religion:

یعنی کوئی لفظ یا نام تم گاڈ کے لیے لینا چاہتے ہو تمہارے مذہب کے مطابق؟ تو پنڈت مائک لیکر ہرے راما، ہرے کرشنا، زوردار آواز میں بولتا رہا جب پنڈت اپنا جاپ ختم کر چکا، تب طاہر نے مائک لیجا کر اسٹیج پر موجود ایک کرسچن کو دیا کرسچن نے کہا:

jesus jesus jesus father god,amen "یعنی جیسس جیسس جیسس فادر گاڈ، امن (عیسائی لفظ جیسس سے حضرت عیسی علیہ السلام اور فادر گاڈ سے اللہ تعالی مراد لیتے ہیں) اس کے بعد مسٹر طاہر مائک ایک بدھسٹ پجاری کے پاس لے گیا اور پجاری مائک لے کر نمو بدھائے نمو بدھائے بولنے لگا۔ اسی طرح اور کفار نے اپنا مذہب اور عقیدے کے مطابق اپنے معبود کا نام لیا۔ اس سب کے بعد طاہر نے لا الہ الا اللہ کہنا شروع کیا تو پھر اسٹیج پر سارے کفار خاموش رہے مگر ایک بدھسٹ نمو بدھائے اوم بدھائے کہتا رہا۔

کفر کہتے ہیں جہل باللہ کو، اللہ کو نہ جاننے کو اور کفر وشرک کا عقیدہ رکھنے والوں کو جبکہ وہ زبان سے لفظ اللہ ہی کہتے تھے، قرآن نے انہیں جاہل اور نہ جاننے والا کہا۔ تو گوڈ اور رام کرشن بولنے والے اللہ کو جاننے والے کہاں سے ہو جائیں گے۔ پھر جب انہوں نے اپنے معبودان باطلہ رام کرشن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کا نام لیا تو معاذ اللہ تو بطور خدا اور ابن اللہ لیا، اور یہ ان کا کفر وشرک تھا۔ مگر مسٹر طاہر نے انہیں اپنی محفل میں ان الفاظ کا ورد کرنے کا موقع دیا چہ جائیکہ روکنا، گویا کہ وہ اس پر راضی تھے اور رضا بالکفر بھی کفر ہے۔

مسٹر طاہر اپنے اِدارہ منہاج القرآن میں منعقدہ کرسمس کی ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

''12 ربیع الاوّل اور کرسمس ڈے کو ایک جیسی اہمیت حاصل ہے۔''

(Web:-www.Minhaj.Org - روزنامہ ''اِنصاف''، لاہور 3 جنوری 2006ء)

حالاں کہ یہ روشن ہے کہ کرسمس ڈے منانا، بائبل پڑھنا اور کرسمس ڈے کو اپنا اِیمان سمجھنا خالص عیسائیوں کا شعار ہے۔

اس کی ایک کتاب ہے جس کا نام ہے فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے، جس میں اس نے وہابی دیوبندی رافضی شیعہ غیر مقلد کے مابین اختلاف کو فروعی اختلاف بتایا ہے اور لکھا ہے کہ ''بحمداللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے، البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرے کو چھوڑ کر محض فروعیات وجزئیات میں الجھ جانا اور اس کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید وتفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔'' (فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو ص ۶۵) جب کہ ان وہابیہ دیابنہ پر علمائے حل وحرم، ہندوسندھ نے ان کے عقائد کفریہ کی بناء پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر یعنی جو ان کے کفر پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ یونہی قادیانیوں اور رافضیوں کا حال ہے۔ چنانچہ قادیانیوں کے کافر ہونے پر پورا عالم اسلام متفق ہے، اور رافضیوں کے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ھٰؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین۔ یعنی یہ لوگ ملت اسلامیہ سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین کے احکام ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ۲/۲۶۴)

لیکن مسٹر طاہر انہیں کافر نہیں کہتے ہیں اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا بھی جائز سمجھتے ہیں صرف جائز ہی نہیں بلکہ موقع ملنے پر پڑھ بھی لیتے ہیں (معاذ اللہ)

شیعوں سے صرف اتحاد ہی نہیں بلکہ شیعوں کا پیشواء 'امام خمینی' کی تائید وتعریف میں تقریریں کی اور اس کے مرنے کے بعد اس کی تعزیت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ: ''امام خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور جری مردان حق (اللہ والے) میں سے ہیں جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے۔ خمینی کی محبت کا تقاضہ یہ کہ ہر بچہ بن جائے۔'' (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۹۸۹ء) حالانکہ خمینی کے عقائد وہی ہیں جو اثنا عشریہ کے عقائد ہیں۔ جیسا کہ ان کی تقریروں اور تحریروں سے ظاہر ہے۔ خمینی جس نے خلفائے راشدین کی شان میں گستاخیاں کیں قرآن کو ناقص ماننا وغیرہ جس بناء پر ہمارے فقہائے کرام نے ان کی تکفیر کی ہے۔

عورت کی دیت مرد سے نصف ہے اور یہ اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ ہے اور اجماع پر عمل کرنا واجب ہوتا ہے اس پر بحث کی اجازت نہیں، لیکن طاہر الپادری نے اس اجماع امت سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کی برابر ہے، جس پر اس کے استاد حضرت علامہ قاری محبوب رضا خاں صاحب نے اس کی زبردست گرفت کی ہے اور سخت لہجے میں اس کے خلاف ایک استفتاء کے جواب میں لکھا ہے اور اس کو ضال مضل خارجہ معتزلی کہا۔ آپ نے لکھا: عورت کی دیت مرد سے نصف ہے۔ یہ مسئلہ مسلمانوں میں متفق علیہ ہے۔ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ائمہ اربعہ علیہم الرحمہ کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ ایک عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے اور یہ اجماع سکوتی ہے۔ اجماع پر عمل واجب ہوتا ہے، اس پر بحث کی اجازت نہیں۔ صحیح العقیدہ سنی کے لیے اجماع سکوتی کے آگے سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اور اجماع صحابہ واجماع ائمہ اربعہ کا منکر ضال، مضل، خارجی یا معتزلہ ہوسکتا ہے۔ صحیح العقیدہ سنی ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پروفیسر صاحب نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے دیتِ عورت، مرد کی دیت کے برابر ہونے کا ادعاء کیا اور حدیث پاک کو ضعیف کہنے کی جسارت کی ہے۔ اور آگے لکھتے ہیں: جو شخص اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ اہلسنّت وجماعت کے خلاف کرے کہ جس پر عمل کرنا واجب ہے، وہ قطعاً یقیناً اہلسنّت سے خارج، گمراہ ضال، مضل، متبع خارج یا معتزلی ہے، سنی قادری ہرگز نہیں ہے۔ چاہے اپنے منہ سے ہزار بار کہے کہ میں سنی قادری ہوں۔ بحکم حدیث ''من شذ شذ فی النار'' کا مستحق ہے، ترمذی شریف کی حدیث ''علیکم بالجماعة'' جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (جلد ۲ صفحہ ۳۵)

علاوہ ازیں اس کی بہت ساری خرافات اور کفری عقائد ہیں، جن کی بنا پر علمائے ہندو پاک نے خصوصاً حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری بریلی شریف، حضرت مفتی سعید احمد کاظمی، محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفٰے، مفتی فضل رسول سیالوی و دیگر علمائے کرام نے اس پر کفر کا فتویٰ دیا اور لکھا ہے کہ

'' طاہر القادری بدمذہب وگمراہ ہے، اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں اسلام سے اس کا نام کا بھی رشتہ نہیں، وہ قادری نہیں بلکہ پادری ہے۔''

حضور تاج الشریعہ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ:

'' طاہر الپادری یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح بلکہ ان سے بھی آگے بڑھ کر کفر کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے کہ یہود و نصاریٰ نے تو شروع ہی سے کلمہ نہیں پڑھا اور یہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر سرکار صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وسلم کے دین سے اور اللہ کے دین سے منحرف ہو گیا۔''

مسلمانو! جاگ جاؤ۔ اس دجال رواں صدی، ظاہر الپادری سے اپنے ایمان وعقیدے کو محفوظ رکھو! اور غوث اعظم، مجدد الف ثانی اور مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مسلک پر (جس کو آج کے اس دور میں پہچان کے لئے مسلک اعلیٰ حضرت کہا جاتا ہے) سختی اور مضبوطی کے ساتھ ڈٹے رہو کہ یہی صراط مستقیم ہے۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مضبوطی سے عمل پیرا رہو، یہی اعتصام باللہ ہے۔ اسی مسلک پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو اور تمام بے دینوں وبد مذہبوں سے دور ونفور رہو، یہی انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین کی راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم ودائم رکھے۔ آمین

فقیر سید سراج اظہر رضوی نوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتنۂ طاہری

کی حقیقت

تالیف

حضرت علامہ **قاری محبوب رضا خان** صاحب

باھتمام

محمد کاشف اشرفی

ناشر

قطب مدینہ پبلشر (پاکستان)

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ھیں علمائے کرام اورمفتیان عظام

پروفیسرطاھرالقادری کے بارے میں جوکھتے ھیں که :

(۱) عورت کی دیت مرد کے برابر ہے اوراجماع صحابہ واجماع ائمہ اربعہ کا انکار کرتے ہیں۔

(۲) شیعہ اور دیوبندی فرقے کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں فرماتے ہیں، بلکہ جب موقع ملے تو پڑھتے ہیں۔

(۳) کہتے ہیں میں کسی فرقہ کا نہیں ہوں۔ میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں، میں صرف امت محمدیہ کا نمائندہ ہوں۔

(۴) کہتے بعض تاریخی روایات کے مطابق تاتاریوں کو بغداد پر حملہ کی دعوت بھی کچھ عاقبت اندیش مسلمانوں ہی نے اپنے فرقہ وارانہ تعصب کی آگ بجھانے کے لیے دی تھی۔

(۵) روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۲۷/مارچ ۱۹۸۷ء ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ لڑکے اور لڑکیاں اگر تعلیمی مقصد کے لیے آپس میں ملیں تو ٹھیک ہے۔

(۶) روزنامہ جنگ ۱۹/مئی ۱۹۸۷ء کے ایک مضمون میں جوان کا شائع کردہ ہے، کہتے ہیں کہ تمام صحابہ بھی اکھٹے ہوجائیں تو علم میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا کوئی ثانی نہیں۔

کیا ایسا شخص اہل سنت وجماعت اور قادری کہلانے کا مستحق ہے؟

بینوا توجروا۔

ڈاکٹر معین الدین سیکرٹری بزم نوری کراچی، حاجی عارف ممبر بزم قامی برکاتی کراچی، عبدالغفار صدر بزم تقدس رضوی، محمد اسلم قادری صدر انجمن فیض رضا پیرالٰہی بخش کالونی، عبدالکریم نیازی جنرل اسٹور انجمن فیض رضا پیر کالونی کراچی، غلام یٰسین قادری سیکرٹری مالیات انجمن فیض رضا پیر کالونی، محمد اسماعیل طاہر المانی جوائنٹ سیکرٹری، انجمن فیض رضا پیر کالونی، نور محمد غفرلہ ممبر، انجمن فیض رضا، محمد یٰسین ممبر، انجمن فیض رضا، عبدالستار فیصل آباد، لئیق احمد نوری صدر انجمن رضائے مصطفیٰ، لانڈھی کراچی، ابرار احمد خان گلبرک، ابراہیم علی صدیقی بریلوی، عبدالسبحان قادری، صدر انجمن جامعہ شیریہ لانڈھی، قاری رضاء المصطفیٰ، خطیب میمن مسجد بولٹن، مارکیٹ و مہتمم دارالعلوم نوریہ رضویہ کراچی، حمید رضا خان یزدانی نبیرۂ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اراکین بزم تقدس رضوی، محمد انور قادری، زکریا حاجی قاسم، غلام محمد قادری، حاجی محمد اشرف، محمد حنیف اللہ والا، محمد ادریس، محمد یاسین قادری، کونسلر عبداللہ عبدالرزاق میمن، مجید اللہ قادری جنرل سیکرٹری ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

الجواب هو الموفق للصواب

الحمدللّٰہ و کفٰی والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم محمدنِ المصطفٰی وعلٰی آلہ واصحابہ البرر التقیٰ.

(۱) عورت کی دیت مرد سے نصف ہے۔ یہ مسئلہ مسلمانوں میں متفق علیہ ہے۔تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ائمہ اربعہ علیہم الرحمہ کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ ایک عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے اور یہ اجماع سکوتی ہے۔ اجماع پر عمل واجب ہوتا ہے، اس پر بحث کی اجازت نہیں۔صحیح العقیدہ سنی کے لیے اجماع سکوتی کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں اور اجماع صحابہ و اجماع ائمہ اربعہ کا منکر ضال، مضل، خارجی یا معتزلہ ہوسکتا ہے۔صحیح العقیدہ سنی ہرگز نہیں ہوسکتا۔ پروفیسر صاحب نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے دیت عورت مرد کی دیت کے برابر ہونے کا ادعاء کیا اور حدیث پاک کو ضعیف کہنے کی جسارت کی ہے۔

غور کا مقام ہے کہ اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ کے موافق جو حدیث ہو وہ ضعیف کیسے ہوسکتی ہے؟ ضعیف راوی کی صفت ہے اور صحابی، تابعی، تبع تابعی میں ضعیف کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ تبع تابعی کے بعد راویوں میں کسی راوی میں ضعف ہوسکتا ہے، مگر اجماع صحابہ کو جو حدیث ثابت کررہی ہے اس میں ضعف کہاں سے آ گیا، اس حدیث کے صحیح ہونے کی سب سے بڑی دلیل اجماع صحابہ ہے اور اجماع ائمہ اربعہ ہے۔ جو شخص اجماع صحابہ اور اجماع ائمہ اربعہ اہلسنت و جماعت کے خلاف کرے کہ جس پر عمل کرنا واجب ہے، **وہ قطعاً یقیناً اہلسنت سے خارج ،گمراہ ضال ، مضل ،متبع خارج یا معتزلی ہے،سنی قادری ہرگز نہیں ہے۔ چاہے اپنے منہ سے ہزار بار کہے کہ میں سنی قادری ہوں۔** بحکم حدیث ''من شذشذفی النار '' کا مستحق ہے، ترمذی شریف کی حدیث ''علیکم بالجماعۃ '' جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (جلد۲ ؍صفحہ ۳۵)

ابن ماجہ شریف کی حدیث ہے:

"ان امتی لاتجمع علیٰ ضلالتہ فاذا رائیتم اختلافافعلیکم السواد الاعظم " (ابن ماجہ صفحہ۲۹۲ **ابواب الفتن باب السواد الاعظم**)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

"فعلیکم بالجماعتہ فان اللّٰہ لاتجمع امتی علیٰ ھدی"

تم جماعت کو لازم پکڑو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت کے سوا کسی گمراہی پر جمع نہیں ہونے دیگا۔ مگر پروفیسر صاحب شوق اجتہاد سے بدمست ہوکر حدیثوں کے ان تمام احکامات کو دانستہ ٹھکرا کر، اجماع صحابہ و اجماع ائمہ اربعہ کو نظر انداز کرکے عورت کی دیت، مرد کے برابر ہونے کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ **خدا ھدایت دے** ۔

۲) شیعہ اور دیوبندی عقیدے کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ چونکہ وہ لوگ کفریہ اعتقادات رکھتے ہیں۔

بعض شیعہ فرقوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک جبریل علیہ السلام کی غلطی سے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتر گیا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر اتارنے کا حکم دیا تھا۔ بعض حضرت علی کو خدا مانتے ہیں، خلفائے ثلاثہ و امہات المومنین کے سوا حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر تبریٰ کرتے ہیں اور ان کی تکفیر کرتے ہیں، (معاذ اللہ رب العلمین) قرآن کو محرف مانتے ہیں، پروفیسر صاحب ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا پسند فرماتے ہیں، پڑھتے بھی ہیں اور دوسروں کو پڑھنے کی تلقین بھی فرماتے ہیں۔ حالانکہ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''غنیۃ الطالبین'' میں تمام بدمذہبوں اور رافضیوں سے اجتناب کا حکم صادر فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے میں ایک

ایسا گروہ پیدا ہوگا، جو میرے صحابہ کی تنقیص کرے گا، اور ان کی شان میں کمی کرے گا، خبردار! ان کے ساتھ نہ کھانا کھاؤ، خبردار! ان کے ساتھ نہ پانی پیو، خبردار! نہ ان کے ساتھ رشتہ داری کرو، خبردار! ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو، خبردار! ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو اُن پر لعنت پڑ چکی ہے۔ (غنیۃ الطالبین ص ۲۸۸)

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کا فتویٰ نقل فرمایا ہے:
''کہ بد مذہب کو نہ سلام کرو، اس لیے کہ سلام کرنا اس کو دوست بناتا ہے۔''

حضور علیہ السلام نے فرمایا:
''آپس میں سلام کرو دوست ہو جاؤ گے۔
بد مذہبوں کے پاس نہ بیٹھو، ان کے نزدیک نہ جاؤ، خوشی اور عیدین کے موقع پر ان کو مبارکباد نہ دو، وہ مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو، ان کا ذکر آئے تو ان کے لیے دعائے مغفرت نہ کرو، بلکہ ان سے جدا رہو۔ اس اعتقاد کے ساتھ کہ ان کا مذہب باطل ہے، وہ لوگ بد عقیدہ ہیں۔ اس جدائی میں اجر کثیر کی امید ہے۔ **الحب فی اللّٰہ و البغض فی اللّٰہ۔**

فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ بد مذہبوں سے محبت رکھنے والے کے اعمال ضبط ہو جائیں گے اور ایمان کی روشنی اس کے دل سے نکل جائے گی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو جانے کہ وہ بد مذہب سے عداوت رکھتا ہے، تو مجھ کو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا، اگرچہ اس کے اعمال تھوڑے ہوں۔ جب کسی بد مذہب کو راہ میں آتا دیکھو تو دوسری راہ اختیار کرو۔

دیوبندی عقائد کے کفریہ ہونے میں کسی صحیح العقیدہ سنی کو کوئی شک نہیں۔

علمائے حرمین طیبین نے ان کی تکفیر فرمائی اور صرف ان کی تکفیر نہیں فرمائی، بلکہ فرمایا:
''جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، اس لیے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شیطان وملک الموت سے کم علم ہے۔ اور شیطان وملک الموت کو حضور سے زیادہ علم ہے۔

انہوں نے علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ خاتم النبین کے معنی افضل النبین ہیں، لہٰذا اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کے زمانہ میں بالفرض کوئی نبی کہیں پیدا ہو جائے تو آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ قادیانی بھی یہی کہتے ہیں۔

ان کا عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ:

'' **ان کے پیچھے نمازیں پڑھنا صحیح ہے** ، بلکہ
ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے روکنا گناہ ہے۔ (معاذ اللہ رب العلمین)
خود پڑھنا پسند بھی فرماتے ہیں اور موقع ملے تو پڑھتے بھی ہیں۔ ایسا کر کے وہ خود تو گمراہ ہیں ہی، دوسروں کو گمراہ کرنے کی کوشش بھی کرتے

ہیں،اور نئے فرقہ کے بنیاد رکھ رہے ہیں۔تمام فرقوں سے اپنی برأت کا اقرار اور **فرقہ واریت پرلعنت بھیجنا** اوراس کے بعد امت محمدیہ کے نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرنا، خلاف عقل ایک انوکھی اور نرالی منطق ہے۔

بک رہے ہیں جنوں میں کیا کیا کچھ ☆ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

مسلم شریف اور ابوداؤد کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، عیسائیوں نے (۷۲) بہتر بنالیا ور میری امت (۷۳) تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ بہتر فرقے ناری ہوں گے اور صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ اور وہ جماعت جو میری سنت پر اور میرے صحابہ کی سنت پر عمل کرے گی۔حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کی شرح میں ناجی فرقے سے مراد اہل سنت و جماعت مراد لیے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امت میں تہتر فرقے ہونے کی خبر دی ہے اور **پروفیسر صاحب سب فرقوں سے اپنے برأت کا اقرار کرکے امت سے خارج ہونے کا ادعاء فرمارھے ھیں** اوراس کے باوجود نمائندگی امت کا دعویٰ بھی فرمارہے ہیں۔ان سے پوچھو کہ سب فرقوں پر لعنت بھیج کر اہل سنت و جماعت پر بھی لعنت بھیج گئے، کسی فرقے کو نہیں بخشا، اب جو نیا فرقہ بنارہے ہیں وہ بھی تو آپ کی خانہ ساز لعنتی کلاشنکوف کی زد میں آگیا اور آنا ہی چاہیے، اس لیے کہ غیر مستحق پر لعنت بھیجنے والا خود لعنتی ہوجاتا ہے، اور جس فرقہ کو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناجی فرمایا، وہ حضور غوث پاک اور مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک یقیناً قطعاً اہل سنت و جماعت ہیں اوران کے علاوہ نئے پرانے بشمول فرقہ پروفیسریہ بحکم حدیث ناری ہوئے۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

(۳) پروفیسر صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے، **جس کا نام "فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کرممکن ھے** "اسی کتاب میں سے مذکورہ فی السوال اکثر عبارتیں نقل کی گئی ہیں۔ ہر مبتدی مدرسہ عربیہ خوب جانتا ہے، کہ پرستیدن (پوجنا) فارسی مصدر ہے اور فرقہ پرستی "پرستیدن" سے اسم فاعل سماعی ہوا، جس کے معنی ہوئے فرقہ پرستش کرنے والا۔فرقہ کا پجاری۔جیسے بت پرست، بت کا پوجنے والا، آتش پرست، آتش کا پجاری، اور ظاہر ہے، فرقہ غیر اللہ کو کہتے ہیں، اور غیر اللہ کو پوجنے والا، بلا اختلاف مشرک ہوا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میں مشرک کی بخشش نہیں کروں گا"۔بے شک شرک، ظلم عظیم ہے۔جیسا کہ حضور غوث اعظم اور مجدد الف ثانی نے شرح حدیث پاک میں فرمایا ہے۔ پروفیسر مذکور فی السوال ان کو فرقہ پرست کہہ کر مشرک ہونے کا الزام لگارہے ہیں وہ اہل سنت والجماعت کو مسلمان نہیں جانتے، بلکہ فرقہ پرست کہہ رہے ہیں، اگر اہلسنت کو مسلمان جانتے تو فرقہ پرست نہ کہتے، بلکہ فرقہ پرور کہہ سکتے تھے۔فرقہ پرستی کا خاتمہ کہہ کر فرقہ واریت کی ایک فیکٹری کھول دی۔منہاج القرآن کا ادارہ قائم کر کے تمام فرقوں کو فرقہ پرست کہنا اور اپنے کو ان فرقوں سے خارج کر کے ایک نئے فرقہ کا اضافہ کرنا، امت محمدیہ کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرنا، جب کہ امت کے فرقوں نے ان کو نمائندہ نہیں بنایا، بلکہ خود بخود نمائندگی کا ادعاء فرمارہے ہیں۔"بریں عقل و دانش بباید گریست"۔

(۴) تاریخی حوالہ سے فرمارہے ہیں کہ تاتاریوں کو بغداد پر حملے کی دعوت بغض ناعاقبت اندیش مسلمانوں ہی نے اپنی فرقہ وارانہ عصبیت کی آگ بجھانے کے لیے دی تھی۔اور پروفیسر صاحب نے جب یہ عبارت لکھنے کے لیے تاریخ کے اوراق گردانی کی ہوگی، تو یہ پڑھا ہوگا کہ حملے کی دعوت مستعصم باللہ کی وزیر اعظم ابن علقمی نے دی تھی، اور یہ بھی پڑھا ہوگا **وہ شیعہ تھااور اس کو مسلمان کھہ رھے ھیں** ۔یعنی واضح الفاظ میں ایک شیعہ مذہب والے ابن علقمی کو مسلمان تسلیم کررہے ہیں۔جن کو اہلسنّت والجماعت خارج از اسلام کہتے، اور جن کے لیے کتب فقہ اہل سنت و جماعت میں فقہائے کرام نے "**من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر** "کے الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔یعنی جو ایسا عقیدہ رکھنے والوں میں کسی کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ خارج از اسلام ہے۔پروفیسر خود فیصلہ فرمائیں کہ یہ عبارت ان کی، ان کے لیے ریچھ اور کمبل کے مثال بن گئی ہیں۔اللہ ان کو اس سے چھٹکارا عطا فرمائے اور توبہ کی توفیق دے۔

(۵) گو ایجوکیشن ہو یا کوئی اور مقصد دینی غیر محرموں کے ساتھ ملنا شرعاً نا جائز، غیر محرموں سے پردہ کرنا لازم ہے۔ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی یہی تعلیم ہے۔

(۶) یہ کہنا کہ تمام صحابہ کرام بھی اگر اکھٹے ہو جائیں، تو علم میں حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کا کوئی ثانی نہیں ہے، یہ سراسر ان کا تحکم اور مسلک حقہ اہل سنت وجماعت سے خروج اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم سے اختلاف وانحراف ہے۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہ الکریم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے متعلق ان کے جنازہ پر فرمایا کہ ''**ھو اعلمنا ھو سیدنا** ''یعنی ابوبکر ہم سب صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے زیادہ علم والے اور ہمارے سردار تھے۔

پروفیسر صاحب کا فرمان بے سروپا، ہذیان بلکہ تلبیس **،شیطان قابل الرد عند اھل الایمان**، حضور سید عالم **عالم ماکان ومایکون**، صدیق اکبر کے متعلق فرماتے ہیں کہ **ما صبا اللّٰہ صدری شیئا الا صبتہ فی صدری ابی بکر** ''یعنی اللہ تعالی نے جو کچھ میرے سینہ میں ڈالا میں نے ابوبکر کے سینہ میں ڈال دیا۔
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مرتبۂ علمی پر یہ حدیث پاک شاھد وعادل ھیں۔

پروفیسر صاحب کی تحریر وتقریر کا کھونٹا جس کے گرد، ان کی تمام سعی وکوشش بے انتہا بچھڑا اپنی پونچ اٹھا کر گھوم رہا ہے، صرف اور صرف یہ ہے کہ دیوبندیوں، وہابیوں، رافضیوں، غیر مقلدوں اور اہل سنت وجماعت کو اپنے اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے، آپس میں محبت ومودت رحمت ورافت باہمی دوستی ورفاقت کے مضبوط رشتے سے استوار کرنا چاہیے۔

زور خطابت وطلاقت لسانی کا وقتی طلسم جب ٹوٹتا ہے، تو ٹھنڈے دل سے سوچنے کے بعد ہر پڑھا لکھا سامع یا قاری اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ ساری تحریر وتقریر کا لب ولباب اور نچوڑ یہ نکلتا ہے، کہ تمام فرقے اپنے اپنے عقائد پر سب ٹھیک ہیں۔ جس کا جی چاہے جس فرقے کا عقیدہ اپنائے، کسی کو کسی فرقہ پر تنقید وتبصرے کا حق نہیں ہے، کہ اس سے ایک دوسرے کی دل آزاری ہوتی ہے۔ لہذا مسلمانوں چاہیے کہ وہابی کو آئندہ وہابی نہ کہیں، رافضی کو رافضی نہ کہیں، چکڑالوی کو چکڑالوی نہ کہیں، اہلسنت کو اہل سنت نہ کہیں، بلکہ سب کو **مجموع من حیث المجموع** مسلمان کہیں کوئی کسی کا آئندہ رد نہ کرے صرف اتنی اجازت دے رہے ہیں، کہ اگر ایک دوسرے کے درمیان امتیاز ناگریز ہو جائے تو بڑے میٹھے الفاظ جو ہر ایک کو قابل قبول ہوں تحریراً وتقریراً کرے اور حکم قرآنی تو بڑے میٹھے الفاظ جو ہر ایک کو قابل قبول ہوں تحریراً وتقریراً خطاب کرے اور حکم قرآنی ''**واغلظ علیھم والیجدوا فیکم غلظتہ**'' اور '' **اشد علی الکفار** '' کو مصلحتاً نظر انداز کر دے، تاکہ سب فرقوں میں افتراق وانتشار، تشت تفرق کے بجائے محبت ومودت رحمت ورافت کے دریا بہنے لگیں۔

قرآن کا حکم ھے کہ ''**فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین** '' ظالموں کے ساتھ مت بیٹھ جان بوجھ کر۔
مگر پروفیسر کہہ رہے ہیں کہ بد مذہبوں کے ساتھ خلط ملط کیا جائے اور ان کے پیچھے نمازیں پڑھی جائیں، تاکہ بھاری مال ومتاع کا کنبہ پروفیسر صاحب کے ساتھ ہو اور اس دریائے منفعت بخش موجوں پر ان کے ایجاد کردہ **فرقہ طاھریہ کی نیّا بلا خوف وخطر تیرا کرے**، جس پر ان کے نام کا جھنڈا لگا ہو اور مذہبی پابندیوں سے آزادی پسند منڈی والے ان میں بیٹھ کر سیر وتفریح کیا کریں۔
''**یریدون ان یبدلوا کلٰم اللّٰہ** '' وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں۔ خود بدلتے نہیں قرآن کو بدلتے ہیں۔ ہوئے کس درجہ یہ ملائے وطن بے توفیق۔

مذہب کا نام لے کر خود کو مذہب کا مصلح کہہ کر مذہب میں رخنہ اندازی کرنے کی لاحاصل سعی کر رہے ہیں۔ ہر مسلمان کو اللہ تعالی ان کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔

حدیث وقرآن کی آیتوں کے غلط معانی بتا بتا کر شکم کی خاطر یہ زر کے بندے بنائے ملت مٹا رہے ہیں۔

و اللّٰہ اعلم بالصواب

حررہٗ فقیر محبوب رضا خان القادری البریلوی، سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی۔

الجواب منه الهداية الرشاد

حضرت علامہ مولانا قاری محبوب رضا خان صاحب مدظلہٗ، مفتی اہل سنت سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کا تفصیلی جواب بغور پڑھا اور علامہ موصوف نے جو کچھ طاہرالقادری کے بارے میں تحریر فرمایا ہے، فقیر اس کی پرزور تائید کرتا ہے اور یہ ایک نیا فتنہ ملت اسلامیہ میں پیدا کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سعی ناپاک ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ السلام کے وسیلۂ جلیلہ سے امت مسلمہ کو گمراہی سے محفوظ رکھے اور مذہب حق مذہب اہل سنت و جماعت پر قائم رکھے۔ آمین

فقیر ابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہٗ
خادم جامعہ مسجد غوثیہ رضویہ سکھر (نزیل کراچی)
۱۱؍رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ



کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان کرام پروفیسر محمد طاہرالقادری صاحب کے درج ذیل حوالہ جات کے متعلق جو عوام اہل سنت و جماعت کے درمیان باعث انتشار بن رہی ہے۔

(۱) ”بحمداللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے، البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں۔ جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے، اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات جزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔“ (کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے، صفحہ نمبر ۶۵)

(۲) **”خالق کون و مکان نے جب سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی یہ اختیار نہیں دیا کہ وہ دین کے معاملے میں کسی پر اپنی مرضی مسلط کریں۔“** الخ
(کتاب مذکورہ صفحہ نمبر ۸۶)

(۳) **”میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب موقع ملے ان کے پیچھے پڑھتا ہوں۔“** (رسالہ دید شنید لاہور ۴ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرنوالہ ماہ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ)

(۴) **”میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں، میں کسی فرقہ کا نمائندہ نہیں بلکہ حضور کی امت کی نمائندہ ہوں۔“** (رسالہ دید شنید لاہور ۴ تا ۱۹ اپریل ۱۹۸۶ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرنوالہ)

(۵) **”نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا، اسلام کے واجبات میں سے نہیں، اہم چیز قیام ہے۔ میں قیام میں اقتدا کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے سجود کرے قعود کرے سلام کرے، تو مقتدی بھی وہی کچھ کرے، یہاں یہ ضروری نہیں کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر۔“** (نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء ملخصاً بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرنوالہ)

کیا یہ عبارتیں مسلک حقہ اہلسنت و جماعت کے خلاف ہیں؟ اور پروفیسر محمد طاہرالقادری صاحب کے متعلق کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا
شفیع محمد قادری
قادریہ منزل ۱۳/۳ ۱۱ ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸

الجواب منه الهداية الصواب

پروفیسر محمد طاہر القادری کی بعض عبارات جو اس کی اپنی کتابوں اور رسالوں میں ہیں مثلاً ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے'' اور اسکے رسالہ ''دید شنید'' لاہور میں چھپے ہوئے پروفیسر صاحب کے انٹرویو جن کا استفتاء میں بحوالہ ماہ نامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ ذکر ہے، اور یہ تمام اصلی عبارات بھی ہمارے پاس موجود ہیں، وہ عبارات مسلک حق اہلسنت وجماعت کے بالکل خلاف ہیں۔ اسی طرح عورت کی دیت کے سلسلے میں بھی طاہر القادری نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اجماع کو ٹھکرا کر مخالفین اجماع صحابہ ابن علیّہ اور ابوبکر اصم معتزلیوں بے دینوں کی پیروی اختیار کر لی، جو سراسر گمراہی ہے۔ چنانچہ علاّمہ کاظمی صاحب علیہ الرحمہ نے طاہر القادری کے رد میں لکھی گئی کتاب ''اسلام میں عورت کی دیت'' کے اندر واضح فرمایا، نیز اس دیت کے مسئلہ کے بارے میں ایک مذاکرہ کے دوران جب راقم نے پروفیسر صاحب کو ائمہ اہلسنت وفقہائے دین وملت اور بالخصوص ائمہ اربعہ کے حوالہ جات پیش کئے، کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے تو پروفیسر صاحب نے یہ کہہ کر کہ یہ فقہا وائمہ اہلسنت میرے فریق ہیں۔ ان کا کوئی حوالہ میں بطور سند تسلیم نہیں کرتا۔ اس طرح پروفیسر طاہر القادری ائمہ اہلسنت کی پیروی سے انحراف کر کے بہ مطابق ارشاد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ'' جماعت اور سواد اعظم کے ساتھ رہو، جو جماعت سے الگ ہوا، وہ دوزخ میں تنہا گیا، دوزخ پر چل پڑے،'' **(معاذاللہ عزوجل)**

یہ مذاکرہ والی کیسٹ، جس میں انہوں نے ائمہ اہلسنت اور فقہاء دین وملت کو فریق کہا اور ان حوالوں کو سند تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔

ہمارے یہاں جامعہ نعیمیہ، جامعہ نظامیہ لاہور اور دیگر کئی ایک حضرات کے یہاں موجود ہے۔ بلاشبہ پروفیسر صاحب کے خیالات مسلک اہلسنت وجماعت سے قطعاً ویقیناً خلاف ہیں۔ یہ اہلسنت اور دوسرے فرقوں کے درمیان موجود اختلافات کو فروعی قرار دیتے ہیں، جبکہ اہلسنت وجماعت کے دوسرے فرقوں کے ساتھ اختلاف بہت سے مسائل میں بنیادی واصولی ہیں۔

چنانچہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے **الفضل الموهبی** اور **حسام الحرمین** وغیرہما میں واضح فرمادیا، جن میں سے ایک تعظیم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مسئلہ ہے اور **گستاخی رسول صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلاشه کفر هے،**

اس کا مرتکب اسلام سے خارج ہے۔ **کماهو مصرح فی حسام الحرمین الشریفین وکما هو مذکور فی الشفاء وغیر ہ من کتب اهل السنته "من شک فی کفرہ وعذابه فقد کفر" اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر هوجاتاهے ۔**

لیکن طاہر القادری صاحب اسے بھی فروعی مسئلہ قرار دیتے ہیں، **لاحول ولاقوۃ بالله العلی العظیم ۔ الغرض طاهر القادری** اپنی ان عبارات وبیانات کی بنا پر جو مختلف کتب ورسائل اور کیسٹوں میں بھرے ہوئے، قطعاً ویقیناً اہلسنت وجماعت سے خارج اور بے دین وملحد ہے۔ اس کی ان عبارات وبیانات سے باخبر ہو کر، **اسے صحیح العقیدہ سنی سمجھنے والا بھی مسلک اهلسنت سے خارج هے ۔**
جب تک یہ شخص اپنی عبارتوں اور بیانات سے اعلانیہ توبہ نہ کرے، اس وقت تک اس سے قطع تعلق کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

نیز اس کا حضرت سید طاہر علاؤالدین گیلانی مدظلہ العالی کا مرید ہونا اور قادری کہلانا محض فریب ہے اور عوام اہلسنّت کو دھوکا اور پیر صاحب کے نام سے ناجائز فائدہ اٹھانا ہے اور اس کے عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دعوے اور شب بیداریاں اور چیخ وکار پر مشتمل دعائیں، **خالص ریاکاری اور مکر وفریب کے سوا کچھ نهیں ۔**

راقم نے جو کچھ عرض کیا ہے، محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اور ناواقف حضرات کو راہ حق دکھانے کے لئے کیا ہے اور خود طاہر القادری پر اللہ تعالیٰ کی حجت قائم کرنے کے لئے کیا ہے۔

مکرمی ۔ آپ اور سب مسلمان اس حقیقت سے باخبر رہیں کہ یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے۔ اس میں نماز وروزہ ایسی عبادات تو انسان کی اپنی

ذات کے لئے ہیں،لیکن ''**الحب للہ و البغض للہ**'' کہ اللہ کے لئے محبت ہو اور اللہ کے لئے بغض ہو، ایسا عمل ہے، جو خدا تعالیٰ کے لیے ہے، اور ایسے گمراہ کے خلاف آواز اٹھانا، جسے بڑے بڑے دولتمندوں، سرمایہ داروں اور اہل اقتدار و حکومت کی مکمل حمایت حاصل ہو اور حکومت کے خزانے اس کے لئے کھلے ہوں اور سرمایہ داروں کی تجوریاں اس پر دولت کی بارش برسا رہی ہوں، نہایت ہی صبر آزما اور اعلیٰ ترین جہاد بھی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ فقط

''افضل جہاد کلمۃ حق عبد سلطان جابر''

دعا گو مفتی غلام سرور قادری، گلبرک لاہور۔

☆☆**الجواب صحیح** الفقیر محمد معین الدین القادری الشافعی غفرلہ، مہتمم جامعہ قادریہ رضویہ، فیصل آباد

☆☆محمد مختار احمد غفرلہ، مفتی دار العلوم جامعہ قادریہ رضویہ، فیصل آباد

☆☆استفتاء میں مذکور عبارت انتہائی عیاری پر مبنی ہیں اور قائل **گمراہ طرز کی فکر کا مالک ہے** اور جواب صحیح و درست لکھا گیا۔

۔۔۔۔فقیر اقبال مصطفوی، مدرس جامعہ قادریہ فیصل آباد

۔۔۔۔محمد عبد الحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆☆**الجواب صحیح و المجیب نجیح**

مذکورہ بالا عبارات عقائد اہلسنت کے اور مسلک اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف ہیں جو قائل کے لئے گمراہ ہونے کا ثبوت مہیا کر رہی ہیں۔

محمد اسلم رضوی جامعہ رضویہ مظہر السلام، شیخ الحدیث فیصل آباد۔

☆☆**المجیب مصیب و الجواب مصاب**، فقیر ابو العلا محمد عبد اللہ قادری اشرفی رضوی، خادم اہلسنت دار الافتاء و ناظم دار العلوم حنفیہ

☆☆پروفیسر صاحب اپنی تدقیق و جدت پسندی کے خبط و جنون میں صلح کلیت کے لئے کام کر رہے ہیں، جو ہزار ہا ضلالتوں گمراہوں کا مجموعہ ہے۔ ان کے متذکرہ خیالات، مذہب حق مذہب مہذب اہلسنت و جماعت اور **مسلک سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس العزیز** کی تحقیقات کے سراسر خلاف ہیں۔ فقیر قادری گدائے رضوی الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہٗ خادم اہلسنت، سگ بارگاہ محدث اعظم پاکستان۔

تصدیق حضور تاج الشریعہ مدظلہٗ العالی

☆☆پروفیسر صاحب اگر ''**حسام الحرمین**'' کی تصدیق کریں، تو خود ان کا یہ سارا کلام دریا برد اور انکار کریں تو دلائل عدم قبول دیں، ورنہ صریح ہٹ دھرمی اور ان کے لیے بھی وہی احکام جو دیوبند وغیرہم مرتدین کے لیے علماء حرمین شریفین نے ارشاد فرمائے ہیں۔ **و اللہ تعالیٰ اعلم**

(مفتی) محمد اختر رضا خاں ازہری قادری بریلی شریف۔

(مولانا) حبیب رضا خان غفرلہ مرکزی دار الافتاء سوداگران بریلی شریف۔

☆☆پروفیسر صاحب کے اقوال مذکورہ فی السوال بعض حرام و گناہ اور بعض بدعت و ضلالت اور بعض کلمات کفر و العیاذ باللہ تعالیٰ اور قائل مذکور بحکم شرع فاسق و فاجر، بدعتی، خاسر، مرتکب کبائر، گمراہ غاو راس قدر پر تو اعلیٰ درجہ کا یقین اس کے علاوہ اس پر حکم کفر و ارتداد سے بھی کوئی مانع نظر نہیں آتا۔ راستہ مسدود ہے، ایک ہی راہ ہے، جس کو اختیار کر کے وہ مسلمان رہ سکتے ہیں، صدق دل سے توبہ کریں اور علی الاعلان توبہ کریں اور اس کو شائع کریں اور تجدید نکاح و تجدید بیعت کریں اور آئندہ سوچ سمجھ کر لکھا کریں۔ **وما علینا الا البلاغ و اللہ تعالیٰ اعلم با لصواب**

حررہٗ فقیر محبوب رضا قادری رضوی مصطفوی بریلوی، سابق مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی۔

پاکستان مرقوم ۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۸ نومبر ۱۹۸۷ء یوالاحد۔

☆☆**الجواب ومنه الهداية الرشاد**

فرقۂ طاہریہ کے بانی پروفیسر طاہرالقادری کی جن عبارات کی بنا پراس کے گمراہ ضال ومضل ہونے کا جوفتویٰ محترم علامہ مولانا غلام سرورصاحب نے دیا ہے، فقیراس کی تائید کرتا ہے کہ پروفیسر **طاہر القادری** مذہب حق مذہب **اهل سنت سے خارج ھے اور گمراہ بد مذھب ھے** اس نے راہ مسلمین سے ہٹ کر الگ اپنا مذہب بنانے کی سعی کی ہے اوراس نے دیوبندیوں، وہابیوں، شیعہ، رافضیوں اور بے دینوں کے پیچھے نماز پڑھنے اوراس کو پسند کرنے کے عمل سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مجدد دین وملت علامہ شاہ احمدرضا خان فاضل بریلوی کے مسلک سے انحراف کیا ہے۔ مولیٰ عزوجل اپنے حبیب لبیب علیہ السلام کے صدقہ میں مسلمانوں کواس نئے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

فقیرابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہٗ

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (نزیل کراچی) ۱۱رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

بخدمت حضرت مولانا تقدس خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم! سوال ہے کہ پروفیسر طاہرالقادری نے اجماع امت کا انکارکر کے عورت کی پوری دیت کا جو دعویٰ کیا ہے، علامہ سعید صاحب کاظمی مرحوم نے اس کے رد میں پوری کتاب بعنوان ''اسلام میں عورت کی دیت'' تحریر فرمائی، جس میں فرمایا کہ ''اجماع کے انکارکرنے والے علماء کو ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے۔'' (صفحہ ۴۵)

نیز فرمایا کہ ''سواداعظم کی اتباع سے باہر جانا، سواداعظم خروج قرار پائے گا اور مذہب اربعہ کے اتفاق کا انکار بہت بڑی جسارت بلکہ صراط مستقیم سے انحراف ہوگا۔'' (صفحہ ۴۸) لہٰذا آپ بھی اس مسئلہ میں شرعی حکم کی وضاحت فرما کرمشکور ہوں۔

الجواب: عبارت مندرجہ بالاحضرت علامہ کاظمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خود ''اسلام میں عورت کی دیت'' میں تحریر فرمائی، اس سے میں بالکل متفق ہوں، بیشک اجماع کا انکارکرنے والے کو علماء نے ضال فرمایا ہے، ایسے شخص پر جواجماع کا انکار کرے تو توبہ واجب ہے۔

☆☆ فقیر تقدس علی قادری، شیخ الجامعہ راشدیہ، پیرگوٹھ خیرپور

☆☆ **الحبیب واجب احترامه مصیب فیما احباب** اناالفقیر محمد رحیم ناظم، جامعہ راشدیہ، پیرگوٹھ

☆☆ **الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسوله الاعلیٰ اعلم** فقیرابوالخیر محمد حسین قادری رضوی مصطفوی غفرلہٗ جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر۔

☆☆ **اصاب من احباب واللہ تعالیٰ ورسوله اعلم با لصواب** حررہٗ الاحقر محمد ابراہیم القادری رضوی غفرلہٗ

☆☆ **الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسوله اعلم** فقیر محمد عارف سعیدی، نائب مہتمم جامعہ انوار مصطفےٰ سکھر۔

☆☆ جواب درست ہے۔ (مفتی) محمد رفیق غفرلہٗ مہتمم مدرسہ انوار مصطفےٰ، شمس آباد سکھر۔

☆☆ **الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسوله اعلم** قاری عزیز احمد، ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ انوارالقرآن، پرانا سکھر۔

☆☆ قتل خطا میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے، اس پر ساری امت کا اجماع ہے اور حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہٗ سے موقوف بھی رفع کے حکم میں ہوتی ہے، سنت واجماع اور ائمۂ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف محض قیاس سے علیحدہ موقف اختیار خرق اجماع ہے اوراسلام میں ایک نئے فرقے کی بنیاد کے مترادف ہے اورانتشار کی آب پاشی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کی ہدایت دے۔ **من شذ شذ فی النار** اگراسی طرح سلف کی مخالفت ہوتی رہی تو بے شمار تنازعات کھڑے ہوں گے۔ **واللہ الهادی** (مولانا) غلام رسول شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

☆☆ **الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسوله اعلم** مفتی ابوسعید محمد امین دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد۔

☆☆ **ذالک کذالک وانی مصدق لذلک** محمد والی النبی شیخ الحدیث جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد۔

☆☆ سنی ہونے کیلئے ہراجماعی مسئلہ کا جاننا ضروری ہے۔ اجماع واجب العمل ہے قابل بحث نہیں۔ الفقیر محمد احسان الحق جامعہ رضویہ فیصل آباد

☆☆ **اصاب من احباب اجماع** امت کا انکار اور متفق علیہ مسائل میں اختلاف کرنا بلاشبہ گمراہی اور سستی شہرت حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ علماء کو اس شر سے محفوظ رکھے۔ فقیر محبوب رضا غفرلہ مفتی دار العلوم امجدیہ کراچی۔

☆☆ تصدیق علمائے دارالعلوم امجدیہ کراچی

(مولانا مفتی) وقار الدین مفتی دار العلوم کراچی، مختار احمد قادری، عطاء المصطفیٰ قادری، سلیم احمد اشرفی، عبداللہ محمد اسمٰعیل رضوی۔

تقدس رضویہ حضرت مولانا تقدس علی خان صاحب علیہ لرحمہ کا جواب الجواب جس نے **پروفیسر صاحب کو لا جواب کر دیا**۔

جناب پروفیسر طاہر القادری صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کا تفصیلی خط مجھے ایسے وقت ملا، جب میں حرمین طیبین اور بغداد شریف کیلئے پابرکاب تھا، وہاں سے تقریبا ایک ماہ بعد واپس آیا تو آپکے جواب کی روشنی میں دوبارہ خط لکھنا مناسب سمجھا، کیونکہ اسکے جواب سے متعلقین کے خدشات اور پختہ ہورہے ہیں۔ جہاں تک تنقید کی بات ہے اگر اس میں حقیقت ہو تو اسے مان لینا چاہئے، یہ وسیع النظری اور پختہ عملی کی علامت ہے، صرف اپنی ہی بات پر اڑ جانے سے فرقوں نے جنم لیا ہے۔

آپ کی ذہانت اور مقبولیت کی بڑی خوشی ہوتی اگر اکابرین امت سے آپ کے خیالات نہ ٹکراتے۔ اس خط میں ایک مقام پر گستاخ رسول کے متعلق کفر وارتداد کے فتوے دے رہے ہیں اور دوسری جگہ ان کو علی التحقیق مسلمان بھی تصور کر رہے ہیں۔

آپ ذرا وضاحت کریں کہ آپ کے نزدیک کون لوگ گستاخ ہیں اور ان مکاتب فکر کی نشان دہی بھی کریں، جو آپ کے نزدیک علی التحقیق ہیں اور کیا مندرجہ ذیل عبارتیں گستاخی نہیں؟؟؟؟

مولوی اسماعیل نے تقویۃ الایمان میں لکھا کہ ''جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سوان معنوں کہ ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے، یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں، جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی''۔ نیز لکھا کہ ''ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔'' مولوی قاسم نانوتوی تحذیر الناس میں لکھتے ہیں۔ ''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی میں بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا، اگر چہ کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے''۔ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ ''الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے''۔ مولوی اشرفعلی تھانوی نے حفظ الایمان میں لکھا کہ ''اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں، تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔'' مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ ''نماز میں پیر اور اس کے مانند بزرگوں کی طرف خیال لے جانا اگر چہ جناب رسالت مآب ہوں کتنے ہی درجوں اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے'' (ترجمہ فارسی)

اسی طرح قرآن پاک کو نامکمل کہنا جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب بتانا، خلیفہ اول کی خلافت کو غلط تصور کرنا، صحابہ کرام خصوصا شیخین پر سب وشتم کرنا گستاخی ہے کہ نہیں؟

آپ، جس اختلاف کو فروعی اور معمولی نہیں ہوسکتی، آپ غلط فہمی پیدا کرنے والی عبارت کو اس کتاب سے نکلوانے کا اور ہم بھی یہی چاہتے ہیں مگر دیدوشنید کے غیر ذمہ دار صحافیوں پر آپ نے قدم اٹھایا اور انکے متعلق کون سی قانونی چارہ جوئی کی، صرف مرکز پر رسالہ فروخت نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اخبارات اور رسائل میں آپ کے انٹرویوز اور تقاریر غلط رنگ سے چھپ جائیں تو فوری طور اس کے متعلق تردیدی بیان دیا کریں، اسی طرح ناکردہ گناہ اور عوام وخواص کی غلط فہمی خود بخود ختم ہو جائیگی۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کا کسی فرقہ سے تعلق نہیں۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے؟ برے فرقہ سے، تو اللہ جل شانہ آپ کو بچائے۔ کیا آپ کو اچھے فرقے سے بھی نفرت ہے؟ واضح ہو کہ امت میں فرقہ بندی موجود ہے۔ ارشاد گرامی ہے کہ

''وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملتہ کلھم فی النار الملتہ واحدۃ''

کسی موجود فرقہ کا انکار کرنا ایسا ہی ہے، جیسا کہ دن کے وقت سورج کا انکار کرنا اور جس فرقہ بندی سے امت کی تباہی اور بعض فرقوں کی تکفیر تک نوبت آئی، یہ ساری دنیا میں اور ہمارے پاکستان اور ہندوستان متعارفہ فرقہ بندی ہے، لیکن بعض باتیں ایسی بھی ہوئی ہیں، جن میں اختلاف کا ہونا نہ افتراق امت کا سبب بنا نہ اس کی وجہ سے فساد ہوا اور نہ ہی مسلمان اس کو فرقہ بندی شمار کرتے ہیں اور یہ اختلاف، **اختلاف امتی رحمۃ** کا مظہر ہے۔ آپ نے بھی اپنی کتاب میں ایسی گروہ بندی کو مستحسن

قرار دیا ہے اور یہ وجہ لکھی ہے، ایسے اختلافات کی وجہ سے زیادہ تحقیق کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، سمجھئے کہ اس کی مثال شریعت میں حنفیت، شافیت، مالکیت، اور حنبلیت ہے اور طریقت میں قادریت، چشتیت، نقشبندیت اور سہروردیت ہے۔ یہ فروعی اختلافات کہلاتے ہیں، ان کی وجہ سے نہ کہیں فساد ہوتا ہے نہ کوئی ذہن میں فرقہ بندی کا تصور ہے۔ اصل فرقہ بندی عقائد میں اختلاف ہے اور اللہ تعالیٰ اور انبیاء کرام اور خصوصاً حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام خصوصاً خلفاء راشدین اور ائمہ مجتہدین کی توہین وتنقیص کی وجہ سے پیدا ہوئی اور اسی نے مسلمانوں کی جمعیت کو منتشر کر دیا۔ ان میں سے ایک فرقہ شیعہ ہے، جو کلام اللہ کو محفوظ و مکمل نہیں مانتا، جبرائیل امین کو غلطی کا مرتکب قرار دیتے ہیں کہ اس نے وحی پہنچانے میں غلطی کی تھی۔ خلفائے ثلاثہ خاص طور پر شیخین کو سب وشتم کرنا اور ان پر تبرا کرنا اپنا شعار بنایا ہوا ہے۔ مزید ان کے عقائد کی تفصیل ان کی کتابوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔

سب سے زیادہ تفریق بین المومنین اور مسلمانوں کی جمعیت کو تباہ کرنے والا دوسرا فرقہ وہابیہ ہے، جو بعد میں دیوبندیت کے نام سے مشہور ہوا۔ جس کی اطلاع پہلے دی گئی اور اس کی پیدا ہونے کی جگہ بھی بیان فرمادی تھی، ''**ھناک الذلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان**'' چنانچہ اس فرمان کے مطابق ابن عبد الوہاب نجد میں پیدا ہوا۔ اس نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا، جس کی بنیاد توہین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو کافر و مشرک کہنے پر رکھی۔ اس نے جو کتاب بنام التوحید لکھی تھی، اس میں کفر و شرک کی اتنی بھرمار ہے کہ آج دنیا میں شاید کوئی مسلمان اس حکم شرک و کفر سے بچا ہو، ان کے متعلق فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے۔

''ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کے کو وہابی کہتے ہیں، ان کے عقائد عمدہ تھے، ہندوستان میں وہابیت کے معلم اول مولوی اسماعیل دہلوی حج کو گئے اور وہ کتاب التوحید دہلی کو لے آئے، اکثر بعینہ اس کا ترجمہ کر کے اور اپنی طرف سے فائدے بڑھا کر ایک کتاب لکھی جس کا نام تقویۃ الایمان رکھا''۔ اسے دیوبندی اپنے عقائد کی اساس قرار دیتے ہیں۔ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ ''تقویۃ الایمان'' نہایت عمدہ کتاب ہے۔ مولوی مودودی نے اپنی کتاب ''تجدید واحیائے دین'' میں مولوی اسماعیل کو مجدد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ تقویۃ الایمان اور اس کے مصنف کی تعریف وتوصیف کرنے والے سب اسی فرقے کے نمائندے ہیں۔ غیر مقلدین، دیوبندی، اور مودودی اسی وہابیت کی مختلف شاخیں ہیں۔ انہوں نے وہابیت کے بدنام ہونے کی وجہ سے اپنے نام بدل لئے ہیں، مگر عقیدے وہی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

اسے کہتے ہیں فرقہ بندی اور یہی فرقہ بندی ہے، جس نے امت مسلمہ کو گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ ان کا اتحاد پارہ پارہ کر دیا، اسی فرقہ بندی کو ہر مسلمان فرقہ بندی سمجھتا ہے اور قابل مذمت قرار دیتا ہے۔ آپ اپنی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے'' میں فرقہ بندی کا تذکرہ یوں کرتے ہیں ''(صفحہ ۴۵) فرقہ پرستی کی تنگ نگاؤں میں بھٹکنے والے ناعاقبت اندیش مسلمان کے لئے زوال بغداد کی تاریخ عبرتناک منظر پیش کر رہی ہے۔ ''وزیر اعظم کی سیاست شیعہ مسلک شیعہ کے گرد گھومتی تھی، جب کہ خلیفہ کا بیٹا ابوبکر سنی عقائد کا نقیب تھا۔ دونوں فرقے باہم دست گریبان تھے۔ (صفحہ ۴۶) پھر جو تباہی ہوگی اس میں نہ تو کوئی بریلوی بچ سکے گا نہ دیوبندی نہ کوئی اہل حدیث اور نہ کوئی شیعہ (صفحہ ۷۱) اور سوچیں کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے ایک دوسرے کو کافر، مشرک، بدعتی، گستاخ رسول لعنتی اور جہنمی کہہ رہے ہیں (صفحہ ۱۱۱) اسے بریلویت، دیوبندیت، اہل حدیث، شیعت، ایسے تمام عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بھی اسی کو ہی فرقہ بندی قرار دیتے ہیں اور حنفیت وشافیت اور قادریت و چشتیت وغیرہ کو آپ نے بھی فرقہ بندیت میں شمار نہیں کیا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ انہی قابل مذمت فرقوں میں آپ نے بریلویت کا ذکر کیا ہے، آپ بریلویوں کے متعلق ایسی باتوں کی نشان دہی کر سکتے ہیں جن کی بنا پر آپ نے ان کو بھی گستاخ رسول اور بدعقیدہ فرقوں میں شمار کیا ہے۔

یہ افسوس ناک بات ہے ''واضح ہو کہ بریلویت کسی مذہب کا نام نہیں ہے، جو اس سے کسی کو وحشت ہونے لگے۔ یہ مرکز روحانی وعلمی کی نسبت ہے، جس نے وہابیت کے پردہ چاک کیا اور مقام نبی وولی کے منکرین کا دفاع کیا۔ مقر اور منکر کے درمیان امتیاز کی خاطر متعلقین نے اپنا تعارف مرکز علمی کی نسبت سے کروانا شروع کیا اور بریلوی کہلائے، ورنہ ان کے عقائد وہی ہیں، جو سلف صالحین کے تھے اور یہ قرآن وسنت کے عین مطابق ہیں۔ آپ کے بقول ''مسلک اہل سنت ہرگز فرقہ نہیں ہے اور امت مسلمہ کا سواد اعظم ہے'' ایسے بریلوی مسلک بھی امت ناجیہ کا سواد اعظم ہے اور اسے وقتی تعارف کی ضرورت کے پیش نظر بریلوی کہا جاتا ہے۔ فقط

☆☆ فقیر تقدس علی قادری رضوی بریلوی الشیخ الجامع جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ، ضلع خیر پور سندھ

اپنے منہ میاں مٹھو بننا

خودستائی وخودنمائی وخودبینی وخودفریبی کی حد ہے کہ خودسرائی کی بے سری تان اڑاتے ہوئے نہایت بے باکی اور بے حیائی کے ساتھ خود ساختہ من گھڑت حکایات کی نسبت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کی طرف کر دی اور یہ دروغ بے فروغ لکھ مارا کہ فخر موجودات علیہ الصلوۃ والسلام نے (والد صاحب) کو طاہر کے

تولد ہونے کی بشارت دی اور نام بھی خود تجویز فرمایا۔سرکار دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ان کے والد گرامی کو خواب میں حکم دیا کہ طاہر کو ہمارے پاس لاؤ، پھر طاہر کو دودھ کا بھرا ہوا ایک مٹکا عطا کیا اور اسے ہر ایک میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا میں (طاہر) وہ دودھ لے کر تقسیم کرنے لگا، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری پیشانی پر بوسہ دے کر مجھ پر اپنا کرم فرمایا۔(کتاب نابغہ عصر قومی ڈائجسٹ لاھور ۱۹۸۶ھ)

منہاج القرآن کے حوالے سے احیائے اسلام کے لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا "فرمایا میں یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں، تم شروع کرو۔ منہاج القرآن کا ادارہ بناؤ میں تم میں سے وعدہ کرتا ہوں کہ لاہور میں تمہارے منہاج القرآن میں خود آؤں گا"۔(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ نومبر ۱۹۸۶ء صفحہ ۲۰،۲۲،۲۴)

مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جھوٹ کا اختراع کرے وہ جہنمی ہے۔خود ارشاد رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ"**من افترا علی کذبا فلیتبئوا مقعدہ من النار**"یعنی جو مجھ پر جھوٹ کا اختراع کرے، اس کو اپنا ٹھکانا جہنم میں تلاش کرنا چاہئے، مگر پروفیسر کو خدا کا خوف بھی نہیں رہا کہ اس قسم کی جھوٹی خوبیں بیان کر کے مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہا ہے۔ پروفیسر صاحب اپنے اکابرین دیو بند کی سنت پر عمل کر رہے ہیں۔

"**لعنۃاللّٰہ علی الکاذبین**"کس قدر سچ یہ بات ہے کہ"**الدنیا زور ولا یحصلھا الا بزور**"

پروفیسر صاحب کے والد صاحب کیا تھے ان کے متعلق پروفیسر صاحب کے استاذ مفتی عبد الرشید صاحب جامعہ قطبیہ، جھنگ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام، فیصل آباد کے استاذ مولانا حافظ احسان الحق، مفتی مختار احمد صاحب، مولانا محمد حیات صاحب اور شیخ الحدیث علیہ الرحمہ کے خادم خاص حاجی صوفی اللہ رکھا صاحب ابھی بقید حیات ہیں، ان سے پوچھ لیجئے کہ ڈاکٹر فرید الدین محلّہ تر کھان جھنگ کے باشندے سیدھے سادھے کلین شیوڈ نگروں کے ڈاکٹر تھے، آخر میں خشخشی داڑھی رکھ لی تھی "لالیا" کے ڈنگر اسپتال میں تعینات تھے۔جن کو پروفیسر صاحب کے حواریوں نے "عدیم المثال خطیب، بلند پایا عالم جلیل القدر طبیب بنادیا۔ برعکس نہند نام زنگی کافور، خدارا غور کا مقام ہے، جو شخص جھوٹی من گھڑت خوابیں بیان کر کے ان کی نسب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کرنے سے نہیں شرماتا وہ دین میں کیا کچھ فتنے نہ جگائے گا؟ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے شر سے مصئون مامون رکھے اور اس کے دجل وفریب کی زرین چکا چوند سے دھوکہ نہ کھائیں۔آمین

خود احتسابی

حدیث نمبر ۱ عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم من سئل من علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیٰمتہ بلجام من النار﴾ (رواہ احمد وابو دائو د وترمذی ورواہ ابن ماجہ عن انس)

حدیث نمبر۲﴾ جو امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "رد روافض" کی تصنیف کا سبب بیان فرماتے ہوئے ترجمہ نقل فرمائی ہے، جس میں آپ نے فرمایا، جب فتنوں اور بدعتوں کا دنیا میں ظہور ہو اور میرے صحابہ پر سب وشتم ہونے لگے، تو عالم کو چاہئے کہ وہ اس کی مکدر فضا کے دفعیہ کے لئے اپنے علم کا ہتھیار کام میں لائے اور جس نے ایسا نہیں کیا اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام مسلمانوں کی لعنت ہوگی اور اس کی توبہ کا فدیہ اور اس کے فرائض نوافل درجہ قبولیت کو نہیں پہنچیں گے۔

مذکورہ بالا حدیث میں تمام علماء اہل سنت کو عموماً اور ان علماء کو خصوصاً جو پروفیسر طاہر القادری کی مجالس میں شرکت فرمانا، پوز دے کر فوٹو کھچوانا اور اسکی رونق بڑھانا اپنے لئے باعث افتخار سمجھتے ہیں اور اہل سنت وجماعت کے مسلک حقہ کے خلاف اس منظّم سازش میں شریک ہو کر "**معاون علی الاثم و العدون**" کا پارٹ پلے کر رہے ہیں، سوچنا چاہئے کہ اس فتنہ کے انسداد کے لئے ان پر کچھ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ نہیں؟ اور اگر ہوتی تو آج انہوں نے اس سلسلہ میں کیا قدم اٹھایا ہے اور اگر نہیں تو کیوں؟

صرف مدرسے کھول کر قوم سے چندہ وصول کرنا اور کچھ اسباق پڑھا دینا اور من مانی تنخواہ وصول کر لینا، روز قیامت دیگر ذمہ داریوں کے عہدہ سے برآنہ کرا سکے گا۔ ذرا سوچیں کہ اس فتنہ کے انسداد کے لئے کوئی قدم نہ اٹھانا اور تحریراً وتقریراً اس کا رد نہ کرنے کی بجائے منہ میں مصلحت بینی کی گھونگنیاں ڈالے رکھنا ان کے منصب کے شایان شان نہیں ہے۔ گربہ کشتن روز اول کے مصداق اس فتنہ کا قلع قمع کرنے کے لئے بے حد متحدہ ہو کر علمی وعملی اقدام کرنا اور بلاخوف لومۃ لائم کرنا نہایت ضروری ہے۔

علمائے کرام پیران عظام اہل سنت وجماعت پر بہ نسبت عوام کے یہ ذمہ داری زیادہ عائد ہوتی ہے کہ وہ بذریعہ تحریر وتقریر اپنے اپنے حلقہائے اثر

میں اس نئے فتنہ کے انسداد وامانت فساد میں موثر قدم اٹھائیں اور عوام اہل سنت و جماعت کو اس کی شوگر کوٹڈ مسموم گولیوں کے اثر بد سے بچائیں۔

مانیں نہ مانیں آپ کی مرضی ،مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ☆ ہم نیک وبد جناب کو سمجھائیں گےضرور قرآن کا واضح بیان فرمان واجب الاذعان

"واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاو لا تفرقوا" ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو اور آپس میں مت پھوٹو۔

"ولا تکو نو ا کا لذین تفر قوا و اختلفوا من بعد ما جاء ھم البینت و اولئک لھم عذاب عظیم"

ترجمہ:اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے اللہ کی نشانیوں کے ان کے پاس پہنچ جانے کے بعد اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

اس دور الحاد میں ہر روز نت نئے فتنے جہنم میں ڈالے جا رہے ہیں اور دین میں رخنہ اندازی کی منظم سازشیں کی جارہی ہیں' اور شیرازۂ ملت کو منتشر ومتفرق کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا یا جا رہا ہے۔اجماع امت کو بازیچۂ اطفال بنانے کی کوشش کی جارہی ہیں۔**ھـــر بـــوالھـــواس مجتھدالعصر بننے کا متمنی ھے** منگھڑت اصطلاحات کے ذریعہ متفق علیہ اور مفتیٰ بہ مسائل میں بحث وتمحیص کی جارہی ہے۔دیت اور شہادت میں مرد عورت کو مساوات کا سبق دیا جا رہا ہے۔مسائل اجماع سکوتی کو چودہ سو برس کے بعد متکلم فیہا بنایا جا رہا ہے۔بے دینوں، بدمذہبوں سے خلاملا (خلت ملت) کر کرنے کی ترغیب دی جارہی ہے۔

گستاخان بارگاہ نبوت وشاتمانان جناب صحابیت کو امام بنایا جا رہا ہے۔سنیت وقادریت کا لبادہ اوڑھ کر بھولے بھالے ناواقف اہلسنت و جماعت کو بزور تحریر وتقریر مسلک حقہ اہلسنت و جماعت سے اغوا کر نیکی دن رات مسلسل کوشش کی جارہی ہے۔

مسلمانوں!خدارا جاگو۔ابلیسی تلبیس کے جال سے دور بھاگو اور غوث اعظم مجدد الف ثانی اور مجدد مائۃ حاضرہ امام احمد رضا رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مسلک پرسختی اور مضبوطی کے ساتھ ڈٹے رہو کہ یہی صراط مستقیم ہے۔سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مضبوطی سے عمل پیرا رہو،یہی اعتصام باللہ ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **"ومـن یعتصم باللّٰہ فقد ھدی الیٰ صراط مستقیم "** ترجمہ: جس نے اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑا تحقیق وہ ہدایت پا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس مختصر آیت میں تمام نصیحت جمع فرمادی۔پس جو شخص وہ کرے، جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اور کسی کی طرف نہ جھکے،وہ یقیناً راہ راست پر واصل وکامل ہوگا، چاہے اس کی عقل کچھ ہی کیوں نہ کہے،اس کو روا نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے سرتابی کرے اسلئے کہ عقل اس کی جزوی ہے اور وہم شیطانی میں پھنسی ہوئی ہے،اس کا کیا اعتبار۔خوب جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان بھی خدا ہی کا فرمان ہے، بحکم **"ومـا یـنـطق عـن الھوی ان ھوالاوحی یـوحی "** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی موافقت پر مجتمع ہو جاؤ، یعنی ہر حال میں ان کی موافقت کرو کہ یہی حال جبل اوثق کا ہے اور ظاہر وباطن اعلانیہ و پوشیدہ کسی طرح بھی اس سے افتراق نہ کرو،حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدمذہبوں اور رافضیوں سے قطع تعلق کا حکم فرمایا ہے، ہر حال میں ظاہر بھی پوشیدہ بھی بدمذہبوں کے ساتھ کھانا پینا ان کی مجالس میں شریک ہونا،ان کی عیادت کرنا،انکا جنازہ پڑھنا،ان سے سلام کرنا،سب منع فرمایا **"ایـاکـم وایـاھم"** اسی کی تاکید حضور غوث اعظم نے فرمائی،اسی کی تلقین حضرت شیخ احمد سرہندی نے فرمائی،اسی کی تعلیم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے فرمائی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)ان اکابرین اولیائے کرام وفقہائے عظام کے فرمان واجب الاذعان کے بر خلاف پروفیسر طاہر صاحب یا ان جیسے دوسرے واعظات پاکستان کا یہ کہنا ہے کہ" دیوبندیوں' رافضیوں' مودودیوں' غیر مقلدوں سے رشتہ محبت مودت استوار کرو کیا" معنیٰ رکھتا ہے ان کی کیا حیثیت ہے۔

برزبانت اتحاد و دردلت مخفی فساد ☆ ☆ ☆ اے فتنہ پرور واعظ شورش نہاد

خدا کی شان تو دیکھو که کلچڑی گنجی ☆☆☆ حضور سروگلستاں کرے نوا سنجی

☆حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا **"اتبعو السوادالاعظم"** سواد اعظم کی پیروی کرو۔سواد اعظم سے مراد اہلسنت و جماعت ہیں۔

☆حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا **"لا تجمع امتی علی الضلا له"** میری امت گمراہی پر مجتمع نہیں ہوگی۔

☆حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا **"علیکم بالجماعت"** جماعت لازم پکڑو۔

☆حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا **"من شد شد فی النار "** جو جماعت سے الگ ہوا جہنم میں گیا۔

☆حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا **"ایا کم و ایاھم"** بدمذہبوں سے بچو۔

☆حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا **"ید اللّٰہ علی الجماته"** جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

☆حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا" **من را منکم منکراًفلیغیرہ بیدہ فمن لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع وھذا اضعف الایمان** "تم میں سے کوئی کسی منکر کو دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ اس کو طاقت سے بدل دے، پس اس کی طاقت نہ رکھے تو زبان سے بدل دے، پس اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو دل سے اس کو برا جانے یہ نہایت کمزور ایمان ہے۔۔

مسلمانو! **مسلک حقہ اہلسنت وجماعت** پر جس کی نشان دہی **اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں** علیہ الرحمہ نے فرمائی ہے، اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہو اور تمام بے دینوں و بد مذہبوں سے دور و نفور رہو، کہ یہی صراط مستقیم ہے۔ یہی انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کی راہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اہلسنت و جماعت کو ان بدعقیدہ بد مذہب فرقوں کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین **بجاہ سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین**

محبوب رضا خان بریلوی غفر لہٗ

☆☆**الجواب صحیح**

☆ سید حیدر حسین شاہ جماعتی۔ ☆۔ سید افضل حسین جماعتی سجادہ نشین آستانہ امیر ملت

☆☆ شیخ الحدیث علامہ غلام رسول رضوی جامعہ رضویہ فیصل آباد

"قتل خطاء میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ اس پر ساری امت کا اجماع ہے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے موقوف و مرفوع حدیث منقول ہے، جب کہ صحابی کی موقوف بھی رفع کے حکم میں ہوتی ہے۔ سنت و اجماع اور حضرات ائمہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف محض قیاس سے علیحدہ موقف اختیار کرنا خرق اجماع ہے۔ اور اسلام میں ایک نئے فرقے کی بنیاد کے مترادف ہے اور انتشار کی آبیاشی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کی ہدایت دے۔ حدیث شریف میں ہے، جوامت مسلمہ میں سے علیحدہ راستہ اختیار کرے وہ ناری ہے۔ اسی طرح سلف صالحین کی مخالفت ہوتی رہی تو بے شمار تنازعات کھڑے ہو جائیں گے"۔

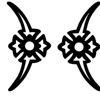
☆☆فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم☆☆

احمد بن عدی امیر المؤمنین عمر اور طبرانی کبیر میں اور بزاز حضرت عمر بن حصین رضی اللہ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، "سب سے زیادہ جن سے مجھ کو اپنی امت کا ڈر ہے، **وہ علیم اللسان وفصیح البیان منافق ھیں** ، جو چھپے دار خطیب و مقرر ہوں گے، عقیدہ خاص کی پابندی نہ کریں گے اور تقریر کے ذریعہ مسلمانوں کو گمراہ کریں گے۔ (فتاوی الحرمین صفحہ ۱۸۵ از اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ)

مجھے اپنی امت پر ان منافقوں کا خطرہ ھے، جن کا کلام حکیمانہ اور عمل ظالمانہ ھوگا۔ (مشکوٰۃ)

خبردار

سنیوں ھوشیار!
آگیا
دوسرا مودودی



قادریت کا لبادہ اوڑھ کر



قرآن کی منہاج کا لیبل لگا کر

حضرت حمید الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف **کے استاد** محترم استاذ العلماء **علامہ عطاء محمد صاحب بند یالوی کی تصدیق وفتوی**

"امابعد! طاہر القادری صاحب نے عورت کی پوری دیت سے صرف اجماع صحابہ اور اجماع امت کا ہی انکار نہیں کیا، بلکہ اجماع کی تحقیر کا ارتکاب کیا ہے، جو کہ صرف گمراہی ہی نہیں بلکہ ایسے آدمی کے ایمان کو خطرہ لاحق ہے۔ لہٰذا قادری صاحب کو مشورہ دیا جاتا ہے، کہ اس انکار سے توبہ کریں، کیونکہ معلوم نہیں کس وقت موت آجائے اور قادری صاحب کے مداحوں اور معاونین پر لازم ہے کہ وہ اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں۔ اور انکار اجماع کی معاونت سے باز رہیں۔"

حررہٗ الفقیر (مولانا) عطاء محمد چشتی، بھکھی شریف ۔

☆☆ الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ الکریم (مولانا) سید محمد مظہر قیوم شاہ خادم دربار عالیہ بھکھی شریف .

☆☆ **کیرانوالہ**، جناب علامہ عطا محمد اور دیگر علماء نے دیت کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے، عین صواب شریعت کے مطابق ہے۔ **طاھر القادری سراسر غلطی پر ھے** اور **گمراھی پھیلارھاھے** ۔ مولیٰ کریم اسے ہدایت دے۔ السید محمد یعقوب شاہ فاضل بریلی شریف کیرانوالہ ضلع گجرات

☆☆ حضرت علامہ عطاء محمد صاحب اور حضرت سید محمد یعقوب شاہ صاحب آف کیرانوالہ نے جو کچھ لکھا ہے، یہی درست ہے، **طاھر القادری کا**

فیصلہ غلط ہے۔ سید محمد شعیب (کیرانوالہ) خطیب جامع مسجد شیر ربانی گوجرنوالہ)

☆☆ صاحبزادہ وحامد سعیدی کاظمی ملتانی نے فرمایا کہ ''غزالی دوراں علامہ احمد سعید کاظمی بہت پہلے طاہرالقادری کو گمراہ قرار دے چکے ہیں، اس لئے ہم پر ان کی کسی سیاسی وغیر سیاسی قلابازی کا کچھ اثر نہیں۔'' (ندائے اہلسنّت لاہور جون ۱۹۸۹ء)

دوسرا فتوی ''عورت کی نصف دیت پر اجماع امت ہے اور پروفیسر طاہرالقادری کا عورت کی پوری دیت کا قول اجماع امت کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہے۔ لہذا ان لوگوں پر لازم ہے کہ رجوع کریں اور توبہ نامہ چھپوائیں، کیونکہ سنی ہونے کے لیے ہر اجماعی مسئلہ کا ماننا ضروری ہے۔ اجماع واجب العمل ہے۔ قابل بحث نہیں'' (مولانا محمد احسان الحق قادری فیصل آباد)

☆☆ محدث اعظم پاکستان کے لخت جگر

صاحبزادہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی نے سنیوں کے خلاف پروفیسری سازش کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا کہ'' **پروفیسر طاہر القادری نجدی مفتی عبداللہ بن باز کے اشارے پر** پاکستان میں احسان الٰہی ظہیر کی جگہ **نجدیوں کی ایجنٹ کا کردار** کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طاہرالقادری متعدد بار مدینہ منورہ میں عبداللہ بن باز سے ملاقات کر چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی پارٹی میں نجدیوں کو دعوت دے رہے ہیں، اور سنّیوں کو نجدیت کی گود میں پھینکنے کے لئے نجدی سرمائے ہر میدان سیاست میں اترے ہیں۔'' (ندائے اہلسنت لاہور جون ۱۹۸۹ء)

☆☆ **علامہ محمد عبدالرشید جھنگوی** نے فرمایا کہ ''عورت کی دیت نصف ہونے پر تمام سلف وخلف کا اتفاق ہے۔ آج اس طے شدہ مسئلہ کو چھیڑ کر ملت میں انتشار وافتراق کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ دور عالم کے کسی عالم کی تحقیق کو مجتہدین علی الاطلاق کے مقابل لانا ان کے تبحر علمی کے انکار کے مترادف ہے۔

بسم اللہ الر حمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین

مخلصانہ پیغام ۔۔۔سنی بھائیوں اور اہل علم وانصاف دوستوں کے نام

☆☆یہ کوئی انفرادی ومعمولی مسئلہ نہیں، بلکہ اکابر علماء کرام کا اجتماعی فتویٰ ہے۔☆☆

﴿اثر نہ کھے سن تو لے میری فریاد﴾

﴿**پہلا فتویٰ**﴾سوال بخدمت حضرت مولانا تقدس علی خان صاحب دامت برکاتھم ۔

السلام علیکم ! گذارش یہ ہے کہ پروفیسر طاہر القادری نے اجماع امت کا انکار کر کے پوری عورت کی دیت کا جو دعویٰ کیا ہے، علامہ احمد سعید کاظمی مرحوم نے اس کے رد میں پوری کتاب بعنوان ''اسلام میں عورت کی دیت'' کا جو دعویٰ کیا ہے، جس میں فرمایا، ''اجماع کے انکار کرنے والے کو علماء نے ضال یعنی گمراہ قرار دیا ہے۔'' (صفحہ ۴۵) نیز فرمایا کہ ''سواد اعظم کی اتباع سے باہر جانا، سواد اعظم سے خروج قرار پائے گا۔ اور مذاہب اربعہ کے اتفاق کا انکار بہت بڑی جسارت بلکہ صراط مستقیم سے انحراف ہوگا''۔ (صفحہ ۴۸) ملخصاً لہٰذا آپ بھی اس مسئلہ میں شرعی حکم کی وضاحت فرما کر مشکور ہوں۔

الجواب﴾عبارت مندرجہ بالا حضرت علامہ کاظمی صاحب نے جو ''اسلام میں عورت کی دیت'' میں تحریر فرمائی ہے، اس سے میں بالکل متفق ہوں۔ بیشک اجماع کا انکار کرنے والے کو علمانے ضال فرمایا ہے۔ ایسے شخص پر جو اجماع کا انکار کرے، توبہ واجب ہے۔

فقط

فقیر تقدس علی قادری شیخ الجامعہ راشدیہ پیر گوٹھ ضلع خیر پور۔

تصدیق

☆☆(مفتی) محمد رحیم، ناظم جامعہ راشدیہ

☆☆**علی پور شریف**﴾مندرجہ بالا سوال کا جواب بالکل درست ہے۔ بندہ ناچیز خادم دربار لاثانی بھی اس کی مکمل تائید کرتا ہے۔ صاحبزادہ سید عابد حسین سجادہ نشین علی پور شریف۔

☆☆عورت کی دیت نصف ہے۔ جب یہ مسئلہ اجماعی ہے تو انکار کا کیا مطلب؟ (مفتی) غلام رسول، دار العلوم نقشبندیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طاہر القادری

پر فتوئ کفر

اعلام

بہ

لزوم والتزام

از

حضرت علامہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ

دار العلوم نوری (نوری نگر) گدرہوا۔۳۱۹ ربلرامپور۔یوپی۔۲۷۱۲۰۱

۷۸۶/۹۲

اعلام
بہ
لزوم والتزام

بقلم فیض رقم

حضرت علامہ شاہ مفتی محمد کوثر حسن صاحب قبلہ قادری رضوی مدظلہ النورانی

دارالعلوم نوری، نوری دارالافتاء (نوری نگر) گدرہوا۔۳۱۹/بلرامپور۔(یوپی) پن ۲۷۱۲۰۱

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تقدیم

از۔حضرت علامہ مولانامفتی اسراراحمدصاحب قبلہ مدظلہ النورانی نوری بلرام پور

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم وعلی آله واصحابه اجمعین

قرآن کریم فرماتا ہے **انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجٰھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ ط اولٓئک ھم الصادقون .(۲۶ ع ۱۴ الحجرات)**

ترجمہ: ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

ولو کان من عند غیر اللّٰہ لوجد فیہ اختلافاً الکثیرا (پ۵/ع۸/سورہ نساء آیت ۸۲)

ترجمہ: اور اگر وہ غیر خدا کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔

علمائے ربانیین جن کے قلم کی روشنائی روز قیامت شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی، اسی قرآن کریم کے علوم کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بوواسطہ صحابہ وائمہ وارث ہیں- ان کے کلمات وفرمودات میں تعارض جو نظر گمان کرتی ہے خطا ونسیان لازمہ بشریت کے سوا وہ درحقیقت دست کوتاہ ادراک کی نارسائی ہوتی ہے۔

علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ ___ پیشوائے وہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کے معاصر ہوکر ___ اپنی مشہور زمانہ بے مثال تالیف ''المعتقد المنتقد'' میں نیز سیف الجبار میں بھی ___ باوجود کہ فرقہ وہابیہ اور بالخصوص اس کے سرغنہ مجدی و دہلوی ہی کا رد دونوں کتابوں میں ان کا مقصود خصوصی ہے۔ پھر بھی وہ نجدی و دہلوی کی تکفیر کو اوروں کی طرف سے نقل کرتے ہیں مگر خود نہیں کرتے اگرچہ گمراہ وبددین ضرور قرار دیتے ہیں-

اور علامہ فضل حق خیرآبادی علیہ الرحمہ دہلوی کی تکفیر کرتے ہیں۔ اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ ''جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے کافر ہے- اور پھر علامہ بدایونی کی تالیف ''المعتقد المنتقد'' پر مؤلف کی اور تالیف کی عظیم وجلیل مدح وثناء کے ساتھ یوں تقریظ لکھتے ہیں:

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اُثنی علی ربی الحمید واحمد واصلی علی من ھو من سائر حمادیہ احمد وخُلقہ کخلقہٖ من خلائق الخلائق احمد واسمہ کلمسمی محمد واحمد علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوٰۃ الدائمۃ والسلام السرمد وبعد فقط طالعت الرسالۃ التی صنھا ورصفھا مولانا الاودع الاروع الاورع ،البارع المتبرع الفارع المتفرع الضارع المتضرع ذوالمناقب الثواقب الجلیلۃ ،الانظار الثواقب الدقیقۃ ،الجامع بین العلوم العقلیۃ والنقلیۃ ،ومعارف الشریعۃ والحقیقۃ طلاع الثنایا والنجاد،ذائع المصیب فی انجاد الحق وفل قرن طلع من النجد فی الاغوار والانجاد،العریف العریف الشریف الغطریف ،الصفی الخفی ،الحصی الحفی مولانا المولوی فضل الرسول القادری الحنفی متع اللہ المومنین بطول بقائہٖ وصانہ فی حرزہ ووقائہٖ وجعل خیر ایامہ یوم لقائہ .

فاذاهی مع وجازتهاجامع لحقائق العقائد،دافع لمكائداهل الحقائد، كلهاتبيان واصراح للحق الصراح ،تبيين لاوضاع الهدیٰ وایضاح ،طلاع مطالع ،عباراتهاالفصاح الحق الصابح اصباح وافصاح ،ولظلام ظلم المبطل كشف وفضاح وتلائم الكلم التی سردت فیهاباقتراح الام للقرائح بالهام الحق القراح،وكلم وقرح وجرح لمن اجترح الافسادوالاستجراح یهتدی بهاالضلیل الی سنن اهل السنت السنیةویرتوی بهاالغلیل من شریعة الشریعة البیضاء الهنیة ،قدفصح بهافرق الفرق وبین العقائد الحقة الدینیة وبین اباطیل الفریق الدنویة وافتضح بهاعوارالاعاورالردیة من المعتزلة والنجدیةفاذقدنجدبهاالحق نجوداترک کل نجدیه منکوداومنجودا،بل هالکا منجودا،یجدعلیهاکل من بغیٰ وطغیٰ وجدا،ویجدبهاکل من بغیٰ وجد الرشدفیجده بهاوجودا

فجزی الله مولانا خیرالجزاء ،وخصه من فضله العمیم باوفی الاجزاء وتقبل جهده وشکرسعیه ، واحسن فی الدارین رعیه ،آمین بمحمد الآمین وآله المیامین ،وصحبه المحامین، علیه وعلیهم ازکیٰ صلوٰة المصلین ،واسنٰی تسلیمات المسلمین،وجزاه وجزاهم،احسن جزاء عن سائرالمصلین من المؤمنین والمسلمین.

کتبه العبدالفقیرالی ربه الغنی محمدفضل حق الفاروقی الحنفی الخیرآبادی

ترجمہ:

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا۔ میں اپنے رب کی حمد وثنا کرتا ہوں، جو ساری خوبیوں سے موصوف ہے۔اوران کی بارگاہ میں ہدیہ درودنذرکرتاہوں، جوکثرت سے حمدالٰہی کرنے والے تمام نفوس سے بڑھ کرحمد کرنے والے ہیں۔جن کی صورت کریم کی طرح سیرت عظیم بھی تمام مخلوق کی سیرتوں سے زیادہ پسندیدہ اورسراہی ہوئی ہے۔جن کا نام نامی محمد واحمد ہے۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔جیساکہ وہ خودبھی محمد واحمد ہیں یعنی ’’خوب خوب سراہے ہوئے ،اورسب سے بڑھ کرحمدالٰہی کرنے والے‘‘۔حضورپراورآل واصحاب حضورپررحمت دائمی اورسلام سرمدی ہو۔

حمدوصلوٰۃ کے بعد! بیشک میں نے اس رسالے کامطالعہ کیاجس کے مصنف ومرتب ہیں ہمارے سردار،کمال وباوقارفضل وکرم مجدوشرف کے ساتھ اپنے اعلیٰ حسن ،ہیئت وجمال صورت سے حیران کن اورروزگار،شبہات سے برکنار،کمال فضیلت کے حامل،محسن محبان دین وعلم ،رفیع القدر،اعلم علمائے عصر،حضوررب عاجزی سے خمیدہ سر،کارنمہائے عظیم وروشن جن کاطرۂ امتیاز ،صاحب نظرودوررس دقیقہ شناش، جامع علوم عقل وروایت ،شہسواررزمگاہ حق وباطل ،ناہرشناسائے راہ کوہ حائل ،حامی حق ،مصیب مشہوراطراف ،شہرہ آفاق صاحب الرائے ،نجدی شکن درہرنشیب ، وہرفراز عالم علامہ ذی شرف ، وقائدباخلاق،تابندۂ وافرالعقل،کمال آگاہ حضرت مولانا مولوی فضل رسول صاحب قادری حنفی۔اللہ پاک اہل ایمان کوان کی درازی عمرسے مستفیض رکھے۔ اپنے حفظ وامان میں انہیں محفوظ ومصون رکھے۔اوران کے ایام زیست میں سب سے بہتر دن کوان کا یوم وصال کرے۔

دیکھتا کیاہوں کہ یہ رسالہ مختصرہونے کے باوجودسچے عقیدوں کاخزانہ اورسیاہ باطنوں کے مکروفریب کے لیے تازیانہ ہے۔پورارسالہ باطل کی ملاوٹ سے یکسرپاک ،حق کاواشگاف تبیان اورکجی وضلالت سے بچانے والے رہنماوصول کاروشن بیان ہے۔رسالہ کی عبارات فصیحہ میں غواصی کرنے والے کی غواصی حق کے روئے روشن کی نورانیت کوصاف اجاگرکردیتی ،اورظلمت باطل کے اندھیرے کورسوااوربے نقاب کردیتی ہے۔رسالے میں نئے نرالے اسلوب میں (سوچ سوچ کرنہیں بلکہ) فی البدیہہ جوکلمات لائے ہیں ان کی تعارض سے برکنارہم آہنگی بیمارذہنوں کے لیے شفاہے کہ وہ دلوں میں حق خالص کوجلوہ دیتی ہے۔اورفسادانگیزوں کے لیے کاٹ ہے مارہے۔وارجگرشگاف ہے۔گمراہی کے اندھے کنوئیں میں گراشخص اس رسالے سے اہل سنت تاباں کے نقش قدم پائے گا۔اورطلب حق میں نہایت پیاسی جان شریعت کے صاف شفاف خوشگوارچشمے سے سیراب ہوگی۔اس رسالے سے دین کے برحق عقیدوں اوررذیل فرقوں کی باطل باتوں کے بیچ قائم ،خط امتیاز،مثل صبح روشن ہوگیا۔اوررذیل کوردلانِ معتزلہ ونجدیہ کے معایب مذہب کاپردہ فاش ہوگیا۔اس لیے کہ حق جب اس سے خوب واضح ہوگیا،توسارے نجدیہ ایسے سرنگوں رہ گئے کہ ہاتھ میں کاسہ گدائی لیے پھرتے ہیں اوربھیک تک نہیں ملتی۔نہیں نہیں بلکہ نجدیہ سرے سے نیست ونابودوتباہ وبربادہوکررہ گئے۔جادہ حق سے برگشتہ ہرسرکش اس رسالے سے بہت اندوہ گیں ہوگااوراس کاہرطالب اس رسالہ کاگرویدہ ہوگااوراس کی بدولت دولت رشدضرورپائے گا۔

اللہ پاک حضرت مولانا کو بہتر جزا دے اور انہیں بالخصوص اپنے فضل عمیم سے کامل تر حصہ عطا فرمائے، اوران کی کوشش بلیغ مقبول اور سعی مشکور فرمائے ۔اور دو جہاں میں ان کی اچھی حفاظت فرمائے ۔الٰہی ایسا ہی کر صدقہ والی امت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا۔اور حضور کی بابرکت آل ،اور جاں نثار صحابہ کا۔حضور اور آل واصحاب حضور پر درود بھیجنے والوں کے نہایت بابرکت درود اور سلام بھیجنے والوں کے عالی تر سلام ہوں ۔اور اللہ پاک حضور اور آل واصحاب حضور کو درود وسلام بھیجنے والے سارے مسلمانوں کی طرف سے سب میں بہتر جزا عطا فرمائے ۔اپنے رب بے نیاز کے بندہ نیاز مند محمد فضل حق فاروقی خیرآبدی نے اسے لکھا۔

عامله الله بلطفه البادی فی العواقب و المبادی . ترجمہ:اللہ پاک آغاز وانجام میں اس سے اپنی ظاہر وباہر مہربانی کے ساتھ معاملہ فرمائے۔

یہ پرفصاحت وبلاغت تقریظ ان کی ہے،جو اسماعیل دہلوی کو کافر کہتے ہیں اوران کی تالیف پر ہے جو اسماعیل دہلوی کو گمراہ بددین کہتے ہیں ملزوم الکفر جانتے ہیں مگر کافر نہیں کہتے ،تو کیا تعارض ہو گیا؟ اختلاف تحقیق ہو گیا؟ نہیں کچھ نہیں اور ہرگز نہیں۔

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دہلوی عبارات دونوں حضرات ممدوح کی نظر میں کفر لزومی ومتبین فی الکفر ہیں متعین نہیں ۔اس کی بروجہ تحقیق تفصیل اور رفع تعارض کی تشکیل ۔’’اعلام بہ لزوم والتزام‘‘ میں ایسے قابل قبول افکار اور دل نشین اسلوب میں فرمائی ہے۔جو اس کے غیر میں نہ ملے گی۔

اس پوری تحریر نفیس کو دیکھنے سے میں شرف حاصل کیا اور اسے حق وصواب پایا۔’’اعلام بہ لزوم التزام‘‘ کو مولیٰ تعالیٰ حق کے متلاشیوں کے لیے منارہ نور اور فتنہ وکجی کے دلدادوں کے لیے حسرت وعذاب کرے۔

اور ہمیں حضرت مصنف جیسے برگزیدہ بندوں کے برکات انفاس سے دونوں جہان میں بہرہ ور فرمائے۔**آمین یـا ارحـم الـراحـمیـن بـجـاہ حبیبک رحـمـۃ للـعـالـمیـن صـل وسـلـم بـارک وعـلیه وعلی آله وصحبه وحزبه وابنه اجمعین الی یوم الدین وآخر دعوٰنا ان الحمدلله رب العٰلمین ۔**

اسراراحمد نوری

نوری دارالافتاء، دارالعلوم نوری، (نوری نگر) گدرھوا۔۳۱۹ ربلرامپور۔(یوپی) پن ۲۱۲۰۱۷

شنبہ ۵ رصفر ۱۴۳۳ھ ۳۰ ردسمبر ۲۰۱۱ء

☆استفتاء☆

کیا حکم ہے شریعت مطہرہ میں اس قائل کا جو طاہر القادری کے نام سے مشہور ہے،اور تنظیم منہاج القرآن کا بانی وصدر ہے۔اس نے حال ہی میں ۲۵ ستمبر ۲۰۱۱ءکولندن میں پیس فارہیومنٹی کانفرنس کے نام سے جلسہ منعقد کیا جس میں بہت سے الگ الگ مذہب کے ماننے والوں کو جمع کیا اسی کانفرنس میں اسٹیج پر موجود لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ:

Allah means god nothing else it is not spesial thing for muslim Allah is the Arabic word for god for brahma, for lord, for the creater you know but you can raise any word specified for your us remember our lord according to your own religion, so let according to our own traditions and religions remember our god !

یعنی اللہ معنی گاڈ اور کچھ نہیں یہ مسلمانوں کے لیے خاص نہیں ۔اللہ عربی ہے لفظ گاڈ برہما لارڈ (رب) یا کریٹر (خالق) کے لیے لیکن آپ (اسے یاد کرنے کے لیے) کسی بھی لفظ کی آواز بلند کرسکتے ہیں۔جو آپ کے مذہب کے مطابق آپ کے رب کے لیے خاص ہو! تو آؤ ہم اپنے رب کو یاد کریں! اپنے

اپنے مذہب اور رسموں کے مطابق (حکم دیتے ہوئے کہا) یاد کرو اپنے گاڈ کو'۔اس کے بعد مسٹر طاہر اور اسٹیج کے نیچے مجمع نے اللہ اللہ کہنا شروع کیا جب کہ اسٹیج پر جو کھلے کفار تھے سب خاموش رہے اس کے بعد طاہر اسٹیج پر موجود ایک ہندو پنڈت کی طرف بڑھا اور اسے مائک دیتے ہوئے کہا:

"any god you want to say any word probably any name according to your religion:

یعنی کوئی لفظ یا نام تم گاڈ کے لیے لینا چاہتے ہو تمہارے مذہب کے مطابق؟ تم پنڈت مائک لیکر ہرے راما، ہرے کرشنا، زوردار آواز میں بولتا رہا (یہ ہندو مذہب کا ایک منتر ہے جسے ہندو رام اور کرشن کی عبادت کرتے ہوئے بطور دعا کہتے ہیں۔جس کا معنی ہے رام اور کرشن میرے دکھ تکلیف کا دور کرو) جب پنڈت اپنا جاپ ختم کر چکا، تب طاہر نے مائک لیجا کر اسٹیج پر موجود ایک کرسچن کو دیا کرسچن نے کہا:

jesus jesus jesus father god,amen ''یعنی جیسس جیسس جیسس قادر گاڈ، امن (عیسائی لفظ جیسس سے حضرت عیسی علیہ السلام اور فادر گاڈ سے اللہ تعالی مراد لیتے ہیں) اس کے بعد مسٹر طاہر مائک ایک بدھسٹ پجاری کے پاس لے گیا اور پجاری مائک لے کر نمو بدھائے نمو بدھائے بولنے لگا گوتم بدھ کی عبادت کرتے ہوئے بدھسٹ ایسا کہتے ہیں۔جس کا معنی ہے بدھ کو میرا سجدہ اور مجرا۔اسی طرح اور کفار نے اپنا مذہب اور عقیدے کے مطابق اپنے معبود کا نام جپا۔اس سب کے بعد طاہر نے لا الہ الا اللہ کہنا شروع کیا تو پھر اسٹیج پر سارے کفار خاموش رہے مگر ایک بدھسٹ نمو بدھائے اوم بدھائے کہتا رہا۔

اسی طاہر القادری نے کافی عرصہ پہلے ۱۹؍دسمبر ۱۹۸۹ء کو ایک محفل میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ علامہ فضل حق خیر آبادی نے شاہ اسماعیل دہلوی کو فتوۂ کافر کہا۔اعلیٰ حضرت نے کفر کا فتویٰ نہیں دیا، سکوت فرمایا تو بولیے علامہ فضل حق خیر آبادی کو اہل سنت سے خارج کریں گے، یا اعلیٰ حضرت کو کریں گے۔انہوں نے کفر کا فتویٰ دیا انہوں نے خاموشی اختیار کی انہوں وجوہ کفر کے بیان کیے، لزوم بیان کیے مگر فتویٰ کفر کا نہیں لگایا۔اب آپ نے جو جن علمائے دیوبند کے کفر کے فتوے اعلیٰ حضرت اور بعض دیگر اکابر علماء کے حوالے بیان کئے سن لیں اس میں شک نہیں کہ اعلیٰ حضرت نے تحقیق کی ،مگر اعلیٰ حضرت نے یونہی شروع سے فتویٰ نہیں لگا دیا۔وہ انکے ہم عصر تھے، ہم زمانہ تھے، ان کی عبارتوں پر گرفت کی ان کو خطوط لکھے، پھر خطوط لکھے اشتہار بھیجے، رابطہ کیا، توبہ کے لیے کہا، اتمام حجت کیا اعلیٰ حضرت کو جب اپنی تحقیق اور پوری دیانت کی بنا پر اطمینان ہوا۔علی وجه التحقيق علی وجه الديانة انہوں نے کفر کا فتویٰ لگایا۔

مگر یہ اسی طرح کی بات ہے جس طرح علامہ فضل حق خیر آبادی نے اپنے دور میں لگایا مگر اعلیٰ حضرت کا دور بعد کا دور تھا، جو کہ بالمشافہ ملاقات نہیں ہوئی لزوم ہوا خاموش رہے اہل سنت ہی کے وہ علماہ ہیں جنہوں نے فتویٰ کفر کا نہیں لگایا خاموشی اختیار کی تو دونوں راستے موجود ہیں جس پر آپ کی طبیعت چاہے عمل کرے۔

المستفتی۔احمر غوث نگر، الہ آباد۔۲؍محرم الحرام ۱۴۳۳ھ

☆الجواب☆

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الكريم واله الفخيم

قائل کسے باشد خاک بود یا جسے باشد اس کی طرف سے کافروں نہ کافروں بلکہ ان کے مذہبی پیشواؤں کی یہ تعظیم کہ انہیں مسلمانوں سے اونچا کیا، سخت حرام تھی مگر اس کی اس سے کیا شکایت جب کہ وہ ان سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔

کہ اللہ معنی گاڈ اور کچھ نہیں۔یہ مسلمانوں کے لیے خاص نہیں۔اللہ عربی لفظ ہے گاڈ بر ہما لاڈ (رب) یا کریئٹر (خالق) کے لیے لیکن آپ (اسے یاد کرنے کے لیے) کسی بھی لفظ کی آواز بلند کر سکتے ہیں۔جو آپ کے مذہب کے مطابق آپ کے رب کے لیے خاص ہو! تو آؤ ہم اپنے رب کو یاد کریں! اپنے اپنے مذہب اور رسموں کے مطابق (حکم دیتے ہوئے کہا) یاد کرو اپنے گاڈ کو'

اول تو کافروں کو دین اسلام کے سوا ان کے اپنے مذہب میں جو طریقہ عبادت ہو اس کا اذن اسے پسند کرنا ہے۔اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ومن يبتغ غير الاسلام دينافلن يقبل منه وهوفی الآخرةمن الخسرين (پ۳ع۱۷ آیت ۸۵) اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے

تو ہرگز قبول نہ فرمایا جائے گا اور اسے آخرت میں خسارہ رہے گا۔
اور فرماتا ہے:

ان الدین عند اللّٰہ الاسلام و مااختلف الذین اوتواالکتاب الا من بعد ماجاء ھم العلم بغیابینھم (پ۳ع۱۰آیت۱۹)

بے شک اللہ کے نزدیک یہی اسلام ہے یہود ونصاریٰ نے دانستہ براہ سرکشی اس کا خلاف کیا۔

ثانیاً کفار نے جو اپنے مذہب کے مطابق ایک سب سے بڑی ہستی خیال کر کے اس کا نام رام وغیرہ رکھ لیا ہے وہ ان کا وہمی خیالی معبود ہے۔ اور ہرگز اللہ نہیں ہے کہ اللہ عزوجل کو جاننا بحمدہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے۔ کوئی کافر کسی قسم کا ہو ہرگز اسے نہیں جانتا۔ کفر کہتے ہی نے جہل باللہ کو یعنی اللہ کو نہ جاننے کو۔

ناواقفوں کو اگر یہاں شبہ ہو کہ کافروں کے سینکڑوں فرقے اللہ تعالیٰ کو جانتے ہیں۔ بلکہ مانتے بھی ہیں، یہود ونصاریٰ توریت وانجیل کو اسی کا کلام جان کر اعتقاد رکھتے ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ نہ ماننا یعنی انکار کرنا کسی بھی شئ کا تین طرح سے ہوتا ہے۔ اول سرے سے اس شئ کا انکار۔ مثلاً کوئی کہے ''شربت'' سرے سے کوئی چیز ہے ہی نہیں۔ دوم اس شئ کے لیے جو کچھ لازم وضروری ہو اس کا انکار مثلاً کوئی کہے کہ شربت ہے تو سہی ایک چیز مگر اس میں مٹھاس بالکل نہیں ہوتی۔ سوم شئ کے لیے وہ کچھ ثابت کرنا جو اس شئ کی یا اسکے لازم کی ضد ہو۔ جیسے کوئی کہے ''شربت'' ایک کڑوے مشروب کا نام ہے۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں پچھلوں نے اگر چہ زبان سے شربت کو موجود کہا مگر حقیقت میں شربت کو نہ جانا وہ اپنے وہم وخیال میں کسی ایسی چیز کو شربت سمجھے ہوئے ہیں جو ہرگز شربت نہیں۔ تو شربت کو نہ ماننے اور نہ جاننے میں یہ دونوں اور وہ پہلا جسنے سرے سے شربت کا انکار کیا سب برابر ہیں، صرف لفظ میں فرق ہیں۔

اللہ عزوجل کو تمام صفات کمال لازم ذات ہیں اور عیب ونقص اس پر محال بالذات ہے۔ کیوں کہ عیب ونقص اس کے کمال ذاتی کی ضد ہے۔
کفار میں ہرگز کوئی نہ ملے گا جو اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کمال کا انکار نہ کرتا ہو یا معاذ اللہ اس کے لیے کوئی عیب ونقص نہ مانتا ہو۔ تو دہریے اگر پہلی قسم کے منکر ہیں کہ خدا کا وجود ہی نہیں مانتے باقی سب کفار پچھلی دو قسموں کے منکر ہیں۔

بہر حال اللہ عزوجل کو نہ جاننے میں وہ اور دہریے برابر ہوئے وہی لفظ طرز ادا کا فرق ہے۔ دہریوں نے سرے سے انکار کیا اور ان قہریوں نے اپنے وہم وخیال میں ایک نقشہ تراش کر اور اس کا نام خدا رکھ کر لفظ کا اقرار کیا۔

مولیٰ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے: **افرأیت من اتخذالٰھہ ھوٰہ** (پ۲۵ع۱۹آیت۲۳) دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو خدا بنالیا
ولھٰذا کریمہ لیقولن اللّٰہ کے تتمہ میں ارشاد ہوا **قل الحمدللّٰہ بل اکثرھم لایعلمون ــــــ ولئن سئلتھم من خلق السمٰوٰت والارض لیقولن اللہ ط قل الحمدللّٰہ ط (پ۲۱ع۱۳آیت۲۴)**

ترجمہ: اگر ان سے پوچھو زمین اور آسمان کا خالق کون ہے؟ تو ضرور کہیں گے اللہ نے، تم فرماؤ سب خوبیاں اللہ کو۔۔۔۔۔۔

کہ اس کے منکر بھی اس صفات میں اسی کا نام لیتے ہیں اپنا معبود ان باطل کو اس لائق نہیں جانتے مگر کیا اس سے یہ کوئی سمجھے کہ وہ اللہ کو جانتے ہیں۔ نہیں نہیں

بل اکثرھم لایعلمون (پ۲۱ع۱۲آیت۲۴) ترجمہ: اکثر اسے جانتے ہی نہیں۔
ان ھم الا یخرصون (پ۸ع۱آیت۱۱۶سورہ۶) ترجمہ: وہ تو یونہی اپنی سی اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ جیسے اور بہتیرے معبود گڑھ لیے کہ:
ان ھی الاالاسماء سمیتمھاانتم وآباء کم ماانزل اللہ بھامن سلطن (پ۲۷ع۵آیت۲۳سورۂ۵۳) وہ نرے نام ہیں کہ تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے دھر لیے، اللہ نے ان کی کوئی سند نہ اتاری ـــــ

یونہی اپنی اٹکل سے ایک سب سے بڑی ہستی خیال کر کے اس کا نام ''اللہ'' رکھ لیا ہے، حالانکہ وہ اللہ نہیں۔ کیوں کہ جن صفات کا یہ اس ہستی کو بتاتے ہیں اللہ عزوجل ان صفات سے بہت بلند وبالا ہے۔

(مختصر امقتبنامن المجلدالاول للفتاوی الرضویۃ ص۷۳۵)

جب کفر وشرک کا عقیدہ رکھنے والوں کو جب کہ وہ زبان سے لفظ اللہ ہی کہتے تھے۔ قرآن کریم نے فرمایا وہ اللہ سے جاہل ہے، اللہ کو جانتے ہی

نہیں۔

تو گاڈ اور رام وکرشن بولنے والے اللہ کو جاننے والے کہاں سے ہو جائیں گے۔اور جب نہیں اور ہرگز نہیں تو وہ اپنے مذہب کے مطابق جس کا نام اللہ یارب وغیرہ رکھیں گے وہ نہیں ہوگا مگران کا مزعوم وہمی معبود باطل۔اور وہ یاد بھی نہیں کریں گے مگراسی کو جوان کے زعم میں وہمی خیالی معبود باطل ہے۔ تو انہیں اذن دینا کہ تمہارے مذہب تمہارے عقیدے میں تمہارے معبود کے لیے جو خاص نام ہو اس نام سے تم اپنے معبود کو اپنے مذہب اور اپنی رسم کے مطابق یاد کرو۔اور معلوم ہے کہ وہ اس پر کفروشرک بکے بغیر نہیں رہیں گے تو یہ کفروشرک کی اجازت دینا ہوا۔ پھر جب انہوں نے اپنے معبودان باطلہ رام کرشن، بدھ کا نام جپا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی نام لیا تو معاذ اللہ! بطور خدا، وابن اللہ لیا، یہ ان لوگوں کا کفروشرک تھا۔اس سے انہیں اپنی محفل میں روکنا کہاں **بلکہ موقع دینا کفروشرک پرراضی ہوناہے اور کفرکی اجازت کفرپررضا خودکفرھے** ۔فتاویٰ مصطفویہ میں فرمایا ''مشرکین کا مذہب نامہذب ہے کہ خدا ہر چیز میں رما ہوا سرایت وحلول کیے ہوئے ہے۔اور اللہ تعالیٰ رمنے اور حلول کرنے سے پاک ہے۔ مشرک خدا کو اپنے اسی عقیدۂ خبیثہ کی بنا پر رام کہتے ہیں۔تو خدا کو رام کہنا کفر ہوا اور خدا خدا کرنا عبادت اور کفر کو عبادت جاننا کفر۔اور نہ سہی فرض کیجیے کہ وہ رام کے یہ معنی بھی نہ سمجھتا ہو جب بھی ہمارا خدا وہ نہیں جو ہنود بے بہبود کا مزعوم خدا ہے، جسے مشرکین نے خدا سمجھ لیا ہے۔قرآن عظیم اس پر شاہد ہے۔ ارشاد فرماتا ہے:

قل یاَیھاالکافرون لااعبدماتعبدون ولاانتم عابدون مااعبدولاانا عابدماعبدتم ولاانتم عٰبدون مااعبد (پ۳۰ع۳۴)

ترجمہ تم فرمادو اے کافرو! میں نہیں پوجتا جسے تم پوجتے ہو، اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی بندگی میں کرتا ہوں۔اور نہ میں تمہارے معبودوں میں سے کسی کا پوجنے والا ہوں اور نہ تم میرے معبود حقیقی عزوجل کے عابد پرستار ہو۔

اور فرماتا ہے:

وماقدروالله كقدره (پ۲۴ع۴) ترجمہ: اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔

تو معلوم ہوا کہ اللہ وہ نہیں جو کفار کا مزعوم ہے اور جسے وہ رام رام پکارتے ہیں۔تو ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کا خدا خدا کہنا، اور کفار کا رام رام بکنا ہرگز ایک نہیں ہوسکتا۔اور کفار کے رام رام جپنے کو خدا کی یاد جاننا بے شک الحاد ہوا (فتاویٰ مصطفویہ ص۶۰۰)

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کفروشرک مٹانے آئے۔جو حضور پر کفروشرک کی اجازت دینے کا افترا باندھے کافر ہے۔کفار مکہ خانہ کعبہ کے طواف کرتے وقت کہتے: لبیک لاشریک لبیک'' ترجمہ ہم تیری خدمت کو حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں۔

جب اس سے آگے یہ کہنا چاہتے الاشریک ہولک تملکہ وماملک ترجمہ: مگر وہ شریک تیرا ہی مملوک ہے تو اس کا مالک اس کی ملک کا بھی مالک۔

میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ویلکم قط قط (صحیح مسلم) تمہیں خرابی ہو بس بس

یعنی آگے نہ بڑھو استثنا نہ گڑھو۔(اقتباس فتاویٰ رضویہ ص۳۶۷ جلد۱) حالانکہ وہ وقت مسلمانوں کے انتہائی ابتلا وآزمائش اور کافروں کے زوروغلبہ کا تھا اور کافر وہاں بن بلائے آئے اور کفروشرک بکنے کے خواہاں تھے۔تو جو خود بلا کر کفروشرک بکنے کا موقع دے، انہیں منہاج نبوت سے کیا واسطہ۔اس پر حکم کفر نقد وقت ہے کہ وہ کفر پر راضی ہوا اور نہ صرف اس پر بلکہ مجمع میں شریکجو کوئی بھی کفروشرک کی اجازت وتفوہ پر راضی ہوا اس پر بھی۔اور جو ناواقف محض مسلمانوں سنیوں کی خالص محفل سمجھ کر آیا اور ان کفریات ووبالات کو دیکھ سن کر برا تو جانا مگر وہاں سے اٹھ کر چل نہ دیا وہ مبتلائے گناہ وحرام ہوا۔قرآن عظیم کی نص قطعی نے ایسی جگہ سے فوراً ہٹ جانا فرض کر دیا۔اور وہاں ٹھہرنا فقط حرام ہی نہ فرمایا بلکہ ارشاد کیا:

وقد نزل علیکم فی الکتٰب ان اذاسمِعتم اٰیٰت الله یکفربھاویستھزأ بھافلا تقعدوامعھم حتی یخوضوافی حدیث غیرہ اِنکم اذامثلھم ط ان الله جامع المنٰفقین والکافرین فی جھنم جمیعا (پ۵ع۱۷آیت۱۴۰)

ترجمہ: بیشک اللہ تم پر قرآن میں حکم اتار چکا کہ جب تم سنو کہ خدا کی آیتوں سے انکار ہوتا اور ان کی ہنسی کی جاتی ہے تو ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھو جب تک وہ اور باتوں میں مشغول نہ ہوں۔ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو۔ بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں اکٹھا کرے گا۔

کیا معبودان باطلہ کی نام جپائی پرستش ودہائی اللہ کی آیتوں کا اپنکار اور ہنسی نہیں؟ ذکر الٰہی کے مطالبے پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یاد کرنا، اور اللہ تعالیٰ کو فادر گاڈ کہنا ان کے اپنے مذہب کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا بیٹا اور خدا بتانا ہوا، خود قرآن عظیم نے ان کا یہی

اعتقاد بتایا۔ کیا یہ اللہ کی آیتوں کا انکار اور ہنسی نہیں؟

اور جب ہے اور بیشک ہے تو مسلمانو! کیا قرآن عظیم کی یہ آیتیں تم نے منسوخ کردیں یا اللہ عزوجل، کہ اس سخت وعید کو سچا نہ سمجھے یا کافروں جیسا ہونا قبول کرلیا۔ اور جب کچھ نہیں تو پھر ایسے جلسے میں شرکت کیوں ہے جو خدا اور سول وقرآن پر اعتراضوں کے لیے کیے جاتے ہیں۔ میں نہیں کہتا قرآن فرماتا ہے کہ۔ **انکم اذامثلھم** ۔ ایسے جلسوں میں شرکت والے سب انہیں کافروں کے مثل ہیں وہ اعلانیہ کافر۔ یہ زبان سے کلمہ پڑھیں اور دل میں خدا ورسول وقرآن کی اتنی عزت نہیں کہ جہاں اللہ ورسول وقرآن کی توہین ہوتی ہو وہاں سے بچیں تو یہ منافق ہوئے۔ جب تو فرمایا کہ۔ اللہ انہیں اور انہیں سب کو جہنم میں اکھٹا کریگا۔ الٰہی اسلامی کلمہ پڑھنے والوں کی آنکھیں کھول۔ **ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم** .

مسلمان اگر قرآن عظیم کی اس نصیحت پر عمل کریں تو ابھی ابھی دیکھیں کہ دشمنان خدا کے سب بازار ٹھنڈے ہوئے جاتے ہیں۔ ملک میں ان کے شوروشر کا نام ونشان نہ رہے گا، جہنم کے کندے شیطان کے بندے آپس ہی میں ٹکرا ٹکرا کر سر پھوڑیں گے۔ اللہ ورسول وقرآن عظیم کی توہینوں سے مسلمانوں کا کلیجہ پکانا چھوڑیں گے اور اپنے گھر بیٹھ کر بکے بھی، تو مسلمان کے کان ٹھنڈے رہیں گے۔ اے رب میرے توفیق دے جل وعلا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (اقتباس فتاوی امام اہل سنت ص ۲۱۷ ج ۱)

ہوا کا رخ دیکھ کر چلنے والے ابن الوقت منش تقریبا صدی پیشتر اس تفوہ سے زبان آلودہ کر چکے کہ ''مسجد نبوی میں وفود کفار قیام کرتے تھے اور اپنے طریقہ پر عبادت بھی کرتے تھے''۔ **اس پر امام مویئد من اللہ سیدی شاہ امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''یہ کہنا کہ وفود کفار مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے طریقے پر عبادت کرتے تھے، محض جھوٹ ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسے جائز رکھنے کا اشعار حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر افتراء فجار۔''**

حاشا کہ اللہ کا رسول گوارا فرمائے کہ کسی مسجد نہ خاص مسجد مدینہ کریمہ میں نہ کہ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بتوں یا مسیح کی عبادت کی جائے۔ ان مفتریوں کے نزدیک خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں خود حضور کے سامنے کفار اپنے طریقے کی عبادت کرتے تھے (معاذ اللہ)

ویلکم لاتفتروا علی اللہ کذبا فیسحتکم بعذاب ۔ (پ ۱۶ ع ۱۲ سورہ ۲۰ آیت ۶۱) ترجمہ تمہیں خرابی ہو اللہ پر جھوٹ نہ باندھو کہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کردے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے لئے مسجد کریم کے سوا کوئی نشست گاہ نہ تھی جو حاضر ہوتا یہیں حاضر ہوتا۔ کسی کافر کی حاضری معاذ اللہ بطور استعلاء نہ تھی بلکہ ذلیل وخوار ہو کر یا اسلام لانے کے لیے یا تبلیغ اسلام سننے کے واسطے کہاں یہ اور کہاں وہ جو بدخواہان اسلام نے کیا۔ (فتاوی رضویہ ص ۸۴ ج ۲)

اور **المحجۃ الموتمنہ** ،، فرمایا،، میں مسئلہ دخول کافر بہ مسجد۔ یہ تمام متون مثل تحفۃ الفقہاء وہدایہ ووقایہ کنز ووانی ومختار واصلاح وغرر وملتقیٰ وتنویر اوران کے سوا محیط سرخسی واشباہ ونظائر ووجیز کردری وخزانۃ المفتیین وفتاوی ہندیہ سب میں ذمی کے ساتھ مقید ہے۔
عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے۔

قال ابو حنیفۃ یجوز للکتابی دون غیرہ واحتج بما رواہ احمد فی مسندہ بسندجید عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لا یدخل مسجدنا ھذا بعد عامنا ھذا مشرک الا اھل العھد وخدمھم .(فتاوی رضویہ ص ۵۲۳ مترجم ج ۱۴)

ترجمہ: امام ابوحنیفہ نے فرمایا مسجد میں کتابی (ذمی) کا آنا جانا ہے اور کفار کا نہیں اور امام اس پر اس حدیث سے سند لائے جو امام احمد نے اپنی مسند میں کھری اسناد کے ساتھ جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سال کے بعد ہماری اس مسجد میں کوئی مشرک نا آنے پائے سوائے ذمیوں کے اور ان کے غلاموں کے۔

کتاب وسنت اور اساطین ملت کے ان واضح ارشادات کے بعد کسی ذی انصاف پابند اتباع اسلاف کو مجال دم زدن نہ رہی۔ اب بھی ذہن قاصر کسی تاریخ یا

سیرت نگار کی اس کے برخلاف کسی نقل و روایت سے استناد پر جمود سے باز آنے کے لیے تیار نہ ہو تو امام مجتہد امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

فی المقاصد و البرھان و الاتقان و غیر ھا عن الامام الاجل احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ قال .،، ثلث کتب لا اصل لھا المغازی و الملاحم و التفسیر .(الاتقان جزء ۴ ص ۸۷۴)

ترجمہ: مقاصد اتقان وغیرہ میں امام اجل احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے مروی کہ وہ فرماتے ہیں۔،، تین فنون کی کتابیں بے سند ہیں ان کی کوئی اصل نہیں (۱) کتب سیرت (۲) کتب تاریخ (۳) کتب تفسیر،،

امام اہل سنت قدس سرہٗ نے اس کو نقل فرما کر کہا:

قلت ھذا و ان لم یکن جاریا علی اطلاقه لما یشھد به الواقع الا انه لم یقله مالم یر الخلط غالبا علیھا کما لا یخفیٰ و ھذا فی زمانه فکیف بما بعده (فتاوی رضویہ مترجم ص ۵۳۷ ج ۲۸)

ترجمہ میں کہتا ہوں ان کے فرمانے کا یہ مطلب تو خیر نہیں ہے کہ تاریخ و سیرت و تفسیر کی سب کتابیں اور از اول تا آخر ایسی ہی ہیں کیونکہ وہ کتابیں اور جو کچھ ان میں سے ہے گواہ ہیں کہ ان امام اجل کے فرمانے کا یہ مطلب نہیں۔ تاہم اتنا یقینی ہے کہ انہوں نے بے سند باتوں کی آمیزش ان کتابوں پر غالب دیکھ کر ہی ایسا فرمایا۔ یہ ان امام اجل کے زمانے یعنی (تیسری صدی ہجری) کا حال تھا تو اس کے بعد کیسا کچھ ہوا ہوگا۔

جیسے کھلے کافروں مشرکوں، منہ پر اسلام و قرآن کو جھٹلانے والوں سے غیرت نہیں وہ اگر ان کافروں سے جو اسلام کا لبادہ اوڑھے ہیں شیر و شکر ہو جائے تو کوئی حیرت نہیں مگر او ہام باطلہ کے چرخ چہارم کو تار عنکبوت کر کے حق کے نورانی چہرے سے باطل کا گرد و غبار صاف کر دینا نہایت اہم ہے۔

مسلمانوں! محبت کے تخیل میں مگن یا زعم میں مبتلا ہو کر ذکر و صدا، آہ و فغاں، چشم نمی و صورت گری، صعوبت تحملی، مشقت تماشا کر دنی سب آسان ہے۔ اور حکم کی بندگی امر الٰہی و رسالت پناہی کے حضور سر خمی یعنی شرح مصطفوی کے سامنے بلا چون و چرا بلا پس و پیش گردن افگنی اور بہ صمیم قلب تسلیم کر دنی بڑی شاق ہے مگر یہی محبت کی وہ سچی صراط مستقیم ہے۔ جس پر صحابہ چلے تابعین چلے ائمہ مجتہدین چلے اور قیامت تک ان کے متبعین چلیں گے۔ جس کا قدم آج اس صراط پر استوار ہے وہ کل بہ رحمت الٰہی صراط نار سے پار ہے۔ جس نے جانا اس نے جانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جان لے کہ آج بات اپنے اختیار میں ہے کل پھر مہلت کہاں۔ ھاھا لا ادری کہنے سے رخصت کہاں۔

وھابیہ دیوبندیہ نے صاف صریح لکھا....

’’ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں، تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ الی قولہ اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کے ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے‘‘____

اس میں علم غیب کی صرف دو قسمیں کی کل اور بعض۔ کل کا صاف انکار کیا اور بعض مانا تو اس بعض کے لیے صاف صریح کہہ دیا کہ ایسا تو ہر عام انسان ہر بچے پاگل بلکہ ہر جانور کو بھی ہے۔ (معاذ اللہ)

عرف خواہ لغت زبان یا محاورہ بیان انصاف سے پوچھو تو یہی بتاتے ہیں کہ وہابیہ دیوبندیہ نے اس بولی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں سے التزاماً ملایا اور صراحۃً توہین کی____ یہ صاف صریح توہین پیشوائے دیوبندیہ مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب نے حفظ الایمان میں ۱۳۱۹ھ تیرہ سو انیس ہجری میں چھاپی اور ۱۳۲۰ھ تیرہ سو بیس ہجری میں **المعتمد المستند میں امام اہل سنت قدس سرہٗ** نے جو منکران ضروریات دین اس وقت موجود تھے۔ یعنی نیچری، قادیانی، رافضی، وغیرہ ان سب سمیت تھانوی صاحب کی تکفیر قطعی کلامی فرمائی اور شائع کی اور وہ خطوط جو امام نے تھانوی صاحب کو لکھے، جنہیں اتمام حجت کا نام دے کر اپنی حمایت کفر و ارتداد کے لیے ڈھال بنایا جاتا ہے۔ وہ خطوط تیرہ سو اٹھائیس ۱۳۲۸ھ اور تیرہ سو انتیس ۱۳۲۹ھ کے ہیں اور مدت سے شائع ہیں اول الذکر جسے امام اہل سنت قدس سرہٗ نے ابحاث اخیرہ (۱۳۲۸ھ) کے تاریخی نام سے موسوم کیا۔ **اس میں فرماتے ھیں:**

''الحمدللہ اس فقیر بارگاہ غالب قدیر عز جلالہ۔ کے دل میں کسی شخص سے نہ ذاتی مخالفت نہ دنیوی خصومت، مجھے میرے سرکار ابد قرار حضور پر نور سیدالابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محض اپنے کرم سے اس خدمت پر مامور فرمایا ہے، کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو ایسوں کے حال سے خبر دار رکھوں۔ جو مسلمان کہلا کر اللہ واحد قہار جل جلالہ اور محمد رسول اللہ ماذون مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس پر حملہ کریں تا کہ میرے عوام بھائی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھیڑیں ان ''**ذیاب فی ثیاب**'' کے جبوں، عماموں مولویت، مشیخیت کے مقدس ناموں، **قال اللہ وقال الرسول** کے روغنی کلاموں سے دھوکہ میں آکر شکار گرگان خونخوار ہوکر (معاذ اللہ) سقر میں نہ گریں۔ سرکار سے مجھے یہ خدمت ہے کہ عزت سرکار کی حمایت کروں نہ کہ اپنی۔ میں تو خوش ہوں کہ جتنی دیر مجھے گالیاں دیتے، افترا کرتے، برا کہتے ہیں اتنی دیر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی منقصت جوئی سے غافل رہتے ہیں، میں چھاپ چکا اور لکھتا ہوں۔ میرے آنکھ کی ٹھنڈک اس میں ہے کہ میری اور میرے آبائے کرام کی آبروئیں عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے سپر رہیں۔ **اللھم آمین**''۔

اسی میں استفسارات کے تحت فرمایا:

(۱) توہین اور تکذیب خدا اور رسول۔ جل وعلا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الزامات قطعیہ جو مدتوں سے آپ اور آپ کے اکابر جناب مولوی گنگوہی ونانوتوی صاحبان پر ہیں، کیا آپ ان میں اس فقیر سے مناظرہ پر آمادہ ہیں۔ یا ہونا چاہتے ہیں؟''

حفظ الایمان ۱۳۱۹ھ کی ہے اور ۱۳۲۰ھ میں امام اہل سنت قدس سرہ نے تکفیر فرمائی ہے، کیا ایک سال سے کچھ و بیش عرصے میں تھانوی صاحب پر وارد الزامات قطعیہ کو مدتیں گزر گئیں'' اسی میں ہے۔

(۲) کیا آپ بحالت صحت نفس وثبات عقل بطوع ورغبت بلا جبر واکراہ اقرار فرماتے ہیں کہ:

''**حسام الحرمین وتمھیدایمان وبطش غیب**'' وغیرہ کے سوالات واعتراضات کا جواب بالمواجہ مہری ودستخطی دیتے رہیں گے، یونہی ان جوابات پر جو سوالات وردپیدا ہوں ان کا یہاں تک کہ مناظرہ انجام کو پہنچے اور بفضلہ تعالیٰ حق ظاہر ہو۔

(فتاوی رضویہ مترجم، ص ۸۷و۸۸و۹۳ ج ۱۵ نیز مکتوبات امام احمد رضا محدث بریلوی ص ۱۱۵)

کیا حسام الحرمین، تمہید ایمان، بطش غیب یہ سب کتابیں تھانوی صاحب کی تکفیر سے یعنی ۱۳۲۰ھ سے پہلے کی ہیں؟

۱۵ر صفر ۱۳۲۹ھ کو امضاء کردہ خط کی ابتدا میں فرمایا:

''فقیر بارگاہ عزیز قدیر، عز جلالہ تو مدتوں سے آپ کو دعوت دے رہا ہے، اب حسب معاہدہ قرارداد، مرادآباد پھر محرک ہے کہ آپ سوالات ومواخذات ''حسام الحرمین'' کی جواب دہی کو آمادہ ہوں، میں اور آپ جو کچھ کہیں لکھ کر کہیں اور سنادیں اور وہی دستخطی پرچہ اسی وقت فریقین مقابل کو دیتے جائیں کہ فریقین میں سے کسی کو کہہ کے بدلنے کی گنجائش نہ رہے''۔

یہ ''**حسام الحرمین** '' سوالات ومواخذات کیا تکفیر سے پہلے ہیں؟ اسی میں آگے فرمایا وہاں بات کتنی ہے اسی قدر کی یہ کلمات شان اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں توہین ہیں یا نہیں؟ یہ بعونہ تعالیٰ دومنٹ میں اہل ایمان پر ظاہر ہوسکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مترجم ص ۹۸ ج ۱۵)

دیکھو! اہل ایمان پر ظاہر ہونا فرمایا، یا تھانوی صاحب پر؟ ان خطوط کو اتمام حجت کا نام دینے والے خیال تحقیق میں مگن، مگر ظن وتخمین کے متبعین کی وسعی کا حاصل بے حاصل یہ ہے کہ امام اہل سنت قدس سرہٗ نے ۱۳۲۰ھ سے آٹھ سال آگے جا کر توہین کے علمبرداروں سے اتمام حجت کیا، اور پھر واپس آٹھ سال پیچھے آکر ان توہین کے پرستاروں کی تکفیر قطعی کلامی کی۔ براہو حمایت کفر وارتداد کا۔ انہوئی بلواتی ہے؟

۱۳۱۹ھ سے پہلے دیکھئے تو ۱۳۱۸ھ میں سائل نے قول ''براہین'' نقل کرتے ہوئے پوچھا ''نیز عمرو کا دعویٰ ہے شیطان کا علم معاذ اللہ، حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے، اس کا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ر پر یوں لکھتا ہے کہ ''شیطان کو یہ وسعت علم نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے'' (فتاویٰ رضویہ مترجم ص ۴۸۶ ج ۲۹) اس پر جواب میں ''**انباء المصطفےٰ بحال سرواخفی**'' میں فرمایا:

''وہ شخص جو شیطان کے علم ملعون کو علم اقدسِ حضور پرنور عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کہے اس کا جواب اس کفرستان ہند میں کیا ہوسکتا ہے؟ ان شاء اللہ القہار، روز جزا وہ ناپاک نا ہنجار اپنے کیفر کفری گفتار کو پہنچے گا۔''

وسیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون (پ۱۹ع۱۵آیت ۲۲۷)

ترجمہ: اب جاننا چاہتے ہیں ظالم کہ کون سی کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

یہاں اسی قدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا ہے، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا کلمہ کفر نہ ہوا تو اور کیا کلمہ کفر ہوگا؟

والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم (پ۱۰ع۱۴آیت ۶۱) ترجمہ: اور جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دکھ کی مار ہے۔

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والآخرۃ ط واعدلھم عذابا مھینا (پ۲۲ع۴آیت ۵۷)

ترجمہ: جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو، اللہ نے ان پر لعنت فرمائی ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار

شفائے امام اجل قاضی عیاض اور شرح علامہ شہاب خفاجی مسمّٰی بہ نسیم الریاض میں ہے:

''جمیع مَن سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بشتمۃ (اوعابہ) ھواعم من السب فان قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم.

ترجمہ: یعنی جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے، اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جس نے کسی کی نسبت کہا کہ فلاں کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ ہے۔

فقد عابہ ونقصہ وان لم یسب (فھو ساب والحکم فیہ حکم الساب) من غیر فرق بینھما (لانستثنی) منہ (فصلا) ای صورۃ (ولانمتری) فیہ تصریحا کان اوتلویحا وھٰذا کلہ اجماع من العلماء وائمۃ الفتویٰ من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم الی ھلم جرا۱۱ مختصرا (فتاویٰ رضویہ مترجم ص ۵۰۷ ج ۲۹)

ترجمہ:

اس نے ضرور حضور کو عیب لگایا، حضور کی توہین کی، اگرچہ گالی نہ دی، یہ سب گالی دینے والے کے حکم میں ہیں۔ ان کے اور گالی دینے والے کے حکم میں کوئی فرق نہیں۔ نہ ہم اس سے کسی صورت کا استثنا کریں نہ اس میں شک وتر دد کو راہ دیں، صاف صاف کہا ہو یا کنایہ سے، ان سب احکام پر تمام علماء اور ائمہ فتویٰ کا اجماع ہے کہ زمانہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے آج تک برابر چلا آیا ہے۔ اھ مختصرا

اور ''تمہید ایمان'' میں جو فرمایا کہ ''جب تک ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی'' اس پر حاشیہ میں ہے ''جیسے گنگوہی صاحب وانبیٹھی صاحب کہ ان کے قول کی نسبت میرٹھ سے سوال آیا تھا کہ ''خدا جھوٹا ہوسکتا ہے'' اس کے بعد معلوم ہوا کہ ''شیطان کا علم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتاتے ہیں،، پھر گنگوہی صاحب کا وہ فتویٰ کہ خدا جھوٹا ہے جو اسے جھوٹا کہے مسلمان سنی صالح ہے،، جب چھپا ہوا نظر سے گزرا کمال احتیاط یہ کہ دوسروں کا چھپوایا ہوا تھا اس پر وہ تیقن نہ کیا جس کی بنا پر تکفیر ہو جب وہ اصلی فتویٰ گنگوہی صاحب کا مہری دستخطی خود آنکھ سے دیکھا اور بار بار چھپنے پر بھی گنگوہی صاحب نے سکوت کیا تو اس کے صدق پر اعتبار کافی ہوا،، (تمہید ایمان ص ۵۵)

اس میں کس مبتلائے وہم عاطل کو طمع نیل مکالمہ واتمام کی گنجائش ہے؟ خود تمہید ایمان میں ان دشمنان دین کی تکفیر کے بارے میں جو فرمایا وہ یہ ہے۔

جب تک ان دشنام دہوں (یعنی گالی دینے والوں) سے دشنام صادر نہ ہوئی یا اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم۔ کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی۔ اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا غایت احتیاط سے کام لیا حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا، مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک اختیار کیا۔ جب صاف صریح انکار ضروریات دین ودشنام دہی رب العٰلمین وسید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین۔ آنکھ

سے دیکھی تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی تصریحیں سن چکے کہ۔ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر۔ جو ایسے کے معذب وکافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔
اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوام اہل اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا لاجرم حکم کفر دیا اور شائع کیا،،۔
نیز اسی میں ہے،، ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا جب تک یقینی قطعی واضح روشن جلی طور سے ان کا صریح کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہولیا جس میں اصلا اصلا ہرگز ہرگز کوئی گنجائش کوئی تاویل نہ نکل سکی،،
ان مرتدین کے کفر پر پردہ ڈالنے کی سعی میں ان کی تکفیر کو امام اہلسنت قدس سرہ کی انفرادی تحقیق کا نام دینے والے کیا بصارت نہیں رکھتے کہ حسام الحرمین کے استفتاء میں یہ افصاحات دیکھیں۔ استفتاء میں ہے کہ:

''**المعتمد المستند** '' کی ایک مبحث شریف میں ان کفری بدعات کے اصول پر کلام کیا ہے جو آج ہندوستان میں شائع ہورہی ہیں اس مبحث میں سے ہم بعض فرقوں کا ذکر اسی کی عبارت میں آپ حضرات پر عرض کرتے ہیں تاکہ حضرات کی نگاہ وتصدیق سے مشرف ہو اور سنت شاداں اور مسرور ہو اور حضرات کی تصحیح وتحقیق کی برکت سے مذہب اہل سنت پر سے ہر مشکل دور ہو۔ اور صاف ذکر فرمایئے کہ وہ سرداران گمراہی جن کا ذکر اس مبحث میں کیا ہے آیا ایسے ہی ہیں جیسا مصنف نے کہا ہے تو جو حکم اس میں اس نے لگایا سزاوار قبول ہے۔
یا ان لوگوں کو کافر کہنا جائز نہیں نہ عوام کو ان سے بچانا اور نفرت دلانا روا ہے؟ اگرچہ وہ ضروریات دین کا وہ انکار کریں اور اللہ رب العلمین اور اس کے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ معزز وامین کہیں اور اپنا یہ اہانت بھرا کلام چھاپیں اور شائع کریں، اس لئے کہ وہ عالم ومولوی ہیں، اگرچہ وہابی ہیں، تو ان کی تعظیم شرعا واجب ہے اگرچہ اللہ ورسول کو گالیاں دیں۔

جیسا کہ بعض جاہلوں کا گمان ہے، جن کے دلوں میں ایمان متستقر نہ ہوا اور اے ہمارے سردارو! اپنے رب عزوجل کے دین کی مدد کو بیان فرمایئے کہ یہ لوگ جن کا نام مصنف نے لیا اور ان کا کلام نقل کیا۔ اور ہاں یہ ہیں کچھ ان کی کتابیں ان کتابوں کی عبارات مردودہ پر امتیاز کے لئے خط کھینچ دیئے گئے ہیں۔ آیا یہ لوگ اپنی ان باتوں میں ضروریات دین کے منکر ہیں؟ اور مرتد کافر ہیں؟ تو آیا مسلمان پر فرض ہے کہ انہیں کافر کہے۔ جیسا کہ تمام منکران ضروریات دین کا حکم ہے جن کے بارے میں علمائے معتمدین نے فرمایا'' جو ان کے کفر وعذاب میں شک کرے خود کافر ہے'' جیسا کہ **شفاء السقام وبزازیہ ومجمع الانہر ودر مختار** وغیرہا روشن کتابوں میں ہے ۔(حسام الحرمین ص۷۳و۷۴)
علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق دیوبندیوں کی تکفیر سے اتفاق کیا۔ آخر'' تمہید ایمان'' ہے۔ جس خوبی وخوش اسلوبی وجوش دینی سے ان عمائد اسلام نے تصدیقیں فرمائیں۔
بحمد اللہ تعالی کتاب مستطاب حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین میں گرامی بھائیوں کے پیش نظر ہے،،
اور کون ہے علمائے اہل سنت میں، جس نے بعد نظر وغور۔ تحقیق خلاف کا اظہار کیا؟ رہا عدم نظر عدم خوض۔ وہ کب سند ہے، کہ اسے دیوبندیہ مرتدین کی حمایت ان کے کفریات کی تخفیف شناعت جیسے کفر کے لئے ڈھال بناؤ، بلکہ بفرض محال کوئی احتمال ان کی عبارتوں میں نکال سکیں تو وہ ان کو کیا نفع دیگا وہ احتمال ان کی مراد نہ ہونا ظاہر ہوچکا کہ مراد ہوتا تو کبھی کے اگل دیتے۔ یہاں سے ظاہر ہوا کہ دیوبندی عبارتیں اگر بفرض غلط متعین نہ تھیں تو اب ان کے کفر میں متعین ہوگئیں کہ اگر ان میں کوئی پہلوئے اسلام ان کی مراد ہونا تو کب کے بتا چکتے کس دن کے لئے اٹھا رکھتے۔

کذلک العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون (پ۲۹ع۳آیت۳۳) ترجمہ: مار ایسی ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔ (مختصر الموت الاحمر ۳۹)
اہل انصاف دیکھ لیں کہ کیا اب بھی کسی کو کہنے کا منہ ہے کہ۔ دیوبندیہ کی تکفیر امام اہل سنت قدس سرہ کی انفرادی تحقیق ہے۔

مگر بے انصافوں کے دل سے اپنے شبہۂ باطلہ کا خلجان زائل نہیں ہوتا، جب تک بالخصوص اسے نہ توڑا جائے۔

وہ شبہ یہ ہے کہ:

''علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمۃ الرضوان نے مولوی اسمٰعیل دہلوی کو کافر کہا

اور

امام اہل سنت قدس سرہٗ نے کف لسان کیا، تو علامہ فضل حق خیر آبادی کی تحقیق سے اختلاف کیا۔''

چناچہ
امام اهل سنت نے فرمایا۔

''تقویۃ الایمان وصراط مستقیم ویکروزی'' کا مصنف اسماعیل دہلوی ہے۔

اس پر صدہا وجہ سے لزوم کفر ہے۔

دیکھو **سبحان السبوح** ، **کوکبۂ شهابیه** ، **متن وشرح الاستمداد** ۔ اور تحذیر الناس، نانوتوی وبراہین قاطعہ گنگوہی، حفظ الایمان تھانوی میں قطعی یقینی اللہ ورسول کو گالیاں ہیں اوران کے مصنفین ، مرتدین ان کی نسبت علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے۔ **من شک فی کفره وعذابه فقد کفر**۔ جو ان کے کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر''۔ (فتاوی رضویہ نہم نصف آخر ص۳۱۴)

استیصال شبہ: تہی دست تہی دامان نے اتنا دیکھ لیا کہ علامہ خیر آبادی نے دہلوی کو کافر کہا اور امام اہل سنت نے کف لسان کیا ہے۔ بس اس کے نہاں خانے میں اختلاف تحقیق کا بیج اگ آیا۔ کچھ نہ جانا کہ علامہ خیر آبادی کی وہ تحقیق کیا ہے اور امام اہل اسنت کی اس کے برخلاف تحقیق وہ کہاں ہے۔ اگر توفیق الٰہی روزی ہو اور حق دیکھنے والی آنکھ اور حق سمجھنے والا دل پائیں تو دیکھیں۔

علامہ خیر آبادی نے تحقیق الفتوی میں فرمایا ہے کہ

''ایں قائل کی بھی شفاعت محبت در بارگاہ کبریاء از آنحضرت یا حضرات دیگر انبیاء علیهم السلام واولیاء می کند، از دو حال خالی نیست، یا اعتقاد دارد کہ۔ اوسبحانہ را بآنحضرت یا حضرات دیگر انبیاء واولیاء محبت نیست۔ ایں خود کفر صریح است، یا محبت را از اسباب قبول شفاعت نمی داند۔''

ترجمہ: یہ قائل جو باگاہ الٰہی میں حضرات انبیاء وحضور سید الا بنیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء اور اولیائے عظام کے لئے شفاعت محبت نہیں مانتا، دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو اس کا عقیدہ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کو ان حضرات سے محبت ہی نہیں'' یہ خود کفر صریح ہے یا محبت کو شفاعت کا سبب نہیں مانتا''۔

ایں ہم باانکار نصوص صریحہ واحادیث صحیحہ می کشد (۱) (ص۳۳۴ تحقیق الفتاوی فارسی اردو مکتبہ قادریہ لاہور)

ترجمہ: یہ عقیدہ بھی نصوص صریحہ اور احادیث صحیحہ کے انکار تک لے جاتا ہے۔

اور فرمایا ہے:

''ایں کلام (کہ وہ مالک الملک اپنے بندوں کو بہتیرا ہی نوزے) مسوق است برائے نفی آثار محبوبیت۔'' (تحقیق الفتوی اردو ص۱۳۹)

ترجمہ: یہ کلام دہلوی کہ وہ مالک الملک اپنے بندوں کو بہتیرا ہی نوازے آثار محبوبیت۔

(یعنی پزیرائی شفاعت ورضا خواہی اوسبحانہ) کہ مستلزم نفی محبوبیت است (ص۲۹۱) ترجمہ: یعنی قبول شفاعت محبت وغیرہ کے انکار میں نص ہے اور اس سے محبت ومحبوبیت کی نفی لازم ہے۔

یہ ''یا'' می کشد' استلزام'' لزوم وعدم تعین معنی کفر پر صراحۃ دال ہیں۔
اور یہی الاستمداد' میں زیر تکمیل ۱۶ ہے فرماتے ہیں مسلمانوں کے ایمان میں انبیاء وحضور سید الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثناء ضرور محبوب ہیں ان کے غلام تک محبوب ہیں۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ (پ۳ع۱۳آیت۳۱) ترجمہ: اے محبوب تم فرمادو کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو میرے غلام ہو جاؤ اللہ کے محبوب ہو جاؤ گے۔
اور ضرور ان کی محبوبیت کے سبب ان کے شفارش قبول ہے۔
اقول حدیث کا ارشاد دیکھئے کہ جب حضور شفاعت کا سجدہ کریں گے ارشاد ہوگا ''**یامحمد ارفع راسک وقل تطاع**'' اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہنا ہو کہو کہ تمہاری اطاعت کی جائے گی۔ آنکھوں کا اندھا اطاعت کے لفظ کو دیکھے یہ کمال محبوبیت کے سبب، قبول شفاعت نہیں تو اور کیا ہے؟ ان کی محبوبیت کا انکار کفر اور اسکے سبب ان کی شفاعت کا قبول نہ ماننا ضلال ہے۔'' (ص۱۱۱)
امام اہل سنت قدس سرہ نے ''کوکبہ شہابیہ'' میں دہلوی کے اقوال پر کفر کا لزوم اور ظہور وتبادر دکھایا ہے۔ تو علامہ خیر آبادی نے شفاعت سے متعلق دہلوی کے شنیع اقوال پر تحقیق الفتویٰ میں کئی وجوہ سے کفر کا لزوم، کفر کا تبادر دکھایا ہے۔ مثلا:
پہلی وجہ میں شفاعت کو سبب نجات نہ ماننا جو کہ مقصود کلام دہلوی ہے اس سے انکار وجاہت، لازم دکھایا ہے، کہ فرمایا:
''مقصود قائل ازیں کلام از آغاز تا انجام ایں است کہ شفاعت کسے از انبیا واولیا وملائکہ وشیوخ سبب نجات ہیچ گنہگار نمی تواند شد۔ سابق گزشت کہ منزلت ومکانب آں حضرات دراں بارگاہ سبب قبول شفاعت ایشاں برائے اہل جرم وگناہ است پس انکار مدخلیت وسببیت شفاعت آں حضرات نسبت بہ نجات اہل سیئات بایں معنی انکار منزلت ومکانت آں حضرات است'' (تحقیق الفتویٰ فارسی ۳۷۴، ۳۷۵)
ترجمہ:
اس کلام سے اول تا آخر قائل کا مقصود یہ ہے کہ حضرات انبیا واولیا وملائکہ ومشائخ کسی کی شفاعت کسی گنہگار کی نجات کا سبب نہیں ہوسکتی ہے۔ پہلے گزچکا ہے کہ بارگاہ الٰہی میں ان حضرات کی عزت ومنزلت، اہل معاصی کے حق میں ان کی شفاعت مقبول ہونے کا سبب ہے۔ اسے سبب نہ ماننا ان حضرات کی عزت ومنزلت کا انکار ہے۔

دوسری وجہ میں انکار وجاہت ومحبوبیت اور اس کے الفاظ میں انکار وجاہت کا معنی ہونے کا لزوم دکھایا کہ:
''تقریر ایں مرام در افہام اہل اسلام اقتضائے آں دارد کہ اذہان ایشاں وجاہت ومحبوبیت نیست ونابود کردہ، درمحبت وتعظیم ایشاں نسبت بداں حضرات ودر اعتقاد ایشاں بہ وجاہت وپزیرائی شفاعت فرقے وانحطاطے بہ تمکن وقرار آوردہ شود، ودر بیان نفی شفاعت وجاہت آں چناں کلمات گفتہ شوند کہ برنفی وجاہت ومنزلت دلالت داشتہ باشند'' (تحقیق الفتویٰ ص۳۷۵)
ترجمہ:
اس مقصود کو مسلمانوں کے ذہن نشین کرنا اس کا اقتضاء رکھتا اور اس کو لازم کرتا ہے کہ ان کے ذہنوں سے وجاہت ومحبوبیت محو کی جائے، ان حضرات عالی مرتبت کے ساتھ مسلمانوں کی محبت وتعظیم اور عقیدہ وجاہت وقبول شفاعت میں فرق ڈالا جائے اور شفاعت وجاہت کے انکار میں ایسے الفاظ بولیں جائیں جو اس معنی کو بتاتے ہوں کہ ان حضرات کے لیے بارگاہ الٰہی میں عزت ووجاہت نہیں ہے۔

تیسری وجہ میں تخفیف شان اقدس کا ظاہر متبادر ہونا کہ متبین ہونا ہے دکھایا کہ:
''سیاق ایں کلام درمتفاہم عرف عام دلالت واضحہ متبادر بر استخفاف دارد کسے کہ دلالت ایں کلام را بر استخفاف انکار کند یا زبان نمی فہمد ومتبادر از سیاق کلام نمی داند''۔ (تحقیق الفتویٰ ص۳۷۶و۳۷۷)

اس کلام کا سیاق عرف عام کے محاورہ کے مطابق ،استخفاف پر ظاہر متبادر دلالت رکھتا ہے۔جو شخص کہے کہ یہ عبارت توہین کے معنی کو نہیں بتاتی وہ یا تو زبان نہیں سمجھتا اور عبارت کے سیاق سے جو معنی متبادر ہے اسے نہیں جانتا۔

چوتھی وجہ میں کلام دہلوی کو بے ادبی و بے اعتنائی کی طرف منجر بتایا فرمایا:

''بر مضمون کلام وحاصل مرام او اثرے مترتب می شود کہ باستخفاف و بے اعتنائی می کشد۔اعتقاد بہ مفاد ایں کلام ناتمام مجوز ارتکاب بے ادبی ہا و بے وبا عتنائی ہا است''۔(تحقیق الفتویٰ ص ۳۷۷و۳۷۸)

ترجمہ:

''اس کے مضمون کلام وحاصل مقصود پر ایک اثر مترتب ہورہا ہے جو بے اعتنائی واستخفافِ شان کی طرف مؤدی ومفضی ہے۔اس کلام ناتمام کے معنی پر اعتقاد بے ادبیوں اور بے اعتنائیوں کا راستہ کھول دے گا۔''

خیر یہ تو اثنائے کلام میں تھا جو بطور بحث والزام ہونے کی گنجائش رکھتا ہے۔خلاصہ فتویٰ وجواب استفتاء میں آیئے کہ خاص مقام بیان حکم ہے اس میں کلام دہلوی کو کیا فرماتے ہیں:

کلام قائل مذکور کذب وغرور است'':ترجمہ **قائل مذکور کا کلام از اول تا آخر کذب وفریب ہے۔**

دیکھو! کذب فرمایا تکذیب نہیں:**و مناط التکفیر و ھو التکذیب او الاستخفاف بالدین ، کما فی معتقد المنتقد**(ص ۲۱۲) کذب کیوں ہے؟

''چہ او نفی سبب بودن شفاعت برائے نجات گنہ گاراں می کند''ترجمہ:اس لیے کہ وہ شفاعت گنہ گاروں کی نجات کا سبب ہے اس کا انکار کرتا ہے۔

''والمعتزلة انکروا ھذہ الشفاعة ''(المعتقد ص ۱۲۹) شرح عقائد نسفی میں ہے **''والشفاعة ثابتة للرسل والاخیار فی حق اھل الکبائر بالمستفیض من الاخبار خلافا للمعتزلة ''**(ص ۸۷)

حاشیہ مسائرہ للشیخ زین الدین قاسم حنفی میں ہے:

''وقد روی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصحاح والحسان اخبار بالالفاظ مختلفة بحیث لو جمعت احادھا لبلغت حد التواتر فی اثبات الشفاعة فلا اقل من الاشتھار وانکار ما اشتھر من الاخبار بدعة وضلالة ''(مسامرہ ص ۲۱۷)

نیز وجہ ہی میں آگے فرمایا کہ ''ونفی شفاعت وجاہت وشفاعت محبت می کند''ترجمہ:نیز شفاعت وجاہت اور شفاعت محبت کا انکار کرتا ہے۔نفی شفاعت محبت کے بارے میں گزر چکا کہ علامہ خیر آبادی اسے انکار محبت میں متعین نہیں مانتے اس کے سوا ایک احتمال ضلال بھی جانتے ہیں جس سے انکار محبت کا لزوم بتاتے ہیں۔نیز فرمایا ہے:

''ونفی آثار محبوبیت یعنی باریابی وپزیرائی شفاعت مستلزم نفی محبوبیت است۔''(تحقیق الفتویٰ فارسی ۱۳۹ اردو ۲۰۱)

ترجمہ:

یعنی بارگاہ الٰہی میں باریاب ہونا شفاعت مقبول ہونا ان جیسے محبوبیت کے آثار کی نفی سے محبوبیت کی نفی لازم ہے۔

اسی طرح نفی شفاعت وجاہت وضلال ہے۔اور اس سے وجاہت کی نفی لازم ابھی گزرا کہ''انکار سببیت شفاعت بہ نجات اہل سیئات ،انکار منزلت است''ولہٰذا فرمایا:

ایں اعتقادِ او خلاف کتاب مبین واحادیث سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم واجماع المسلمین است''

ترجمہ:اس کا یہ عقیدہ کتاب وسنت واجماع مسلمین کے خلاف ہے۔

اگر دہلوی عبارت معنی کفر میں متعین ہوتی کفرِ صریح کلامی ہوتی تو جیسے اثنائے کتاب میں کسی معنی ظاہر معنی لازم کو فرمایا کہ یہ کفر صریح ہے یہاں

خاص مقام حکم میں انہیں دہلوی عبارت کو کفر صریح کہنے سے کیا مانع تھا؟ یوں ہی جوابِ سوالِ ثانی میں فرمایا:

''کلام او بلاتر دد واشتباہ بر استخفاف اشتمال وولادت دارد چنانکہ در مقام ثالث مذکور فیما سبق مبرہن ومسطور شد''۔

(تحقیق الفتویٰ فارسی ص۴۳۴ و اردو ص۲۴۷)

ترجمہ:

اس کی عبارت بے شک استخفاف پر مشتمل ہے اور استخفاف پر دلالت کرتی ہے۔ جیسا کہ مقام ثالاث میں مذکور ہوااور اس سے پہلے دلائل سے ثابت ہوا۔

ہم نے مقام ثالث اور مقام ثانی سے کچھ عبارات لاکر ابھی بتایا ہے کہ علامہ خیر آبادی لزوم وتبین ہی دکھاتے ہیں۔ اور ظاہر لازم معنی تنقیص بے شک ہے بلاشبہ ہے لیکن متعین نہیں، اگر متعین ہوتا تو جیسے علامہ خیر آبادی نے ملےکسی معنی کو کفر صریح یا انکار ضروری دینی کہا ہے یہاں کہنے سے کہ خاص مقام بیان حکم ہے انہین کیا مانع تھا؟ مگر نہیں علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ این وآں کی ہوا کے متبع نہ تھے۔ بلکہ شرع کے متبع تھے۔ انہوں نے دہلوی عبارات کو ضلالت وبد دینی اور متبین ومتبادر الفاظ تنقیص اور کفر لزومی ہی پایا اور وہی انہوں نے تحقیق الفتویٰ میں ظاہر کیا۔

بالجملہ تحقیق الفتویٰ مطالعہ کرنے والا کوئی ذی علم ذی فہم شک نہیں کرسکتا کہ:

علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ نے کلام دہلوی کو کفر لزومی اور متبین فی الکفر ہی بتایا ہے۔

اور یہی امام اہل سنت قدس سرہٗ نے فرمایا کہ:

''بلاشبہ وہابیہ مذکورین اور ان کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر قطعا یقیناً کفر لازم بلاشبہ جماہیر فقہائے کرام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر'' (کوکب شہابیہ)

تو اختلاف تحقیق کہاں ہوا؟

رہا یہ کہ پھر علامہ خیر آبادی نے دہلوی کی تکفیر کیسے کی امام اہل سنت نے ''کف لسان'' کیوں کیا؟

اس کا صافی وشافی جواب یہ ہے کہ:

''علامہ خیر آبادی علیہ الرحمہ نے باتباع جمہور فقہاء، اسماعیل دہلوی کو اس کے لزومی ومتبین اقوال کفریہ پر کافر کہا ہے۔ جیسا کہ اسی تحقیق الفتویٰ میں انہوں نے یزیدیوں کی تکفیر کی ہے۔ اس بنا پر کہ یزیدیوں نے امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون بہایا اور اہل بیت نبوت پر ظلم ڈھایا۔'' فرماتے ہیں:

''چنانکہ لشکر اہل شام کہ با امام اہل اسلام۔ علی جدہ وعلیہ السلام بمقام طف کربلا ودشت کرب وبلا بہ ناحق آویختہ خون حضرت ممدوح وآبروئے ایمان خود ریختہ خاک مذلت رسوائی بر سہائے خود بیختہ از بدترین کفار واشقیائے اہل نار شدن در ظاہر شعار اہل اسلام داشتند وازاتباع ظاہری قدم بیروں نمی گزاشتند الا ہر محبت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در دلہائے ایشاں نبود والا ایں چنیں جفا بر عترت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازایں شاں گے روئے می نمود۔'' (تحقیق الفتویٰ فارسی اردو مکتبہ قادریہ لاہور ص۴۲۲)

ترجمہ:

جیسے یزیدی لشکر جس نے میدان کربلا میں امام اہل اسلام علی جدہ وعلیہ السلام سے ناحق الجھ کر امام عالی مقام کا خون بہایا اور اپنے ایمان کی آبرو لٹا کر اپنے سروں پر ذلت ورسوائی کی خاک ڈالی، اور بدترین کفار واشقیائے نار میں سے ہوئے۔ بظاہر مسلمانوں کی علامتیں رکھتے، اور ظاہری اتباع سے قدم باہر نہ نکالتے تھے، مگر انکے دلوں میں محبت حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہرگز نہ تھی ورنہ اہل بیت نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم پر ایسا ظلم

وستم ان سے کیسے سرزد ہوتا۔

یزیداور یزیدیوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جگر پارے کو تین دن بے آب ودانہ رکھ کرمع ہمراہیوں کے تیغ ظلم سے پیاسا ذبح کیا۔ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گود کے پالے ہوئے تن نازنین پر بعد شہادت گھوڑے دوڑائے گئے۔کہ تمام استخوان مبارک چور ہوگئے۔

سرانور کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بوسہ گاہ تھا کاٹ کر نیزے پر چڑھایا اور منزلوں پھرایا حرم محترم مخدرات مشکوئے رسالت قید کیے گئے، اور بے حرمتی کے ساتھ اس خبیث کے دربار میں لائے گئے، مکہ ومدینہ وحجاز میں ہزاروں صحابہ وتابعین بے گناہ شہید کیے۔اس سے بڑھ کر قطع رحم اور زمین میں فساد کیا ہوگا؟ ملعون ہے وہ جوان حرکات کو فسق وفجور نہ جانے۔(اقتباس فتویٰ امام اہلسنت ص ۱۰۷ج ۶)

مگران مظالم اور قتل ناحق کی بناء پر تکفیر قطعی کلامی نہیں ہے دیکھو! علامہ سعدالدین تفتازانی علیہ الرحمہ والرضوان نے بعض علماء کی طرف سے جولعن وتکفیرِ یزید کا قول نقل کیا کہ:

''**بعضهم اطلق اللعن عليه لمانه كفر حين امر بقتل الحسين** بعض علماء نے یزید پر لعنت کا اطلاق کیا اس لیے کہ اس نے کفر کیا جب کہ امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کرنے کا حکم دیا''۔(شرح عقائد نسفی ص ۱۱۷)

علامہ علی قاری نے اس تکفیر کی بنا پر کلام فرمایا کہ:

''**الامر بقتل الحسين (رضى الله تعالىٰ عنه)لايو جب الكفر فان قتل غير الانبياء كبيرةعنه اهل السنة والجماعة..**''(شرح فقہ اکبر ص ۸۷)

ترجمہ:

سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دینا موجب کفر نہیں۔کیونکہ انبیائے کرام علیہ السلام کے علاوہ اورکسی کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے۔

یونہی نبراس میں کہا:

الامر بالقتل معصية لاكفر علىٰ قواعد اهل السنة (نبراس شرح شرح عقائد ص ۳۳۱)

قواعد اہل سنت کے مطابق قتل کا حکم دینا گناہ ہے کفر نہیں ہے۔اور علامہ تفتازانی نے جو یزید پلید بد بخت لشکر کی طرف سے امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مظلوم قتل کیا جانا اور اہل بیت نبوت کی توہین پر یزید کا راضی ہونا اور خوش ہونا بہ تواتر ثابت مانا کہ فرمایا:

والحق ان رضايزيد بقتل الحسين (رضى الله تعالىٰ عنه)واستبشاره بذٰلک واهانة اهل بيت النبى عليه السلام مما تواتر معناه وان كان تفاصيله اٰحادا.(شرح عقائد ص ۱۱۷)

ترجمہ:

اورحق یہ ہے کہ یزیدی مظالم کی ہر ہر روایت اگر چہ متواتر نہیں مگران تمام روایت کا جوخلاصہ اور نچوڑ ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل اور اہل بیت نبوت کی توہین پر یزید راضی اورخوش ہوا یہ ضرور متواتر ہے۔

اس کے بھی بنائے تکفیر ہونے پر علامہ علی قاری نے کلام کیا۔فرمایا:

الرضا بقتل الحسين ليس بكفر لما سبق من ان قتله لايو جب الخروج عن الايمان بل هوفسق وخروج عن الطاعةالى العصيان.. (شرح فقہ اکبر ص ۸۸)

ترجمہ:

امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل پر راضی ہونا کفر نہیں ہے اس کی وجہ وہی ہے جو پہلے گزری کہ قتل کی یہ ناپاک جسارت موجب کفر نہیں۔ ہاں فسق ہے، امتثال امرالٰہی۔جل وعلا، سے تجاوز اور گناہ پر اقدام ہے۔

یونہی؛ نبراس؛ میں اس پر نظر میں کہا:

''الرضا والاستبشار انما یکون کفرا اذا کان بالمعصیة من حیث ھی معصیة واما للعداوة الدنیویة فلا کما قررہ المحققون.''

ترجمہ:

کفر جب ہوگا کہ قتل جیسے گناہ پر رضا اور خوشی اس لئے ہو کہ وہ گناہ ہے باقی دنیوی دشمنی کی وجہ سے ہو تو کفر نہیں جیسا کہ یہی محققین کی تحقیق ہے، اور علامہ کمال الدین ابن ہمام قدس سرہٗ مسایرہ میں فرماتے ہیں:

''واختلف فی اکفار یزید فقیل نعم وقیل لا اذ لم یثبت لنا عنہ تلک الاسباب الموجبة وحقیقة الامر التوقف فیہ ورجع امرہ الی اللہ سبحانہ۔'' (مسائرہ مع شرح مسامرہ ص ۲۷۳)

ترجمہ:

یزید کی تکفیر میں اختلاف ہے بعض نے اسے کافر کہا بعض نے کہا کافر نہیں کیونکہ وہ موجب کفر اسباب یزید کی نسبت ہمیں پایۂ ثبوت کو نہ پہونچے اور حقیقت حال یہ ہے کہ اس کے بارے میں توقف ہو اور اس کا معاملہ اللہ سبحانہ تعالیٰ پر چھوڑا جائے۔

یہی علامہ بحر العلوم عبد العلی محمد بن نظام الدین لکھنوئی قدس سرہ نے فواتح الرحموت میں فرمایا:

''انہ کان من اخبث الفساق وکان بعیدا بمراحل من الامامة بل الشک فی ایمانہ خذلہ اللہ تعالیٰ۔'' (ص ۲۷۳)

ترجمہ:

یزید نے نہایت خبیث فاسق تھا اور منصب خلافت سے کوسوں دور۔ بلکہ اس کے مومن ہونے ہی میں شک ہے اللہ پاک اسے رسوا کرے۔

علامہ ابن ہمام قدس سرہ نے جو بعض سے یزید کی تکفیر نقل کی اس تکفیر کی بنا ان کے تلمیذ علامہ کمال ابن شریف نے مسامرہ میں یہ بتائی:

"لما وقع منہ الاجتراء علی الذریة الطاھرة کالامر بقتل الحسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وماجریٰ مما ینبو عن سماعہ الطبع ویصم لذکرہ السمع".. (مسامرہ ص ۲۷۳)

ترجمہ:

بعض نے جو یزید کی تکفیر کی اس کی بنا وہ جرائت وجسارت ہے جو پاک خاندان نبوت کے خلاف یزید سے سرزد ہوئی کہ ظالم نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل کا حکم دیا نیز اور بھی جو کچھ ظلم وستم کیا جسے سچے اسلامی دل سننا گوارا نہیں کرتے اور کان جواب دے جاتے ہیں۔

لیکن علامہ علی قاری نے کہا کہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یزید کو کافر کہا اس کی بنا یہ نہیں اور لعل یعنی شاید کہہ کر بناء بتائی کہ:

''لعلہ وجہ ماقال الامام احمد بتکفیرہ لما ثبت عندہ نقل تقریرہ من تحلیل الخمر ومن تفوھہ بعد قتل الحسین واصحابہ انی جازیتھم باشیاخ قریش وصنادیدھم فی بدر وامثال ذٰلک لا لماوقع عنہ من الاجتراء علی الذریة الطاھرة کما علل بہ شارح کلامہ فانہ لیس علی وفق مرامہ.'' (شرح فقہ اکبر ص ۸۸)

ترجمہ:

امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو یزید کو کافر کہا اس کی بنا شاید یہ ہے کہ:

''وہ موجب کفر امور یعنی یزید کا شراب کو حلال کرنا اور امام عالی مقام اور آپ کے رفقا کو شہید کرنے کے بعد یہ بکنا کہ ''میں نے ان سے اس کا بدلہ لیا جو انہوں نے قریش کے سرداروں کے ساتھ بدر میں کیا تھا۔'' اور اسی طرح کی اور باتوں کے اثبات کی روایت امام احمد بن حنبل کے نزدیک پایۂ ثبوت کو پہونچی، ان کے تکفیر فرمانے کی بنا وہ جرأت وجسارت نہیں ہے، جو یزید نے پاک خاندان نبوت پر کی جیسا کے ان کے کلام کے شارح نے یہی بنا

ٹھہرائی۔ کیونکہ یہ بناعلامہ ابن ہمام کے مقصود ومرام سے میل نہیں کھاتی۔''

ثابت ہوا کہ پاک خاندان نبوت پر ظلم وستم قطعا یقیناً ملعون حرکت اور بلاشک وشبہ فسق وفجور ہے، مگر کفر صریح قطعی کلامی نہیں۔اسی ظلم وستم کی بنا پر شرح عقائد نسفی، مسامرہ وغیرہ میں بعض کی طرف سے یزید کی تکفیر کا قول نقل کیا گیا، اور اسی ظلم وستم کی بنا پر علامہ خیر آبادی نے یزیدیوں کی تکفیر کی۔اس جہت سے کہ اس ظلم وستم سے لازم آتا ہے کہ یزیدیوں کے دل میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہرگز نہ تھی۔اور جسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت نہیں، وہ ہرگز مسلمان نہیں۔

فرماتے ہیں:

''ان کے دلوں میں حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت ہرگز نہ تھی، ورنہ اہل بیت نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم پر ایسا ظلم وستم ان سے کیسے سرزد ہوتا۔''(تحقیق الفتوی فارسی اردو مکتبہ قادریہ لاہور،ص ۴۲۲۔اردو ص ۲۳۴)

جیسا کہ تحقیق الفتویٰ سے ص ۳۲ پر گذرا۔

اور لزوم پر تکفیر میں علمائے اہلسنت مختلف ہیں، امام علامہ قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف لطیف ''شفاء شریف'' سے امام اہلسنت نقل فرماتے ہیں:

''من قال بالمآل لما یودیه الیه قوله ویسوقه الیه مذهبه کفره فکانهم صرحوا عنده بما ادی الیه قولهم ومن لم یریٰ اخذهم بمآل قولهم ولا الزمهم بموجب مذهبهم لم یر اکفارهم فعلی هذین الما خذین اختلف الناس من علماء الملة واهل السنة فی اکفار اهل التاویل والصواب ترک اکفارهم'' اھ(ملخصا نسیم الریاض۔ص ۵۲۹ ج ۴ فتاویٰ رضویہ ص ۲۶۶ ج ۶)

ترجمہ:

جنہوں نے مآل مقال ولازم سخن کی طرف نظر کی تو حکم کفر دیا، گویا ان کے نزدیک قائل نے اپنے لازم سخن کی تصریح کر دی، اور جنہوں نے مآل مقال قائل کے ذمہ عائد نہ کیا اور یہ دیکھا کہ لازم مذہب، مذہب نہیں، انہوں نے قائل کی تکفیر نہیں کی۔۔علمائے اہلسنت جو اہل تاویل کی تکفیر میں مختلف ہوئے، اس کا ماخذ یہی دو امور ہیں، نظر بہ مآل اور عدم نظر بہ مآل۔

امام ابن حجر باآنکہ بہت احتیاط برتتے ہیں اعلام میں فرماتے ہیں:

''فاللفظ ظاهر فی الکفر وعند ظهور اللفظ فیه لا یحتاج الی نیته کما علمه من فروع کثیرة وان اول قبل منهم .''

ترجمہ:

لفظ معنی کفر میں ظاہر ہے اور بہ وقت ظہور حکم لگانے کے لیے قائل کی نیت معلوم کرنے کی حاجت نہیں جیسا کہ یہ فروع کثیرہ سے معلوم ہے اور قائل اگر تاویل کرے تو قبول کرلیں گے۔

نیز فرماتے ہیں:

''عملنا بما دل علیه لفظه صریحا وقلنا له انت حیث اطلقت هذا اللفظ ولم تئوول کنت کافرا وان کنت لم تقصد ذٰلک لا نا انما نحکم بالکفر باعتبار الظاهر وقصدک وعلمه انما تر تبط به الاحکام باعتبار الباطن .''(الموت الاحمر ص ۲۸)

ترجمہ:

ہم اس معنی پر کارروائی کریں گے جس قائل کا لفظ صراحۃ دال ہے، اور اس سے کہیں گے تو نے جب یہ لفظ مطلق کہا اور تاویل نہ کی تو تو کافر ہوگیا، اگرچہ تیری مراد وہ معنی کفر نہ ہو، کیوں کہ ہم تو لفظ کے ظاہر معنی کے اعتبار سے کفر کا حکم لگاتے ہیں۔نیت ہونے نہ ہونے سے تعلق احکام باطنی کا ہے۔

علامہ خیر آبادی نے اسی مسلک تکفیر برلزوم وظہور پر اپنی شہرہ آفاق کتاب لاجواب ''امتناع النظیر'' میں بھی مشی فرمائی جو اسماعیل دہلوی اور اس کے حامی کے رد میں آپ نے تحریر کی۔ چنانچہ اس میں فرمایا:

''باید دانست کہ ازیں قائل تا ایں مقام چند موجبات کفر اوسرزدشدہ اند، اگر ایں قائل بعد متنبہ شدن برآں موجبات کفر، باعلان تمام توبہ فصوح نماید در دین اسلام باز درآید وگر اختیار نار بر آر کند روسیاہ جہنم رود وما علینا الا البلاغ ۔ نخستین از موجبات کفر اوایں است کہ در اوایل خرافات نامہ خود گفتہ است کہ ایں کلیہ کہ ہیچک ممتنع ذاتی داخل تحت قدرت الٰہی نیست محل کلام است پس او تجویز دخول ممتنعات ذاتی تحت قدرت الٰہی می کند و بر ایں تجویز لازم است کہ عدم الواجب سبحانہ، شریک الباری و دیگر ممتنعاتِ ذاتی داخل تحت قدرت الٰہی بشند وقول بایں لازم کفر است پس ازیں قول او تجویز لفظ انحائی کفر بر او لازم است و غایت جہل او از ندانستنِ او معنی امتناع ذاتی و معنی قدرت ازیں تجویز پیدا است و جہل او عذر کفر نمی تواند شد'' ۔ (تحقیق الفتویٰ ص ۲۵۸)

ترجمہ:

''جاننا چاہیے کہ اس قائل سے شروع کتاب سے یہاں تک چند امور اس کے کفر کے موجب سرزد ہوئے ہیں، اگر یہ قائل ان موجباتِ کفر پر متنبہ ہو کر باعلان تمام سچی توبہ کرے تو دین اسلام میں واپس آجائے گا اور عار پر نار کو اختیار کرے تو وہ روسیاہ جہنم میں جائے گا۔ اور ہمارے ذمہ تو یہی پہنچا دینا ہے ۔ پہلا اس کے کفر کا موجب یہ ہے جو اوائل خرافات کا ملہ میں کہا تھا کہ ''یہ کلیہ کہ کوئی محال ذاتی تحت قدرت الٰہی نہیں محل غور ہے'' اس میں وہ محالات ذاتیہ زیر قدرت الٰہی ہوں ۔ اور اس لازم کا قول کفر ہے ۔ تو اس کے اس قول سے نہایت شنیع کفر کا امکان ماننا اس پر لازم ہے ۔ اور جب وہ قدرت و امتناع ذاتی کا معنی نہیں جانتا تو اس سے ظاہر ہے کہ اس شنیع تر کفر کا امکان ماننا جو اس پر لازم آرہا ہے اس سے بھی مطلق جاہل ہوگا۔ مگر اس کی یہ جہالت، کفر میں عذر نہیں ہوسکتی''

دیکھو! صاف فرمارہے ہیں کہ لازم سے وہ بے خبر ہے مطلق جاہل ہے پھر بھی اس کی بولی جو کہ کفر لزومی ہے، اس کے کفر کا موجب شمار کررہے ہیں ۔ یعنی صرف قول ہی کو اس وجہ سے کہ اس قول سے کفر لازم آتا ہے کفر نہیں کہہ رہے ہیں، بلکہ قائل کی طرف کفر کی نسبت کررہے ہیں ۔ یعنی قائل کو کافر فرمارہے ہیں ۔ تو صاف عیاں ہے کہ وہ مسلک فقہاء پر تکفیر کرتے ہیں سر دست اتنے ہی پر اکتفا کرتے ہیں کہ ؎ ع

اگر در خانہ کس است یک حرف بس است

طالب حق کے لیے ایک حرف کافی ہے ۔ اور معاند کے لیے دفتر بھی ناوافی ہے ۔

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۔ (پ ۱۸، رکوع ۱۱، آیت ۴۰)

اللہ جس کے لئے نور نہ کرے اس کے لئے کہیں نور نہیں ۔

اگر کہو تو علامہ خیر آبادی نے تو اسمٰعیل دہلوی کے اقوال پر جہاں یہ فرمایا ہے کہ: ''قائل ایں کلام لاطائل از روئے شرع مبین بلاشبہ کافر و بے دین است ۔'' (سیف الجبار ص ۶۰) وہیں یہ بھی فرمایا کہ ''ہر کہ در کفر او شک آرد کافر و بے دین و نا مسلمان و لعین است (سیف الجبار ص ۶۰)

ہاں بے شک فرمایا ہے مگر جب ثابت و واضح ہو چکا کہ وہ عبارات دہلوی میں لزوم ہی جانتے ہیں اور تبیّن ہی مانتے ہیں ۔ تو خود ان کی تحقیق ان کی تسلیم اور تکفیر کے سلسلے میں ان کی روشِ فقہی پر مشی وہ امور ہیں جو ان کے ۔ ''ہر کہ درالخ'' ۔ فرمانے کا یہ محمل ٹھہراتے ہیں کہ، جو دہلوی پر کفر لازم ہونے میں شک کرے اس پر بھی کفر لازم ہے ۔

اور امام اہلسنّت ____ دہلوی پر کفر لازم ہونے میں شک نہیں کرتے ۔

فرماتے ہیں:

''بلاشبہ گروہ مذکور اور اس کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم ۔ وہابیہ اسماعیلیہ اور اس کے امام نافرجام پر جزماً قطعاً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم ۔'' (کوکبۂ شہابیہ ص ۱۰، ۶۲)

دیکھو! دہلوی پر کفر لازم آنے کو جزمی فرمایا قطعی فرمایا یقینی فرمایا ۔ بلاشبہ فرمایا ۔ یعنی اس میں شک نہیں ہے ۔ اور اجماعی فرمایا ۔ یعنی اس میں متکلمین بھی فقہاء کے ساتھ ہیں ۔ صرف تکفیر نہیں کرتے ہیں ۔ کافر نہیں کہتے ہیں ۔ باقی لزوم تو بیشک مانتے ہیں ۔ اور یہی وجہ ہے کہ قائل کو تکفیر کے سوا اور احکامِ کفر کا مورد جانتے ہیں ۔ ''مافیہ خلاف یؤمر بالتوبۃ وتجدید النکاح ۔ درمختار و عالمگیری و بحر و نہر وغیرہا'' ... (الموت الاحمر ص ۳۵)

ولہذا امام اہلسنّت نے فرمایا:

''باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریاتِ ملعونہ سے بالتصریح توبہ ورجوع اور از سرنو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض وواجب''۔ (کوکبۂ شہابیہ ص ۶۲)

الموت الاحمر ص ۲۷ میں منح الروض سے ہے: ''عدم التکفیر مذهب المتکلمین والتکفیر مذهب الفقهاء''۔ مگر کون ذی عقل کہے گا کہ وہ دقیقہ رس، حضرات متکلمین لزوم کو نہیں جانتے۔ بے شک جانتے ہیں اور اس لزوم ہی کے سبب قائل پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح وغیرہ کے احکام مانتے ہیں۔ نیز اس لزوم ہی کی بناء پر قائل کو گمراہ بددین کہتے ہیں۔ تو قائل ملزوم الکفر ان کے نزدیک بھی ہے۔ تو جو قائل پر لزوم بھی نہ مانے اور جو احکام قائل پر متکلمین مانتے ہیں ان احکام کا مورد بھی قائل کو نہ جانے تو وہ نہ متبع فقہاء ہوا نہ متبع متکلمین۔ بلکہ اس نے قائل کے قول متبین وملزوم الکفر کو کفر لزومی وضلالت وبددینی کچھ نہ جانا تو وہ اسی قائل کا ساتھی ہوا۔

عقلاً بھی اور شرعاً بھی بدیہی ہے کہ جو گمراہی کو گمراہی نہ جانے خود گمراہ ہے۔ اور جو کفر کو کفر نہ جانے خود کافر ہے۔ تو جس بولی سے کفر لازم آتا ہے اسے جو کوئی کفر لزومی وضلالت وبددینی نہ جانے وہ خود گمراہ وملزوم الکفر ہے۔

امام اہلسنّت قدس سرہٗ۔ دہلوی کی بولی کو کفر لزومی اور ضلالت وبددینی بلاشبہ جانتے ہیں اور دہلوی کو ملزوم الکفر بے شک مانتے ہیں۔ چنانچہ سل السیوف اوائل جواب میں فرمایا:

''بلا شبہ گروہ مذکور اور اس کے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کفر لازم ہے۔''

متکلمین جو احتمال فی الکلام کی صورت میں صرف تکفیر سے احتیاط کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں کلام کا ظاہر معنیٰ کفر ہو مگر کسی غیر کفری معنی کا وہ احتمال بھی رکھتا ہو تو اس احتمال کے سبب اس ظاہر معنی کے قائل کی طرف نسبت پر جزم ویقین نہیں ہو سکے گا۔

الموت الاحمر میں فرمایا۔ ''یہ عدم تعین اس احتمال پر کہ شاید مراد قائل بعید وہ پہلوئے ابعد ہو صرف بطور متکلمین، مقام احتیاط میں اسے تکفیر سے بچائے گا اس کے ارادہ پر ہم کو جزم نہ دے گا''۔ (ص ۳۲)

جیسا کہ احتمال فی التکلم یعنی قول کفری کی اگرچہ وہ صریح ومتعین ہو قائل کی طرف نسبت میں احتمال ہونے کی صورت میں وہ حضرات تکفیر سے احتیاط کرتے ہیں یونہی احتمال فی التکلم کی صورت میں بھی۔ اور جہاں کوئی احتمال نہ ہو وہاں تکفیر قطعی کلامی اجماعی ہے۔

اور یہ جو فرمایا۔ حکم اوشرعاً قتل وتکفیر است۔ تو مبتدعین اہل تاویل کو خود حضرات صحابہ وتابعین۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ نے قتل کیا ہے۔

شفائے امام قاضی عیاض اور اس کی شرح علامہ علی قاری میں ہے:

(لکنهم هجروهم) فی الکلام والسلام والمقام والطعام (واد بوهم بالضرب والنفی والقتل) لا رباب عتوهم وعنادهم (علی قدر احوالهم) واختلاف اقوالهم (نسیم الریاض ص ۵۳۰)

ترجمہ:

ہاں حضرات صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے مبتدعین اہل تاویل سے سلام کلام طعام اور نشست وبرخاست ترک فرمائی اور ان میں جو سرکش معاند تھے انہیں بقدر احوال واختلاف اقوال مار کی سزا دی شہر بدر کیا اور قتل کیا۔

نیز کفر فقہی پر بھی حکم قتل وتکفیر آیا ہے:

اتحاد الابصار والبصائر مطبوعه مصر ۱۸۶ میں ہے

کـل کـافر تاب فتوبة مقبولة فی الدنیا والآخرة الا جماعة الکافر بسب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وسائر الانبیاء و بسب الشیخین او احدهما (فتاویٰ رضویہ ج۱۰ص۵۲۱)

ترجمہ

: جو کافر توبہ کرے اس کی توبہ دنیا وآخرت میں قبول ہے مگر کچھ کافر ایسے ہیں جن کی توبہ مقبول نہیں ایک وہ جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا دوسرا وہ کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما دونوں یا ایک کو برا کہنے کے باعث کافر ہوا۔

اور اگر یہ مانو کہ علامہ خیرآبادی نے یہاں روشن کلامی ہی پر تکفیر کی ہے تو خود ''تـحـقیق الفتویٰ '' سے اقوال دہلوی کا جو لزوم وتبین آشکارا ہے اس سے تو مجال انکار نہیں اور متبین پر تکفیر کلامی نہیں ہوسکتی مگر اس صورت میں جو الموت الاحمر میں ارشاد ہوئی کہ۔''جمہور متکلمین اور ان کے موافقین فقہائے محققین اگر تکفیر کریں گے تو یا احتمال نہ مانیں گے معنی کفر میں متعین جانیں گے یا اطلاع نیت کے بعد'' (ص۳۴)

مگر جیسے نیت پر اطلاع نہیں وہ کیونکر تکفیر کلامی کر سکے گا علامہ فضل رسول بدایونی۔علیہ الرحمۃ الرضوان۔علامہ خیرآبادی کے معاصر ہی ہیں۔آپ کی کتاب مستطاب **المعتقد المنتقد** پر نہایت فصیح وبلیغ عربیت اور نفیس مدح وثنا کے ساتھ علامہ خیرآبادی نے تقریظ بھی لکھی ہے۔اور پھر علامہ بدایونی نہ تو دہلوی کی تکفیر کرتے ہیں اور نہ ہی تحقیق الفتوی کے مصدقین میں ہیں۔دہلوی اور اس کے اقوال کے رد میں ''تحقیق الفتویٰ'' کا خلاصہ فتویٰ نقل بھی فرماتے ہیں۔جیسا کہ ''کـو کبـۂ شهـابیه، اور سل السیوف وغیرہ میں امام اہل سنت قدس سرہ نے فقہائے کرام وائمہ دین کے ارشادات سے دہلوی کے قول کا کفری ہونا اور اس پر کفر لازم ہونا ثابت فرمایا ہے:

مگر خود علامہ بدایونی نے نہ تو المعتقد میں دہلوی کی تکفیر کی اور نہ ہی سیف الجبار میں کی ____ جیسا کہ تحقیق جمیل درلزوم کفر اسماعیل مین ہم نے بہت تفصیل سے بیان کیا ہے اور اس کی تقدیم میں بھی اس کا کافی اور پر مغز بیان ہے،علامہ بدایونی قدس سرہ کی یہ وہ کتابیں ہے جن میں اول الذکر'' سیف الجبار ،،کا موضوع ہی نجدی ودہلوی کے خرافات وبطالات کا رد ہے خود فرماتے ہیں۔

''سردست جو فتنہ نجدیہ کا پھیل رہا ہے اس کا بیان کرنا بہت مناسب ہے کہ اکثر عوام اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور اس سبب سے دھوکوں میں پڑے ہیں''۔(ص۱۵)

اور ''الـمـعـتـقـد الـمنتقد ''وہ کتاب عقائد ہے کہ نجدی ودہلوی کی بدعات کا رد کرنا ہی اس کتاب کی تصنیف کا محرک ہوا۔اس کے خطبے میں خود فرماتے ہیں:

طـلـع بـالنجد قرن الشیطان ،وصرف الرب شره من العرب علی ید عسکرالسلطان لکنهم لما غلب من العرب،علی سوادالهند غلب ولکون الامصار فی تلک الاعصار بیدالکفار،از داد الشر فی الانتشاروالاشتهاد، والذین کان فی قلوبهم من قبـل نـوع زیغ من مذهب اهل السنة اتبعوه ابتغاء الفتنه وخلطوا مع النجدیة اهوائهم وزادوا رجسهم وشقاء هم هتکوا حرمات الـلـه تعالی وعباده الذین اصطفیٰ فوجب علینا لکافة دفع مفا سدهم وبیان فساد عقائد هم ، وکانو من الذین تصدوا لان یوخز عـنهـم الـعـلـم الـشـریف وروایة الـحـدیـث المنیف ، ویعظون العامة ویزجرونهم ان الامور المحر مة فتآکد فیهم وجوب الرد والانکار لکونهم اشد واقویٰ فی الاضرار وامرنی ا مر وآنا حل بالبلد الحرام ان اجمع مختصرا فی علم العقائد والکلام جامعا للفوائد السنیة هاویا للعقائد السنیه متعرجا لضلالات النجدیین کماتعرض السلف لغوایات المبتدعین الماضین،لاماطة الاذیٰ عن طریق المسلمین (االمعتقدص ۱۱)

ترجمہ:

نجد میں شیطان کی سنگت نمودار ہوئی رب تعالی نے اس کا روئے شر لشکر سلطانی کے ہاتھوں عرب سے پھیر دیا لیکن وہ سنگت جب عرب سے مغلوب ہوئی،اطراف ہند پر چڑھ آئی۔ان ایام میں ملک قبضۂ کفار میں ہونے کے سبب اس کے شر کا خوب چرچا ہوا اور خوب پھیلا پہلے ہی جن لوگوں کے دلوں مین مذہب اہل سنت سے ایک طرح کی کجی تھی وہ فتنہ جگانے کے لئے اس کے پیچھے ہولئے اور نجدیت کے ساتھ اپنی خواہشات مخلوط کر کے خباثت

وشقاوت اورزیادہ کرلی۔الٰہی عظمتوں اور برگزیدہ بندوں کی توہین کی تو سب پرواجب ہوا کہ ان کی گندگیاں دور ہٹائیں اوران عقائد کی خباثت ظاہر کریں۔ اور یہ گمراہ تاک میں تھے کہ لوگ ان سے بلند رتبہ علوم حاصل کریں اور حدیث عالی کی روایت لیں۔ یہ عوام کو وعظ ونصیحت کرتے اور حرام کاموں سے ڈانٹ ڈپٹ کر باز رکھتے تو ان کے بارے میں رد وانکار کا وجوب اور بھی مؤکد ہوا کہ یہ نہایت سخت ضرر رساں ہوئے، جب کہ میں شہر کریم مکہ معظمہ میں قیام پزیر تھا ایک حکم دینے والے نے مجھے حکم دیا کہ میں علم عقائد وکلام میں ایک مختصر رسالہ تالیف کروں جو روشن فوائد کا جامع ہو عقائد سنیت کو محیط ہو اور ضلالات نجدیہ کا تعاقب کرے۔جیسا کہ سلف نے مبتدعین ماضیہ کی ضلالات کا تعاقب کیا، تاکہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دور ہو۔

اسی ''المعتقد'' میں دہلوی کی وہی طول طویل پرضلالت عبارت۔جس پر علامہ خیرآبادی نے دہلوی کی تکفیر کی۔اسی کو علامہ بدایونی نے بالاختصار نقل کرکے اسے اہل سنت کے عقیدے کے خلاف اور گمراہی اور گمراہ گری قرار دیا۔فرماتے ہیں:

”والنجدية خالفوا اهل السنة والجماعة فی الشفاعة ، وخلطوا مع الاعتزال انواعا من الخبط والشناعة قالوا ان الشفاعة با لوجاهة غير ممكنة ، واعتقادها كفر ، وكذالشفاعة بالمحبة،بالاذن فصرح عمادهم فی(تقوية الايمان)بتمثيل ان السارق ثبت عليه السرقة ، لكن ليس سارقاعلی الدوام ، ولم يجعلالسرقة صنيعه،ولكنة صار القصور من شامة النفس فهونادم عليه ويخاف ليلا ونهارا،ويضع قانون السلطان علی راسه وعينه ، ويفهم نفسه من اهل التقصير“ومستوجبا للجزاء،ولايطلب جوار اميرو وزير فرار من السلطان ، ويظهر حماية احد فی مقابلته،والليل والنهار يری وجهه فقط انه مايحكم فی حقی فا لسلطان بمشاهدة حالة علی هذا المنوال يرحم عليه ، ولكن نظر الی قانون السلطنة لا يقدرعلی العفو عنه بلا سبب،لئلا ينقص قدرحكمه فی قلوب الناس ، فواحد من الامر اء ولوزراء بعد اراک ان هذا مرضی السلطان يشفع له والسلطان لزيادة عزته فی الظاهر باسم شفاعته يعفو عنه ، هذاهو الشفاعة باذن وهذاالقسم يمكن فی جنابة تعالی ،وكل نبی وولی ذكر شفاعته فی القرآن والحديث فهذه معناه انتهی ملخصا مترجما:

ترجمہ:

نجدیہ،عقیدۂ شفاعت میں اہل سنت کے مخالف ہوئے اور گمراہ معتزلیوں کا عقیدہ لے کر اس میں طرح طرح کی کورانہ روی اور خرابی بڑھائی۔کہا کہ شفاعت بالوجاہت اور شفاعت بالمحبت دربار الٰہی میں ممکن نہیں۔ایسی شفاعت کا عقیدہ رکھنا کفر ہے۔

رہ گئی شفاعت بالاذن تو ان کے دہلوی پیشوا نے تقویۃ الایمان میں یہ نقشہ کھینچا کہ،، چوری پر چوری ثابت ہوگئی مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اس نے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھرایا مگر نفس کی شامت سے قصور ہوگیا اس پر شرمندہ ہے اور رات دن ڈرتا ہے اور بادشاہ کا قانون سر آنکھوں پر رکھ کر اپنے تئیں تقصیر وار سمجھتا ہے۔

اور لائق سزا کے جانتا ہے اور بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر وزیر کی پناہ نہیں ڈھونڈتا اور اس کے مقابلے میں کسی کی حمایت نہیں جتاتا اور رات دن اس کا منھ دیکھ رہا ہے کہ دیکھئے میرے حق میں کیا حکم فرمادیں؟ اس کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے دل میں اس پر ترس آتا ہے مگر آئین بادشاہت خیال کرکے بے سبب درگزر نہیں کرسکتا کہ کہیں لوگوں کے دلوں میں اس کے آئین قدر نہ گھٹ جائے کوئی امیر وزیر بادشاہ کی مرضی پاکر اس تقصیروار کی سفارش کرتا ہے اور باد شاہ امیر کی عزت بڑھانے کو ظاہر میں اس کی سفارش کا نام کرکے اس چور کی تقصیر معاف کردیتا ہے یہی شفاعت بالاذن ہے۔

اللہ کی جناب میں اس قسم کی شفاعت ہوسکتی ہے اور جس نبی ولی کی شفاعت کا قرآن وحدیث میں ذکر ہے اس کے معنیٰ یہی ہیں۔،، دہلوی کی عبارت اختصار کیساتھ پوری ہوئی

فانكار الوجاهة والمحبة مخالفة صريحة للآيات الكريمة كان عند الله وجيها (پ۲۲ع۶ آیت ۲۹)

ترجمہ: وجاہت محبت کا انکار ان آیات کریمہ کی صریح مخالفت ہے کہ اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔

وجيها فی الدنيا والأخرة (پ۳ع۱۳ آیت ۴۵) ترجمہ: رودار ہوگا دنیا وآخرت میں۔

فاتبعونی يحببكم الله . (پ۳ع۱۲ آیت ۳۱)

ترجمہ: تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

وفی تخصیص الشفاعة بالتائبین والنادمین المخصوصین بالمخصوصیات المذکورة الذین کانهم النجدیة مخالفة صریحة لاالسنة وموافقةللمعتزلة والقیود المذکورة فی الشفاعة الممکنة تبطل الشفاعةالعامةالمتفقة علیها وقوله .

اور گناہوں سے توبہ کرنے والے ندامت سے سرشار جن میں وہ سب مخصوصیات ہوں جو اوپر بتائیں گویا کہ ان خصوصیات کے حامل یہ نجدی وہابی ہی ہیں شفاعت صرف ایسوں کے لئے ماننا اہلسنت کی صریح مخالفت اور فرقہ معتزلہ سے میل موافقت ہے۔ اور دربار الٰہی میں ہوسکتی ہے شفاعت جو قیدیں بتائیں وہ اس عام شفاعت کو جو کہ متفق علیہ ہے باطل ٹھراتی ہیں۔

فلا یقدرعلی العفوعنه بلاسبب،،غلوفی الاعتزال ،ومابعده زائد علیه فی الضلا ل،لماظهربماذکرنا مخالفة النجدیة فی هذه العقیدة لاهل السنةلاحاجةالی تفصیل مافیه من الضلال والتضلیل . (المعتقدالمنتقد ص۱۳۰)

ترجمہ:

اور دہلوی کا کہنا ہے کہ ''بے سبب درگزر نہیں کرسکتا''۔ یہ اعتزال کی گمراہی میں غلو اور زیادتی کرنا ہے اور اس سے آگے جو کہا وہ اور زیادہ گمراہی ہے۔

جب ہمارے بیان سے عیاں ہوگیا کہ نجدی وہابی عقیدۂ شفاعت میں اہلسنت کے مخالف ہیں تو دہلوی عبارت میں جو کچھ گمراہی وگمراہ گری ہے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں۔

اور جب علامہ بدایونی قدس سرہ معاصر ہوکر بوجہ لزوم تبین دہلوی کی باتباع متکلمین صرف تصلیل پر اکتفا کرتے ہیں خود تکفیر نہیں فرماتے ہیں تو

امام اہلسنت قدس سرہ نے اگر بوجہ عدم علم نیت باتباع متکلمین دہلوی کی تکفیر سے کف لسان فرمایا اور اس صراحت کے ساتھ کہ نیت معلوم نہ ہونے کا سبب ہے کہ اپنا مسلک وہ ارشاد فرمایا کہ مقام احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ جہاں بحث فقہی تھی بوجہ تبین، بطور فقہاء تکفیر لکھی۔ نیت سے بحث نہ کی اور جب مسلک متکلمین ومختار ذکر فرمایا بوجہ عدم علم نیت، تکفیر سے احتیاط کی۔ (الموت الاحمر ص۳۴)

تو کس عقل ودین رکھنے والے کو اس میں گنجائش ہے کہ وہ اسے تکفیر دیوبندیہ سے کف لسان کے لیے آڑ بنائے کہ وہ صریح ومتعین وناقابل تاویل بعید ابعد، اقوال کفریۂ دیوبندیہ کہ خود دیوبندیہ کی طرف سے عالم آشکار اور شدید ومدید ردومواخذات پر کوئی احتمال اسلام بتانے سے عاجز رہ کر ان عبارات کے متعین فی الکفر ہونے کا قبول بھی ان کی طرف سے عالم آشکار تو ان اقوال پر دیوبندیہ کی تکفیر قطعی کلامی سے مفر کہاں؟

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی سچی محبت اور ان کے دشمنوں سے سچی نفرت وعداوت دے ان کی سچی محبت جس کے دل میں جاں گزیں ہوتی ہے وہ باطل کی حمایت کو نہایت شنیع وقبیح جانتا اور اس سے بہت دور بھاگتا ہے۔

حضرت شاہ عبداللطیف دہلوی ثم سنتھنی علیہ الرحمہ (۱۲۰۷ھ۔۱۳۴۰ھ) کو مولوی یاسین خام سرائی نے اپنی وہابیت چھپا کر اور خود کو سنی ظاہر کر کے اپنے یہاں جلسہ میں بلایا۔

امام اہلسنت قدس سرہ نے بغرض آگاہی دیوبندیوں کی حفظ الایمان وبراہین وتحذیر وفوٹو فتوائے گنگوہی اور ان کے علاوہ حسام الحرمین دیکر حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں، بھائی مولانا حسن رضا خاں اور بھانجے مولینا شاہد علی خاں کو حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں بھیجا۔ ان حضرات کے محض

پہونچ جانے سے تمام وہابی دیوبندی فرار ہوگئے اور خود مولوی یاسین خانہ نشین اور اپنے گھر میں پناہ گزیں ہوگیا۔

حضرت شاہ صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کی محبت ایمانی ونور ایقانی کہ دیوبندی عبارتوں اور ان پر فتاوئے حسام الحرمین دیکھ کر فورا مولوی یاسین کو بلوایا بار بار باصرار بلوانے پر وہ بمشکل آیا تو اس سے فرمایا مولوی صاحب! ان کتابوں کے لکھنے والوں کے تم مسلمان مانتے ہو یا کافر اس نے کئی مرتبہ پہلو تہی کے بعد آخر میں مجبورا کہا کہ ان (علمائے دیوبند) کی کتابوں میں جو کچھ لکھا ہے سب حق ہے، یہ سنتے ہی حضرت شاہ صاحب کو جلال آگیا اور فورا فرمایا کہ لعنت ہے خدا کی تمہارے مذہب پر اور تمہارے جلسے پر اور ان حضرات علماء سے فرمایا کہ:

''یہ تو اعلیٰ حضرت قبلہ کا ہم پر احسان ہے کہ ان عبارات کفریہ پر علمائے کرام حرمین طیبین سے بھی فتوائے شرعیہ فرما کر کتاب **حسام الحرمین** میں شائع فرما کر ہم سنیوں کے لیے مزید اطمنان کا سامان بھی مہیا فرمادیا۔ اگر یہ فتاوئے مبارکہ ہمارے سامنے موجود نہ ہوتے تو بھی ہم پر اور ہر ایک سنی مسلمان پر فرض تھا ان عبارات کو دیکھتے ہی ان کے معانی کو سمجھتے ہی فوراً ان کو کفر وارتداد اور ان کے لکھنے والوں کو کافر مرتد کہتے۔ **مجھ پر ظاہر ہو گیا کہ یہ لوگ وہابی دیوبندی کافر مرتد ہیں۔''**

علی رووس الاشہاد حق کا یہ اعتراف اور اعلان فرمانے کے ساتھ نور الٰہی کی ان کے قلب میں یہ جلوہ گری کہ اگر چہ ان کی دعوت پر اس کے جلسے میں گئے تھے مگر ان حضرات علماء سے فرمایا: آپ حضرات کوئی سواری منگا دیں میں یہاں سے چلا جاؤں ان حضرات نے کہا اعلیٰ حضرت قبلہ نے آپ کے لیے پالکی بھیجی ہے۔ فوراً ہی کھڑے ہوئے اور علمائے اہلسنت کے در دولت پر آ گئے۔ (ماخوذ از ترجمان اہل سنت ص۴۲ ج۲)

بالجملہ مرتدین دیوبندیہ کے کفر صریح پر مطلع ہو کر انہیں کافر نہ ماننا خود کفر وارتداد ہے اللہ ایمان والوں کا والی ہمیں اور ہر مسلمان کو اس سے اپنی پناہ میں رکھے اور کسی بھی طرح کی حمایت باطل کی تاریکی سے بچائے اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت پر دنیا سے اٹھائے آمین **والحمد لله رب العٰلمین.**

بقلمه الفقير محمد كوثر حسن السنى الحنفى القادرى الرضوى غفرله

سہ شنبہ ۱؍صفر المظفر ۱۴۳۳ھ ۲۷ دسمبر ۲۰۱۱ء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط

طاہر القادری

پر فتویٰ کفر



قرآن کی فریاد

اپنے ماننے والوں سے

از

حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول صاحب، سیالوی، پاکستان

ناشر

دار العلوم غوثیہ رضویہ جامع مسجد نور اندرون جنرل بس اسٹینڈ سرگودھا

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ط

قرآن کی فریاد

اپنے ماننے والوں سے

از۔۔حضرت علامہ مفتی محمد فضل رسول صاحب، سیالوی

ابتدائیہ

یہ فتویٰ لکھنے کی ضرورت اس لئے پڑی کہ اس سے قبل رسالہ سیفِ نعمان میں تمام اہل منہاج سے دس سوال کئے گئے تھے۔ ان سوالوں کی روشنی میں اہل منہاج پر فرض تھا کہ مسٹر طاہر کا شرعی حکم بیان کرتے ،لیکن طویل عرصہ تک ان کی طرف سے خاموشی رہی، جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ اہل منہاج نے نہ توان سوالات کا انکار کیا اور نہ ہی ان میں اتنی اخلاقی اور مذہبی غیرت وحمیت ہے کہ مسٹر طاہر کہ متعلق شرعی حکم بیان کریں۔اب ہم پر فرض ہو گیا کہ مسلمانوں کو فرقہ طاہریہ کے فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لئے اس کا شرعی حکم بیان کریں تا کہ حجت تام ہوجائے ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کو شریعت کے مطابق اعلانیہ توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔بصورت دیگر مسلمان بھائیوں کو اس کے شر سے محفوظ فرمائے۔آمین۔

قرآن کی فریاد

نحمده ونصلی ونسلم علی من نزل علیه القرآن لیکون للعالمین بشیراً ونذیرًا وعلیٰ آله واصحابه الکاملین وعلیٰ اتباعه وعلی التابعین لهم باحسان الی یوم الدین. اما بعد!

تمام اہل کتاب جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لائے قرآن مجید فرقان حمید نے بلاتفریق ملک و وطن ان کے کفر کا بار بار اعلان فرمایا اور مسٹر طاہر نے ادارہ منہاج القرآن میں کرسمس کی تقریب منعقد کی۔تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا:

آج کی یہ تقریب جو کرسمس سیلیبریشن کے سلسلے میں تحریک منہاج القرآن کی طرف سے اور مسلم کرسچین ڈائیلاگ فورم (MCDF) کی طرف سے منعقد ہوئی ہے جس میں ہمارے مسیحی بھائی اور ان کے موقر اور محترم رہنما ءان کے دیگر مذہبی اور سماجی نمائندگان پادری صاحبان اور دیگر مسیحی برادری سے تعلق رکھنے والے ہمارے مرد اور خواتین حضرات اس دعوت پر تشریف لائے ہیں میں صمیم قلب سے کرسمس پروگرام میں شرکت پر ان کی آمد پر خصوصی خوش آمدید کہتا ہوں۔اور کرسمس کے اس مبارک موقع پر مبارک پیش کرتا ہوں۔

کرسمس کی تقریب مسیحی دنیا میں اور مسیحی عقیدہ میں وہی اہمیت رکھتی ہے جو اسلامی عقیدے میں عید میلاد النبی کی اہمیت ہے ۔۱۲/ربیع الاول کو مسلمان عید میلاد النبی مناتے ہیں میلاد Birth کو کہتے ہیں۔ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یوم میلاد، یوم پیدائش پوری دنیا میں منایا جاتا ہے

اور ہمارے مسیحی بھائی اور بہنیں پوری دنیا میں دسمبر کی اس تاریخ کو حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضرت یسوع مسیح علیہ السلام ان کی ولادت اور پیدائش کا دن یعنی یوم عید یسوع مسیح علیہ السلام مناتے ہیں، تو نیچر دراصل ان دونوں پروگراموں کی ایک ہے، لہٰذا یہ بھی ایک قدر مشترک ہے، اور مسلمان اسلامی عقیدے کے مطابق اس وقت تک مسلمان نہیں سکتا کلمہ پڑھنے کے باوجود، نماز، روزہ، حج، زکوۃ کے تمام ارکان ادا کرنے کے باوجود قرآن مجید پر ایمان رکھنے، اسلام کی جملہ تعلیمات پر ایمان بھی رکھے، اور عمل بھی کرے مگر ان تمام ایمان کے گوشوں، تقاضوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے باوجود اگر وہ صرف ایک شِک کا انکاری ہے، وہ یہ کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کی نبوت کا، رسالت کا، آپ کی بزرگی کا، آپ کے معجزات کا، آپ کی کرامت کا، آپ کی عظمت کا اگر وہ ان کے نام کا اوران کی بعثت کا اوران کی وحی کا، ان کے پیغام کا اگر وہ انکار کرے، اور کہے کہ میں ان کو نہیں مانتا، تو تمام ایمان مختلف حقائق پر لائے ہوئے، اس کو فائدہ نہیں دیں گے، وہ ان سب کے ماننے کے باوجود کافر تصور ہوگا (اقول: جیسا کہ ان سب حقائق کو مانتے ہوئے موجودہ عسائیت کو کفر نہ ماننے والا کافر ہو جاتا ہے۔ محمد فضل رسول)

پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بی لیورز (Believers) اور نان بی لیورز (Non Believers) کی تقسیم آتی ہے۔ نان بی لیورز کو کفار کہتے ہیں، علمی اصطلاح میں اور بی لیورز ان کو کہتے ہیں، جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبروں پر ایمان لاتے ہوئے، مذہب ان کا کوئی بھی ہو۔ تو جب بی لیورز اور نان بی لیورز کی تقسیم ہوتی ہے، تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان یہ تین مذاہب بی لیورز میں شمار ہوتے ہیں، یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے، اور جو کسی بھی آسمانی کتاب پر آسمانی نبی اور پیغمبر پر ایمان نہیں لاتے وہ نان بی لیورز کے زمرے میں آتے ہیں۔ اور بی لیورز کی پھر آگے تقسیم ہے، اہل اسلام اور اہل کتاب کی۔ تو خود قرآن کریم میں کفار کے لئے احکام اور ہیں اور اہل کتاب کے لئے احکام اور ہیں۔ تو قرآن مجید کا اگر گہرائی سے مطالعہ کیا جائے اور سنت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضور علیہ السلام کی تعلیمات کا تو واضح طور پر یہ جو رشتہ اور تعلق ہے، ایمان، وحی، آسمانی اور آخرت پر ایمان لانے کا، انبیاء، رسل، اور پیغمبروں اور اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر ایمان لانے کا جزا اور سزا پر ایمان رکھنے کا علیٰ ھٰذالقیاس یہ وہ مشترکات ہیں، جن کی بنیاد پر یہ دو عقیدے اور مذہب بہت قریب ہو جاتے ہیں۔

آپ اپنے گھر میں آئے ہیں قطعاً کسی دوسری جگہ پہ نہیں۔ آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے۔ تو ابھی مسلمان عبادت مسجد میں کریں گے۔ اگر آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے، تو مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت کے ایونٹ (event) کے لیے نہیں کھولی تھی، ابدالآباد تک آپ کے لئے کھلی ہے۔ یہ اس لئے نہیں کھولی تھی کہ ایک وقت کوئی سیاسی کام تھا یا سیاسی دور تھا یا شاید کوئی سمجھے کہ سیاسی ضروریات میں سے تھی، اب تو میری کوئی سیاسی محتاجی نہیں ہے، آپ سب کو اس بیان سے بری الذمہ کرتے ہوئے اب تو جو یہ سیاست کے اوپر غالب ہے، میں تو نہیں جوتے کے نوک پر ٹھکرا چکا ہوں۔ جوتا مار چکا ہوں، کوئی ضرورت نہیں ہے سیاست کی اب بھی اگر آپ کو بلایا اور ویلکم کیا ہے، اور تقریب منعقد کی اور مسجد کھلے رہنے کا بھی اعلان کیا ہے، تو اس کا مطلب ہے ہمارا کوئی اقدام کسی غرض پر مبنی نہیں ہوتا ہمارے ایمان پر مبنی ہوتا ہے، شکریہ (CD مسٹر طاہر)

ماہنامہ منہاج لقرآن میں لکھا ہے، تحریک منہاج القرآن کے کانفرنس حال میں پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے قرآن پاک اور بائیبل مقدس کی تلاوت سے ہوا۔ تحریک منہاج القرآن کے نائب امیر بریگیڈیر (ر) اقبال احمد خان نے استقبالیہ کلمات پیش کئے اس کے بعد شاہین مہدی اور منیر بھٹی نے کرسمس کے گیت گائے اور مسیحی برادری کی نظمیں پڑھیں۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش منانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ (ماہنامہ منہاج القرآن فروری 2008 صفحہ 73)

مسٹر طاہر کے ایک مجمع میں اس کے استقبال کے موقع پر کثرت سے یہ نعرہ لگایا گیا: مسلم مسیحی بھائی بھائی، مسلم مسیحی بھائی بھائی (CD)

ذیل میں وہ آیات ذکر کی جاتی ہیں جو پکار پکار کر اپنے ماننے والوں کو جھنجھوڑ رہی ہیں کہ مسلمانوں تمہارے جیتے جی مسٹر طاہر میرے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے، آپ کب جاگیں گے؟ افسوس کے مسٹر طاہر نے جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف سیاسی خلیفہ قرار دیا، امام باڑوں میں جا کر تقریریں کیں، سنی شیعہ بھائی بھائی کے نعرے لگوائے، اور یہ راگ الاپا کہ **جو شیعہ سنی کو دو کرے اسے دو کر دو**، جب حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام پر رافضیت کا مکمل لبادہ اوڑھ لیا اور دیوبندیوں کے پیچھے نمازیں پڑھنے کا فتویٰ دیا، تو ہم لوگ عوام کالانعام کو سمجھانے میں سخت دشواری پاتے تھے، **لیکن اب نوبت مسلم، مسیحی بھائی تک پہنچ چکی ہے۔**

اھل کتاب کے کفر پر آیات قرآنی

﴿۱﴾ قُلْ یٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (پارہ ۳ آیت ۶۴ آل عمران)۔

ترجمہ:

''اے محبوب تم فرماؤ اے اہل کتاب ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے؛ یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنالے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں۔ تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔''

یہ آیت کریمہ پکار رہی ہے کہ اے اہل کتاب یہود و نصاری اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور کسی کو خدا نہ مانو جس طرح کہ مسلمان صرف اور صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں اور اسی ایک اللہ کو رب مانتے ہیں۔ تو کیا یہود و نصاری نے اللہ کریم جل جلالہ کا حکم مانا؟ اس کا جواب نفی میں ہے کیونکہ قرآن مجید اعلان فرماتا ہے۔

﴿۲، ۳﴾ وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ وَقَالَتِ النَّصٰرَی الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰہِ ذٰلِکَ قَوْلُھُمْ بِاَفْوَاھِھِمْ یُضَاھِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قٰتَلَھُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ اِتَّخَذُوْآ اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ وَمَآ اُمِرُوْآ اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اِلٰھًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (پارہ ۱۰ سورہ توبہ آیت ۳۰-۳۱)

ترجمہ:

''یہودی بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں، اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں اللہ انہیں مارے کہاں اوندھے جاتے ہیں، انہوں نے اپنے جوگیوں اور پادریوں کو اللہ کے سواء خدا بنالیا اور مسیح ابن مریم کو اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔''

ان آیات سے واضح ہوگیا کہ یہودی اور عیسائی مشرک و کافر ہیں کہ انہوں نے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو خدا مانا اور ان کی پوجا کی اور اسی طرح عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو خدا بنایا اور انکی پوجا پاٹ کی۔ اور مسٹر طاہر کہتا ہے کہ یہودی اور عیسائی کافر نہیں ہیں۔ اس کا یہ کہنا صراحتا قرآن کا انکار ہے اور دعوی اسلام کا نہ صرف دعوی بلکہ اس کے ماننے والے اب بھی اسے منصب نبوت سے کم نہیں مانتے اس لیے کہ وہ قرآن کا انکار کرے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بلافصل کا انکار کرے، تو اسے پھر بھی حق پر مانتے ہیں اور جو آدمی اسے نصیحت کرے اور کہے کہ یہ راستہ کفر کا ہے اسلام کا نہیں، تو اس کے ساتھ دشمنی اور عداوت رکھتے ہیں۔ حالانکہ اگر گناہوں سے معصوم ہیں تو انسانوں سے صرف اور صرف انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں دوسرے انسانوں سے غلطیاں کوتاہیاں ہوجاتی ہیں، اگر منصب نبوت سے کم جانتے تو ضرور غور وفکر کرتے اور حق واضح ہونے کے بعد اسکو نصیحت کرتے، اگر مان جاتا تو ٹھیک اور اگر نہ مانتا تو اپنا رشتہ اس سے ختم کردیتے۔ لیکن اگر تقاضا ہے، تو صرف یہی کہ مسٹر طاہر کو کچھ نہ کہا جائے۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی رَبِّی۔

ھے سوچنے کی بات

اسے بار بار سوچ

﴿۴﴾ فرمانِ الٰہی : **يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ۔**

ترجمہ:

''اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو، حالانکہ تم خود گواہ ہو۔'' (سورہ اٰل عمران آیت نمبر ۷۰)

﴿۵﴾ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ارشاد گرامی ہے:

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ.

(پ۳ ع۱۶ آیت ۷۲، سورۃ آل عمران)

ترجمہ:

''اور اہل کتاب کا ایک گروہ بولا وہ جو ایمان والوں پر اترا صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ شاید وہ پھر جائیں۔''

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِيْنَكُمْ (آل عمران آیت نمبر ۷۳)

ترجمہ:

''اور یقین نہ لاؤ مگر اس کا جو تمہارے دین کا پیرو کار ہو۔''

﴿۶﴾ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فرمان

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ. (آل عمران آیت نمبر ۷۷)

ترجمہ:

''جو اللہ تعالیٰ کے عہد اور اپنے قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ تعالیٰ نہ ان سے بات کرے اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

اہل کتاب کافروں کے عمل کی بعینہ اگر کوئی شخص مثال طلب کرے تو مسٹر طاہر اس پر ایسے پورے اترتے ہیں۔ گویا طابق النعل بالنعل یعنی جوتی جوتی کے برابر ہے، کہ **یہ بھی یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح قرآن مجید کے صراحتہً خلاف اعلان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ کافر نہیں ہیں۔** (معاذ اللہ رب العلمین)

﴿۷﴾ فرمان باری تعالیٰ جل جلالہٗ:

واذاجاء و کم قالو آمنا وقد دخلوا بالکفر وھم قد خرجوا به والله اعلم بما کانوا یکتمون (سورۃ مائدہ آیت نمبر ۶۱)

ترجمہ:

''اور جب تمہارے پاس آئیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپا رہے ہیں۔''

ان کے علاوہ کثیر التعداد آیات ہیں، جن میں صراحتہً انکے کفر کا بیان ہے، چونکہ تمام آیات کا ذکر کرنا مقصود نہیں صرف بتانا یہ ہے کہ قرآن مجید نے ان کو کافر فرمایا ہے اور **طاہر صاحب صراحۃً ان کے کفر کے انکاری ہے** اور صرف اس بنا پر کہ دوسرے کفار اور اہل کتاب کفار کے بعض احکام میں فرق ہے اسی فرق کے پیش نظر انکے کفر کا انکاری ہو کر انہیں مسلمان ثابت کرنے کے درپے ہے۔ مگر اللہ جھوٹوں اور دغا بازوں کو ننگا کر رہا ہے۔

اب اگر چہ عیسائیوں کا کفر بھی ثابت ہو چکا ہے کہ وہ بھی یہودیوں کے ساتھ اہل کتاب میں شامل ہیں، لیکن بحیثیت عیسائی ان کے کفر پر بکثرت علیحدہ آیات موجود ہیں اب کچھ انکا تذکرہ سنیئے۔

قرآن مجید میں خصوصاً

عیسائیوں کے کفر کا اعلان

﴿۸﴾ **لقد کفر الذین قالوا ان اللّٰہ ھو المسیح ابن مریم وقال المسیح یبنی اسرائیل اعبدوا اللّٰہ ربی وربکم انه من یشرک باللّٰہ فقد حرم اللّٰہ علیه الجنة ومأوٰه النار وماللظالمین من انصار۔۔لقد کفر الذین قالوا ان اللّٰہ ثالث ثلثةوما من اله الا اله واحدوان لم ینتھوا عما یقولون لیمسن الذین کفروا منھم عذاب الیم**(سورۃ مائدہ آیت نمبر۷۲،۷۳)

ترجمہ:

''بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے اور مسیح نے تو یہ کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب اور تمہارا رب ہے، بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔اور بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں یہ کہ بے شک اللہ تین خداؤں میں سے ایک ہے۔اور خدا تو نہیں مگر ایک خدا اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔''

حضرت مولانا نعیم الدین مرادآبادی خزائن العرفان میں فرماتے ہیں کہ:

''نصاریٰ کے بہت فرقے ہیں،ان میں یعقوبیہ اور ملکانیہ کا یہ قول تھا وہ کہتے تھے کہ مریم نے الٰہ کو جنم دیا اور یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ نے ذات عیسیٰ میں حلول کیا تو وہ انکے ساتھ متحد ہو گیا تو عیسیٰ الٰہ ہو گئے۔تعالیٰ اللہ **عمایقول الظالمون علواً کبیراً**.

نیز فرمایا:

''اکثر مفسرین کا قول ہے کہ تثلیث سے ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور عیسیٰ اور مریم تینوں الٰہ تھے،الٰہ ہونا ان سب میں مشترک ہے۔متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں باپ، بیٹا، روح القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں۔''

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم**

یعنی''بے شک کافر ہوئے وہ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے۔''(سورۃ مائدہ آیت نمبر۱۷)

﴿۹﴾ **ومن الذین قالوا انا نصاریٰ اخذنا میثاقھم فنسوا حظاً مما ذکروا به فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الیٰ یوم القیٰمة وسوف ینبئھم اللہ بما کانوا یصنعون**۔(سورۂ مائدہ آیت۱۴)

ترجمہ:

''اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے عہد لیا تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں تو ہم نے ان کے آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا اور عنقریب اللہ انہیں بتا دیگا جو کچھ کرتے تھے۔ان کے علاوہ قرآن مجید کی کثیر آیات ان کے کفر پر ناطق ہیں۔''

مسٹر طاہر کے بارے میں شرعی حکم

(۱)

مسٹر طاہر ان کو منہاج میں بلا کر اپنی مسجد ان کے لیے کھول دیتا ہے اور کرسمس ڈے پر ان کے ساتھ کیک کھاتا ہے اور ان سے بغل گیر ہو کر اعلان کرتا ہے، کہ یہ کافر نہیں ہیں۔ پھر وہاں کہا کہ جو آدمی عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے۔

سوال ہے کہ:
وہاں کون تھا؟
جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کا منکر تھا۔
الحمدللہ مسلمان تو بمع حضرت عیسیٰ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی نبوت پر جب تک ایمان نہ لائیں، مسلمان ہو ہی نہیں سکتے۔
ان کو یہ مسئلہ پہلے سے معلوم تھا اور عیسائی بھی بزعم خویش ان کی نبوت پر ایمان کا دعویدار ہے تو اس طرح کے اعلان کی ضرورت کیا تھی؟
ہاں اگر ضرورت تھی تو اس اعلان کی ضرورت تھی کہ جو آدمی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا منکر ہے، وہ کافر ہے۔
اس اعلان سے وہ کافر ناراض ہوتے جن کو راضی رکھنا تھا اس لیے پینترا بدلا۔ انکو دعوت اسلام دینے کے بجائے ان کے کفر کو ہی اسلام کہہ دیا کہ:

یہ بی لیورز (Believers) ہیں، کفار نہیں!!!!

''اناللّٰہ و انا الیہ راجعون۔استغفر اللّٰہ ثم استغفر اللّٰہ''

(۲)

کفار کے پادریوں کو مسلمانوں کی طرح علماء کہا: کہتا ہے علماء مسلمان ہوں یا مسیحی ان کی طبیعت ایک جیسی ہوتی ہے۔ ظلم و بے حیائی کی انتہا کر دی کہ عیسائیوں کے پادریوں کو بمع صلیب پہنے مسلمان علماء کے برابر لا کھڑا کیا حالانکہ مسلمان غیر عالم مسلمان علماء کے برابر نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون** ۔یعنی کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں یعنی نہیں ہیں (سورۃ الزمر آیت نمبر ۹) تو کافر عیسائی پادری کیسے علماء کے برابر اور کیسے وہ علماء بن گئے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۳)

ماہنامہ منہاج القرآن میں لکھا ہے تحریک منہاج القرآن کے کانفرنس حال میں پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے قرآن پاک اور بائیبل مقدس کی تلاوت سے ہوا۔ تحریک منہاج القرآن کے نائب امیر بریگیڈیر (ر) اقبال احمد خان نے استقبالیہ کلمات پیش کئے اس کے بعد شاہین مہدی اور منیر بھٹی نے کرسمس کے گیت گائے اور مسیحی برادری کی نظمیں پڑھیں۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یوم پیدائش منانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ (ماہنامہ منہاج القرآن فروری ۲۰۰۸ء صفحہ ۷۳)۔

مسلمان تمام آسمانی کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں لیکن موجودہ بائیبلوں کو قرآن مجید نے محرف شدہ قرار دیا ہے جو خدا کا کلام نہیں اس کو قرآن مجید کے مساوی لاکر قرآن کے مقابلے میں اس کی تلات، یہ قرآن مجید کی ہتک اور تکذیب ہے۔اس وقت قرآن مجید کا کیا حال ہوگا۔قرآن زبان حال سے چیخ چیخ کرفریاد کر رہا ہوگا کہ ''واہ او جنڑیاں واہ'' پہلے عیسائیوں پادریوں کو علماء کے برابر کرکے ان کی عزت پر ہاتھ صاف کئے ہیں اور اب بائیبل محرف کو میرے مقابل لاکر میری تکہ بوٹی کردی۔اور میرے ساتھ تو نے وہ سلوک کیا جو مشرکین نے کیا **کما قال اللّٰہ تعالیٰ: الذین جعلوا القرآن عضین** وہ جنھوں نے کلام الٰہی کو تکے بوٹی کرلیا۔**العیاذ باللّٰہ تعالیٰ**

غیر مسلموں کے تہواروں میں شریک ہونا اور ان کے تہواروں کی تعظیم کرنا علماء کرام کی تصریح کے مطابق کفر ہے۔اور آپ لوگوں نے ادارہ منہاج میں خود کرسمس کی تقریب منعقد کی اور عیسائی پادریوں کو دعوت دی اور وہ بمع صلیب آئے۔آپ سے تو وہ اگر چہ کافر ہیں مذہباً قوی نکلے کہ اپنے کفری عقیدے کے مطابق صلیب پہن کر آئے اور آپ کے منہ پر طمانچہ رسید کیا کہ تو ہے کہ اپنے مذہب کے خلاف کرسمس بھی منا رہا ہے اور ہمارے کافر ہونے سے اعلانیہ انکار بھی کر رہا ہے لیکن ہم آپ کی طرح تقیہ نہیں کرتے بلکہ تمہارے قرآن کا انکار کرتے ہوئے صلیب پہن کر آئے ہیں اور پھر رحیق خان کا اعلان تو نہلے پر دہلا ہے کہ عیسائیوں کا تہوار کرسمس ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔وہ منہاجیوں کا ایمان ہوگا کہ کافروں صلیبوں کا تہوار ان کے ایمان کا حصہ ہے۔الحمد للہ مسلمان کفار کے تہواروں سے سخت بیزار ہیں اور اس کے کفر ہونے میں ذرا بھی شک نہیں رکھتے۔

اس مختصر تحریر سے واضح ہوگیا کہ:

''مسٹر طاہر نہ صرف وہ بلکہ اس کے شرکا، قرآن مجید کی ان تمام آیات کے منکر ہیں، جن میں یہودیوں اور عیسائیوں کو کافر قرار دیا گیا ہے۔اور کافروں سے ایوارڈ وصول کئے اور خوشی سے کیک کاٹے اور ان سے دعا کروائی یہ تمام کاروائی کفر وارتداد ہے اور مسٹر طاہر اسلام کے بعد کافر ہو چکا ہے۔''

ایک غلط فھمی کا ازالہ

آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کرلیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے، یہ بات غلط ہے۔کیا یہود ونصاریٰ میں اسلامی اعمال کے مماثل کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قرآن حکیم میں انہیں کافر کہا گیا ہے۔بلکہ بات یہ ہے کہ علماء نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معانی اسلام کے مطابق ہیں، تو اسکو کافر نہ کہیں گے، اس کو ان لوگوں نے الٹا رنگ دے دیا ہے، اور یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہ ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے۔ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ پر کفر ہوگا۔یہ نظریہ بھی غلط ہے، کیونکہ قرآن مجید نے کافر کو کافر کہا۔پھر تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہنا چاہیے تمہیں کیا معلوم کہ ایمان پر مرے گا کہ نہیں۔خاتمہ کا حال تو خدا جانے۔مگر شریعت نے کافر و مسلم میں امتیاز رکھا ہے اگر کافر کو کافر نہ کہا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی معاملات کروگے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے امور ایسے ہیں جن میں کفار کے احکام مسلمانوں سے بالکل جدا ہیں (بہار شریعت حصہ نہم صفحہ ۱۴۲)۔

مسٹر طاھر صاحب کافرو مرتد قرار پائے ۔اب ان لوگوں کی اپنی نام نہاد وسعتِ قلبی کو ایک طرف رکھتے ہوئے قرآن مجید اور احادیث اور فقہاء کرام کی تصریحات ملاحظہ فرمائیں اور فیصلہ کریں کہ آپ ان دلائل کے ہوتے ہوئے شریعت کا حکم مانیں گے یا مسٹر کے دفاع کو ترجیح دیں گے .وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِی الۡعَظِیۡمِ .

قرآنی آیات سے فیصلہ

﴿۱﴾ قرآن مجید کی آیات اولاً ذکر کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ یرْتَدِدْمِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَیَمُتْ وَھُوَ کَافِرٌفَاُولٰئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُھُمْ فِی الدُّنْیَاوَالْاٰخِرَۃِوَاُولٰئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِھُمْ فِیْھَاخٰلِدُوْنَ (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۱۷)

’’تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔‘‘

﴿۲﴾ **یَآاَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْامَنْ یَّرْتَدَّمِنْکُمْ عَنْ دِیْنِہٖ فَسَوْفَ یَأْتِی اللّٰہِ بِقَوْمٍ یَّحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ اَذِلَّۃِ عَلٰی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃِ عَلٰی الْکَافِرِیْنَ یُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَایَخَافُوْ نَ لَوْمَۃَلآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ** (سورہ مائدہ آیت نمبر ۵۴)

ترجمہ:

’’اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم لائے گا، جو اللہ کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ کو محبوب رکھے گی، مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہوگی اور وہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے، کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے اور یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔‘‘

﴿۳﴾ **قُلْ اَبِا للّٰہِ وَآیٰتِہٖ وَرَسُوْلِہٖ کُنْتُمْ تَسْتَھْزِءُ وْنَ لَاتَعْتَذِرُوْاقَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَاِیْمَانِکُمْ** (سورہ توبہ آیت ۶۵و۶۶)

ترجمہ:

’’تم فرمادو، کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے ہو، بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔‘‘

عیسائیوں کے کفر کا منکر ہو کر مسٹر طاہر نے بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی، وہ فرمائیں یہ کافر ہیں، یہ بکتا ہے نہیں۔ معاذ اللہ!

صراحتاً لازم کہ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ صادق نہیں اور رسول اللہ فرمائیں یہ کافر اور یہ کہتا ہے کہ نہیں، تو اس نے صراحتاً اللہ اور رسول کو جھوٹا کہا

اور جو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھوٹا کہے، **وہ ضرور کذاب اور کافر و مرتد ہے۔**

تَعَالٰی اللّٰہُ عَمَّایَقُوْلُ الظّٰالِمُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًاوَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْااَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ.

حدیث شریف سے فیصلہ

صحیح بخاری اور مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

'' لَایَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ یَشْھَدُاَنْ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّااَحَدُثَلَاثَۃِنَفَرٍ،اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ،وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ،وَالتَّارِکُ لِدِیْنِہٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَۃِ ..''

(بخاری حدیث نمبر۶۸۷۸،مسلم حدیث نمبر۴۳۷۸،ترمذی حدیث نمبر۱۴۰۲،سنن النسائی حدیث نمبر۴۰۱۶،ابن ماجہ حدیث نمبر۲۵۳۴)۔

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی ایسے آدمی کا خون حلال نہیں ہے، جو لاالہ الا اللہ کی اور میرے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو۔ سوائے تین آدمیوں کے۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنے دین کو ترک کرنے والا، جماعت کو چھوڑنے والا۔

بحرالرائق شرح کنزالدقائق میں ہے کہ:

'' **اگر کوئی شخص حدیث متواتر کا رد کرے یا کھے کہ میں نے بڑی حدیثیں سنی ہیں، تو وہ شخص کافر ہوجاتاھے۔**''(بحرالرائق جلد۵ص۲۰۵۔۲۰۴)۔

تو اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے؟

جو قرآن کا انکار کر رہا ہے؟ اصل عبارت یوں ہے: **وبرده حديثا مرويا ان كان متواترا او قال على وجه الاستخفاف سمعنا كثيرا۔** جو شخص حدیث متواتر کو رد کرے **اذا انكر الرجل آية من القرآن او تسخر الخ** یا کہے کہ میں نے بڑی حدیثیں سنی ہوئی ہیں، تو کافر ہو جائے گا۔ تو قرآن کا منکر بطریق اولیٰ کافر ہو جائے گا۔

فتاویٰ عالمگیری (جلد۲صفحہ۲۶۵) من انكر المتواتر فقد كفر یعنی **جو شخص حدیث متواتر کا انکار کرے تو کافر ہے۔**

اب صراحۃً منکر قرآن کا حکم (فتاویٰ عالمگیری جلد۲صفحہ۲۶۶)

اذاانكرالرجل آية من القرآن اوتسخربايةمن القرآن وفى الخزانة او عاب كفر كذا فى التاتار خانيه۔

جب آدمی قرآن مجید کی آیت کا انکار یا قرآن کی کسی آیت سے مسخرہ پن اختیار کرے اور فتاویٰ خزانہ میں ہے، کہ کسی آیت کو عیب لگائے، تو کافر ہوجاتا ہے۔ اور اسی طرح فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے۔

بحرالرائق شرح کنز جلد۵صفحہ۲۰۵ ويكفر اذا انكر آية من القرآن او سخر باية منه

یعنی ''**جو شخص قرآن کی آیت کا انکار کرے یا کسی آیت سے مسخری کرے تو کافر ہوجائے گا۔**''

جو شخص یہود و نصاریٰ کے عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے، تو جس شخص نے صراحۃً ان کے کفر کا انکار کیا اور ان کو مسلمان کہا تو اسے ان کے عذاب میں صرف شک نہیں، بلکہ عدم عذاب کا یقین ہے، وہ کیوں کافر نہ ہوگا؟ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

عن ابن سلام رحمه الله فی من یقول لاعلم ان الیهود والنصاریٰ اذابعثو هل یعذبون بالنار افتی جمیع مشائخنا ومشائخ بلخ بانه یکفر کذا فی العتابیه۔

ترجمہ:

ابن سلام علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ جو شخص کہے کہ مجھے کوئی علم نہیں کہ یہود اور عیسائی جب دوبارہ اٹھائیں جائیں گے تو کیا انہیں نار میں عذاب دیا جائے گا۔

تو فرمایا:

ہمارے سب مشائخ اور بلخ کے مشائخ نے فتویٰ دیا ہے کہ یہ شخص کافر ہوجائے گا۔اور اسی طرح فتاویٰ عتابیہ میں مذکور ہے۔

اسی طرح بحرالرائق جلد۵ صفحہ۲۰۶ پر بھی یہ فتویٰ مذکور ہے **یکفر بقوله لاعلم ان الیهود والنصاریٰ اذا بعثو هل یعذبون بالنار** کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں نہیں جانتا کہ مرنے کے بعد زندہ ہونے پر یہودی اور عیسائی عذاب کئے جائیں یا نہیں۔

بہارشریعت (حصہ۹ صفحہ۱۴۹) پر فرمایا کہ قرآن کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے۔اور مسٹر طاہر نے تو صراحتاً خدا اور رسول کے کلام کا انکار کر کے اللہ تعالیٰ جل جلاله، اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کی **اس لئے یه شخص دائره اسلام سے خارج اور کافر ومرتد ھے۔**

مزید صفحہ۱۵۰ پر لکھتے ہیں: کفار کے میلوں اور تہواروں میں شریک ہوکر ان کے میلے اور جلوس مذہبی کی شان وشوکت بڑھانا کفر ہے۔(بہارشریعت جلد۹ صفحہ۱۵۰)۔اور منہاجیوں اور مسٹر طاہر نے ان کو اپنے گھر بلا کر ان کا مذہبی تہوار کرسمس منایا اور کافروں سے اتحاد و یگانگت کر کے اسلام اور مسلمانوں کی توہین کی۔اعاذنا الله من هذه الخرافات

فتاویٰ عالمگیری صفحہ۲۷۶ پر مرقوم ہے:یکفر بقوله النصرانیة خیر من المجوسیة اور اسی طرح اگر کہے النصرانیة خیر من الیهودیة کہ عیسائیت مجوسیت سے افضل ہے اور عیسائیت یہودیت سے افضل ہے تو کافر ہوجائے گا۔

اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

امام علامہ قاضی عیاض قدس سرہٗ شفا شریف میں فرماتے ہیں: **الاجماع علی کفر من لم یکفر احدا من النصاریٰ والیهود وکل من فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرهم او شک قال القاضی ابوبکر لان التوقیف والاجماع اتفقا علی کفرهم فمن وقف فی ذالک فقد کذب النص والتوقیف (اوشک) فیه والتکذیب والشک فیه لایقع الامن کافر** یعنی اجماع ہے،اس کے کفر پر جو کسی نصرانی یہودی خواہ کسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے جدا ہوگیا، کافر نہ کہے یا اس کے کافر کہنے میں توقف کرے یا شک لائے امام قاضی ابوبکر باقلانی نے اس کی وجہ یہ فرمائی کہ نصوص شرعیہ واجماع امت ان لوگوں کے کفر پر متفق ہیں، تو جو ان کے کفر میں توقف کرتا ہے، وہ نص وشریعت کی تکذیب کرتا یا اس میں شک رکھتا ہے اور یہ امر کافر ہی سے صادر ہوتا ہے (فتاویٰ رضویہ جلد۶ صفحہ۱۷۲ مطبوعہ آرام باغ)۔

مسڑ طاهر نے ان کفار کو مسلمانوں کے مقابل کردیا اوران کے کفری مذهب کو اسلام قرار دے دیا تو وه کافرکیوں نه هوا بلکه یقینا قطعاًکافرومرتدقرار پایا۔استغفرالله ۔

ذمہ دار علماء اور سنجیدہ مبلغین اسلام پر واجب ہے کہ اس ظالم بدبخت کے خلاف علمی طور پر اعلان جنگ کردیں اور نام لے لے کر اس کی تردید کریں، تاکہ شرق سے غرب تک اٹھتی ہوئی آواز کے سامنے اس کے تحریکی بدمعاش بے بس ہوکر رہ جائیں۔

یاد رکھیے ایسے شخص کا نام لے لے کر رد کرنا واجب ھے ۔اس پر فرعون، نمرود، ابولہب، جیسے لوگوں کے نام والی آیات ''اخرج یافلان فانک منافق'' جیسی احادیث اور رجال کی کتب میں کذابوں کی فہرست وغیرہ صریحا بول رہی ہیں۔لہٰذا بزدلی چھوڑ کر میدان میں اترنا ہوگا۔ورنہ اسلامی تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

حرف آخر

اب ہم انتظار کریں گے کہ:

ادارہ منہاج سے منسلک فضلاء اور تمام شرکاءِ منہاج کب یہ اعلان کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرتے ہوئے کافر و مرتد ہو چکا ہے، ہم بھی اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتے ہیں، اور اس سے اپنا تعلق ختم کرتے ہیں اور اس کی شخصیت کا دفاع کرنے کی بجائے اپنی عاقبت کی فکر کرتے ہیں۔فاعتبروا یااولی الابصار ۔

ھٰذاعندی و اللّٰہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

کتبہٗ ابوالابرار محمد فضل رسول السیالوی

خادم دارالافتاء دارالعلوم غوثیہ رضویہ اندرون لاری اڈا سرگودھا

اتوار ۲۸/ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق 13/اپریل 2011ء

پروفیسر طاہر القادری کی مسلکی و اعتقادی حقیقت و کیفیت

مجاہد سنیت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت ضیغم اہلسنت حضرت علامہ **محمد حسن علی رضوی صاحب** میلسی (پاکستان)

پروفیسر طاہر القادری صاحب سے متعلق استفسار کرنے والے احباب وحضرات کی دوگذشتہ فیصلہ کن قسطوں سے یقیناً مطمئن ہو گئے ہوں گے، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حضور اقدس سید عالم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابۂ کرام واہلبیت اطہار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ وسرکار غوث اعظم یا امام اہلسنت سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا نام لینا اور ان کے فضائل وکمالات بیان کرنا ہی کافی نہیں، جب تک ان سرکاروں کے معاندین وحاسدین اور کلھم کلہ توہین وتنقیص کرنے والے گستاخوں کا بائیکاٹ اور ان کا ردوابطال نہ کیا جائے، زبانی کلامی تعریف وتوصیف کچھ معنی نہیں رکھتی، دیکھئے تقویۃ الایمان، تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان وغیرہم کتب کی گستاخانہ عبارات کی نوع بنوع تاویلات کرنے والے مولوی منظور سنبھلی مدیر الفرقان، لکھنؤ، بزعم خود کیسے پکے سچے عاشق بنکر لکھتے ہیں: ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمامی مخلوق میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ ہیں، بلکہ دوسری مخلوقات کو آپ سے وہ نسبت بھی نہیں جو ستاروں کو آفتاب سے ہے، بلکہ ہمارے اکابر نے یہاں تک تصریح کی ہیں کہ روضۂ اقدس وہ پاک اور خوش نصیب مٹی جو جسد اطہر سے ملی ہوئی ہے، وہ بھی عرش اعظم سے افضل ہے۔ ملخصاً (دلکش نظارہ ص ۵۰)

اسی قسم کی زبانی جمع خرچ کی باتیں قسمیں کھا کھا کر ''الشہاب الثاقب'' کے دروغ گو مصنف نے بھی کی ہیں، مگر توہین آمیز گستاخانہ عبارات اور اہل توہین کے متعلق گونگے کسی بھی قسم کا حکم شرعی بتانے اور لگانے سے قاصر وعاجز رہے، یہی حال پروفیسر صاحب اپنی بگڑی ساکھ اور کٹتی ناک کو بچانے اور سنیوں میں خود کو سرخرو کرنے کے لئے ''قیو ٹی وی'' پر بزعم خود بڑے محققانہ اور حکیمانہ انداز میں فضائل بیان کر رہے ہیں، اگر وہ اپنے ان بیانات اور خطبات میں سچے ہیں، تو ان کے وہ اقوال اور فرمودات جو ہم نے قسط اول اور دوم میں نقل کئے، ان سے غیر مشروط وغیر مبہم انداز میں رجوع کریں۔ اکابر علمائے اہلسنّت واعاظم مفتیان شریعت کے حسب تصریحات اپنی آوارگی فکر کی حامل جدید انداز فکر میں تبدیلی کرے اور امام اہلسنت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک حق کے حدود وقیود میں اپنی منہاج کے مشن کو آگے بڑھائے تو کسے کوئی شکایت ہی نہ ہو، مگر اس میں ان کی انانیت سدراہ ہے، ان کی افتاد طبع اور متکبرانہ انداز فکر کے کماحقہ ادراک ومشاہدہ کے بعد نبیرۂ اعلیٰ حضرت جانشین مفتی اعظم علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری ازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا تھا کہ پروفیسر صاحب سے دریافت کرنا چاہئے کہ جناب نے اہلسنّت وجماعت (جسے بریلویت سے تعبیر کرتے ہیں) کو فرقہ پرستوں میں کیوں گن لیا اور لکھ ڈالا کہ بریلویت، دیوبندیت، اہلحدیثیت وشیعیت ایسے عنوانات سے وحشت ہونے لگتی ہے'' جناب کی اس عبارت کے تیور یہ کہتے ہیں کہ اہلسنّت (بریلویت) سمیت کوئی مسلک اسلامی نہیں بلکہ اسلام سے بیزار کرنے والا اور وحشت کا موجب ہے۔ پھر مسلک اسلامی کیا ہے؟ پروفیسر صاحب اگر حسام الحرمین کی تصدیق کریں تو خود ان کا یہ سارا کلام دریابرد اور انکار کریں تو دلائل عدمی قبول ہیں ورنہ صریح ہٹ دھرمی اور ان کے لئے بھی وہی احکام جو دیابنہ وغیرہم کے لئے علماء نے ارشاد فرمائے ۔۔۔۔۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اسی طرح کی کسی قسم کی زبانی جمع خرچ کی باتیں مرکز اہلسنّت دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف کے ایک فتوے میں منظر اسلام کے علماء ومفتیان عظام بہت ہی حقیقت افروز انداز میں واضح فرمایا، صاف صاف لکھا کہ جو سب کو اچھا کہتا ہے وہ سب سے برا ہے۔ ملخصاً۔

اس سے بڑھ کر شارح بخاری علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڈھ، یوپی، کے متعدد مفتیان کرام کے تصدیقات کے ساتھ فقیر کے نام ایک فتویٰ میں فرمایا 'یہ شخص صلح کلی ہے، اور صلح کلیت بے دینیت کی جڑ ہے۔ الخ'

غزالی زماں علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ نے غیر مبہم انداز میں فرمایا کہ:

وہ پروفیسر یہ سمجھتا ہے کہ میرے سوا نہ کسی کے پاس علم ہے نہ عقل ہے، اسے عنقریب اپنی انانیت کا پتہ چل جائے گا۔۔۔وہ انانیت سے بھرا ہوا ہے،

انتہائی متکبر ہے، وہ تو کہتا ہے کہ میں نہ صرف دیابنہ کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں، بلکہ یہ حسن ظن رکھتا ہوں کہ ان کا عقیدہ کفریہ نہیں ہے، بہر حال وہ میرے پاس آیا تھا، میں نے اس سے کہہ دیا کہ آئندہ میرے پاس مت آنا، مجھے تکلیف ہوتی ہے جب کسی کے پاس آئے انسانیت کے ساتھ آئے لیکن وہ طاغوت بنکر آتا ہے، اور یہ سمجھتا ہے کہ میں کسی کی بات نہیں مانوں گا، ہر کوئی میری بات مانے، میں سمجھتا ہوں یہ گمراہ ہے۔

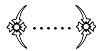
(ماہنامہ البرلاہور، اگست ۱۹۹۵، مدیر اعلیٰ مفتی غلام سرور قادری سابق صوبائی وزیر اوقاف پنجاب، بحوالہ کیسٹ علامہ کاظمی صاحب)

صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی کی زیر ادارت شائع ہونے والے ماہنامہ السعید ملتان میں مولانا شبیر ہاشمی نے لکھا ہے کہ ''پروفیسر طاہر القادری نے فتویٰ دیا ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے مساوی ہے'' حضور غزالی زماں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دلائل و براہین سے مساوی دیت کا رد فرمایا ہے اور عورت کی نصف دیت کے انکار کے انکار کو گمراہی قرار دیا اور طاہر القادری صاحب کی اپنے دارالعلوم انوارالعلوم ملتان کے سالانہ جلسہ میں آمد و شرکت پر پابندی لگادی۔ (ماہنامہ السعید، ماہ فروری، ۱۹۹۶)

خود غزالی زماں علیہ الرحمہ نے پروفیسر طاہر القادری کی گمراہ کن تحقیق کہ عورت کی دیت مرد کے برابر ہے، پر محققانہ رد وابطال فرماتے ہوئے ایک مستقل کتاب ''اسلام میں عورت کی دیت'' تصنیف فرمائی، جس میں منکر اجماع کو ضال مضل (گمراہ اور گمراہ کرنے والا) قرار دیا ہے۔ اسی طرح صدرالشریعہ علیہ الرحمہ کے خلف اکبر علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ، کراچی، اور مفتی اعظم کراچی علامہ مفتی وقارالدین قادری نے ''وقارالفتاویٰ'' میں طاہر القادری کے افکار جدیدہ اور مرد کے برابر عورت کی دیت کا رد بلیغ فرمایا ہے، اور دارالعلوم جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف کے سابق مہتمم اور جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹھ سندھ کے شیخ الحدیث علامہ مفتی تقدس علی خان صاحب قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اپنے مقالہ جواب الجواب میں پروفیسر صاحب کا رد بلیغ فرمایا ہے۔

امید ہے کہ فقیر کی یہ تحریر 'قیوٹی وی' سن کر استفسار کرنے والے علماء و احباب اہلسنّت کی تشفی کے لئے شافی وکافی ثابت ہوگی، فقیر کے پیش کردہ حوالہ جات کو اگر کوئی اپنے منفی جذبہ سے غلط اور خلاف واقع تصور کرتا ہے، تو براہ راست جناب پروفیسر صاحب سے جوابی لفافہ کے ساتھ وضاحت طلب کرے، اور ان کے جواب کی فوٹو کاپی فقیر کو ارسال کرے اور اگر خود بدولت پروفیسر صاحب تینوں قسطوں میں مذکوران حوالہ جات سے اظہار برأت ولاتعلقی کریں تو وہ اپنے ماہنامہ منہاج میں چھاپ دیں کہ میں حسام الحرمین شریفین کے جملہ فتاویٰ تکفیر کی مکمل تائید وحمایت کرتا ہوں اور عورت کی دیت مرد کے برابر تحقیق سے رجوع کرتا ہوں، تمام فرقہ باطلہ کی اقتداء میں جواز نماز کے قول سے رجوع کرتا ہوں اور آئندہ منہاج القرآن کا کسی بھی قسم کے بدمذہب مخالفین اہلسنّت کو رکن وعہدہ دار نہیں بنایا جائے گا۔

وماعلینا الا البلاغ المبین۔



طاہر الپادری کے کفری بیانات سنیے، جس میں اس نے یہودیوں کو مومن کہا۔

www.tahirulpadri.com

ڈاکٹر طاہرالقادری کی عیسائیت نوازی
عصر حاضرکا خطرناک وگمراہ کن فتنہ؟

از: حضرت علامہ مفتی محمد قمرالزماں رضوی نوری شیخ الحدیث دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

واعظاں کیں جلوہ برمحراب و منبر می کنند☆چو بخلوت می روندآں کارد یگرمی کنند

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے☆سونے والوں جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

مخبر صادق،غیب داں نبی،امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قرب قیامت کی نشانیوں کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰبائکم فایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم۔(رواہ مسلم ومشکوٰۃ)۔

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں ایک گروہ فریب دینے والوں اورجھوٹ دینے والوں کا ہوگا وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے۔تو ایسے لوگوں سے بچو اورانہیں اپنے قریب نہ آنے دوتا کہ وہ تمہیں گمراہ نہ کریں اورنہ فتنہ میں ڈالیں۔

اورایک حدیث میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انّ بنی اسرائیل تفرقت علیٰ ثنتین وسبعین ملۃً وتفترق امتی علیٰ ثلٰثٍ وسبعین ملۃً کلھم فی النار الاملۃ واحدۃ، قالوا من ھی یارسول اللّٰہ! قال مااناعلیہ واصحابی۔(رواہ ترمذی و مشکوٰۃ)۔

ترجمہ:

قوم بنی اسرائیل بہتر۷۲رفرقوں میں بٹ گئی اورمیری امت تہتر۷۳رفرقوں میں بٹ جائے گی،ان میں ایک مذہب والوں کے سوا باقی تمام مذاہب والے جہنمی ہوں گے۔صحابہ کرام نے عرض کیا،یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم!وہ ایک مذہب والے کون ہیں؟یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،وہ اسی مذہب وملت پر قائم رہیں گے،جس پر میں ہوں اورمیرے صحابہ ہیں۔(یعنی اہلسنّت وجماعت)۔

عہد رسالت سے لیکرآج تک امت مسلمہ ہزاروں فتنوں کا ہدف بنتی رہی،بہت سے ایسے انقلابات رونما ہوئے جن کی زد سے ملت اسلام کوشدید صدمات سے دوچار ہونا پڑااورمسلمانوں کی شوکت اقتداراوراجتماعیت کوسخت نقصانات سے دوچار ہونا پڑا؟

یہودونصاریٰ جواسلام اور بانی اسلام نبی آخرالزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سخت دشمن تھے،اسی لئے ہلال وصلیب کی جنگ اسلام کے ابتدائی

دور میں شروع ہوگئی تھی اور اس کا سلسلہ چلتا رہا۔مگر خلافت عباسیہ کے دور انحطاط میں صلیبی جنگوں کا بڑا خونریز سلسلہ شروع ہوا،لیکن سلطان صلاح الدین ایوبی کی ہمت وشجاعت اور جذبۂ ایمانی کی قوت نے عیسائیوں کے عسکری سیلاب کو پوری طرح روک دیا۔اس وقت یوروپ کے مسیحیوں نے محسوس کیا کہ اسلام کو بزورِ شمشیر مغلوب کرنا مشکل ہے،اس لئے انہوں نے حیلہ وفن کاری سے مسلم سوسائٹی سے ایسے ناقص العقیدہ،منفی ذہنیت رکھنے والے،ضعیف الایمان مسلمانوں کو منتخب کیا،جو دولت وشہرت کے حریص اور مکرو دغا کے پیکر تھے۔انہوں نے اسلام کے اساسی وفروعی احکام ومسائل میں دسیسہ کاری کی۔ اور قرآن وحدیث کی گمراہ کن تفسیر وتعبیر سے ایسے عقیدے گڑھے،جو سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دین کی حقیقی روح سے بیزار کرنے میں معاون ثابت ہوسکیں،انگریز عیسائیوں نے برصغیر غیر منقسم ہندوستان پر اپنے اثر واقتدار کے زمانہ میں جہاں عیسائیت کی برملا تبلیغ کر کے ہزاروں مسلمانوں کو کافر و مرتد بنایا،وہیں ایسے نام نہاد مسلمانوں کو شہہ دی جو اسلام کا ظاہری لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے اعتقاد واعمال میں تذبذب اور تشکیک کی لہر پیدا کردیں اور اس طرح ملت بیضاء کے اجتماعی شیرازہ کو منتشر کردیا۔

ایسے ہی گندم نما جوفروش اسلام شکن،باطل پرست،عیار ومکار لوگوں میں محمد بن عبدالوہاب نجدی،مرزا غلام احمد قادیانی،سرسید احمد خان،اسماعیل دہلوی،ابوالکلام آزاد،اشرفعلی تھانوی،رشید احمد گنگوہی،قاسم نانوتوی،خلیل احمد انبیٹھوی وغیرہم ہوئے،اور اب پروفیسر طاہر القادری انہی لوگوں کی طرح عیسائیوں اور دیگر مذاہب باطلہ کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور ہر ایک مذہب کو ایمان والا اور حق پر کہہ رہے ہیں،طاہر القادری کا فتنہ اس حد تک خطرناک ہے کہ تعلیم یافتہ مسلمان بھی اس کو بہت بڑا علامہ اور اسلام کا داعی ومبلغ سمجھ رہا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اہلسنّت کے مدرسے میں تعلیم حاصل کیا۔اہلسنّت کے گھرانے میں پیدا ہوا اور اپنی ذہانیت وقابلیت سے اہلسنّت کے علماء ودانشوروں میں شامل ہوگیا۔اپنی فصاحت وبلاغت،منفرد انداز بیاں کی وجہ سے عوام وخواص میں کافی مقبولیت وشہرت حاصل کرلیا؟ سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوب مدح وسرائی بھی کیا،عظمتِ رسالت،علم غیب نبی،توسّل وغیرہا عقائد ومراسم اہلسنّت پر نہایت مدلّل ومفصل نکات آفریں بیانات کئے اور خاص طور سے **Q.tv** چینل پر جب سے خطاب شروع کیا،تقریباً پوری دنیا میں اسے کافی شہرت حاصل ہوگئی؟ **لیکن علم ودانش کے غرور نے جیسے بہت سارے علم والوں کو راہ راست سے بہکا کر گمراہی کے راستے پر ڈال دیا،یہی انجام ڈاکٹر طاہر القادری کا بھی ہوا۔**

چنانچہ اس نے اپنی کتاب ’’فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن‘‘ میں صفحہ ۶۵ر پر لکھا ہے کہ ’’بحمداللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں ہے،البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری وتشریحی ہے۔اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر بعض فروعات وجزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید وتفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔‘‘ اس عبارت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ بنام مسلم کلمہ گو جتنے فرقے ہیں خواہ وہ اللہ ورسول کی شان میں کیسی ہی گستاخی کرتے ہوں،قرآن وحدیث کا انکار کرتے ہوں سب مومن ومسلمان ہیں۔(معاذ اللہ)

پھر اس نے امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف سیاسی خلیفہ قرار دیا،اور شیعوں کے امام باڑوں میں جاکر تقریریں کیں اور شیعہ سنی بھائی بھائی کے نعرے لگوائے،اور یہ ڈائیلاگ دیا کہ جو شیعہ سنی کو دو کرے تم اسے دو کردو؟ **ذرا! آپ اس کے جملوں پر غور کریں اور ایمان داری سے فیصلہ کریں کہ کیا مسٹر طاہر پادری نے کفر واسلام کو ایک نہیں کردیا؟ اور کفر واسلام کو ایک کرنے والا کافر ہے۔** اور یہیں تک محدود نہیں بلکہ اس نے اپنے ادارہ منہاج القرآن کے مرکزی دفتر میں کرسمس ڈے کے موقع پر عیسائیوں کو دعوت دے کر بلایا اور عیسائیوں کا استقبال کیا اور اس موقع پر مسلم مسیحی بھائی بھائی کا نعرہ لگایا گیا۔مسٹر طاہر پادری نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اہل کتاب عیسائی،یہودی کافر نہیں بلکہ مومن ہیں؟۔(معاذ اللہ)

جبکہ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ اہل کتاب اور مشرکین کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ان الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین فی نار جھنم خالدین فیھا ابداً۔(سورۂ بینہ)۔

ترجمہ:

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اہل کتاب اور مشرکین وہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

دوسری جگہ فرمایا:

لقد کفر الذین قالوا ان اللّٰہ ھو المسیح ابن مریم۔

ترجمہ:

بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے۔(سورۃ المائدہ)

قارئین حضرات! قرآن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اہل کتاب کے کافر ومشرک ہونے کا اعلان فرمایا اور یہ طاہر پادری یہود ونصاریٰ کے مومن ہونے کا اعتقاد رکھتا ہے تو اس نے قرآن کی آیتوں کا انکار کیا یا نہیں؟ بیشک اس نے قرآن کریم کی ان آیتوں کا انکار کیا اور کافر ومرتد ہوگیا۔ ایسے ہی گمراہوں کے بارے میں قرآن میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم۔** یعنی بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوگئے ایمان لانے کے بعد۔(سورۂ توبہ)

غلط فہمی کا ازالہ:

آج کل صلح کلی قسم کے لوگ یہ کہتے ہیں کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے؟ یہ بات سراسر غلط ہے۔ کیا یہود ونصاریٰ میں اسلامی اعمال کے مماثل کوئی بات نہیں پائی جاتی؟ حالانکہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر کہا ہے۔ ہاں! اس سلسلے میں علماء نے یہ فرمایا ہے کہ کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معانی اسلام کے مطابق ہیں تو اس کو کافر نہ کہیں گے۔ اس بات کو جاہل صلح کلیوں اور بدمذہبوں نے اُلٹا رنگ دید یا ہے اور یہاں تک کہتے ہیں کہ ہم کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے، ہوسکتا ہے کہ مسلمان ہوجائے؟ تو پھر کسی مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو کہ پتہ نہیں کب کفر کر بیٹھے؟ (معاذ اللہ)۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے کافر کو کافر کہہ کر پکارنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: **قل یاایھا الکفرون** ۔اے محبوب آپ فرمائیے اے کافرو۔ لیکن نہایت حیرت اور افسوس کی بات ہے کہ جو شخص اتنی دیدہ دلیری کے ساتھ قرآن وحدیث کا صاف وصریح لفظوں میں انکار کررہا ہے اور مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کو برباد کررہا ہے، اس کے بارے میں سنی مسلمان بھی اب تک نرم گوشہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ؎

اس سادگی پر کون نہ مرجائے اے خدا　　　لڑتے ہیں مگر ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

وہابیہ دیابنہ کے بارے میں طاہر الپادری کا یہ کہنا کہ عقائد میں ہمارا (سنیوں کا) ان سے کوئی اختلاف نہیں ہے، صرف فروعی اختلاف ہے؟ میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں دیوبندیوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (معاذ اللہ) بلکہ رشید احمد گنگوہی کے فتوے کے مطابق وقوع کذب کے معنی درست ہوگئے یعنی وہ جھوٹ بول چکا، اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا کہ نبی آخر الزماں کا خاتم النبیین ہونا عوام کا خیال ہے نہ کہ اہل فہم کا؟ اہل فہم کے نزدیک تقدم وتأخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ لہٰذا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا بعد زمانہ نبوی اگر کوئی نبی جدید مبعوث ہو تو خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس)۔ مذکورہ بالا عبارت میں نبی کریم کے آخری نبی ہونے کا صاف انکار ہے اور حضور کا آخری نبی ہونا ضروریات دین سے ہے اور حفظ الایمان میں مولوی اشرفعلی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کا مذاق اڑاتے ہوئے یوں لکھ مارا۔ ''اگر بعض علوم غیبیہ حضور کو معلوم ہیں تو حضور کی کیا تخصیص، ایسا علم تو زید عمر وصبی مجنون بلکہ جمیع بہائم حیوانات کو بھی حاصل ہے''۔ (معاذ اللہ)۔ اس عبارت سے نبی پاک کی توہین ظاہر ہے اور نبی کی توہین کفر ہے۔ اسی طرح براہین قاطعہ میں ہے: شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے؟'' (ص۵۱)۔ اس عبارت سے وہابیوں، دیوبندیوں نے نبی پاک کے علم کو شیطان اور ملک الموت کے علم سے

گھٹایا، تو یہ شدید توہین اور کفر ہے۔ ایسی بہت سی باتیں دیوبندیوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے تو کیا یہ فروعی باتیں ہیں یا عقائد ایمان کی باتیں؟ بلاشبہ یہ ایمان وعقیدے کی باتیں ہیں۔ اور طاہر الپادری کہتا ہے کہ عقائد میں ہم متحد ہیں۔ یہ سراسر دجل وفریب اور گمراہی ہے۔ **طاہر الپادری جان بوجھ کر مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈال کر گمراہ کرنا چاہتا ہے۔ اور مسلمانوں میں انتشار وافتراق پیدا کرنا چاہتا ہے اور یہ صیہونی سازش کا حصہ ہے۔** بلکہ عیسائی لوگ اسی کام کے لئے کروڑوں روپئے اس کو دے کر اپنا ایجنٹ بنا لیتے ہیں۔

اسی طرح مسٹر طاہر پادری نے احکام شرعیہ میں بھی اختلاف کیا اور عورت کی دیت کے اجماعی مسئلے میں اس نے کہا کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہے۔ جبکہ امام اعظم اور تمام فقہائے احناف کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورت کی قتل خطا کی دیت مرد کے مقابلے میں نصف ہے، جیسا کہ فرمایا گیا کہ **دیة المرأة علی النصف من دیة الرجل۔**

حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے۔"

پاکستان کے مقتدر علمائے اہلسنّت اور پروفیسر طاہر کے استاذ حضرت علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ نے بہت سمجھایا مگر یہ مغرور ومتکبر اپنے اجتہاد پر بضد رہا۔ یہاں تک کہ ایک گفتگو کے دوران ایک عالم نے جب ان سے کہا کہ اس مسئلے میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں، تو طاہر پادری نے کہا کہ "آپ میرے جواب میں ان کا نام کیوں پیش کرتے ہیں؟ وہ تو اس مسئلے میں ہمارے فریق ہیں"۔ **گویا اس نے خود کو مجتہد بنا کر پیش کیا، اور سرکار امام اعظم کو اپنا امام ماننے سے انکار کردیا۔**

اب قارئین خود ہی فیصلہ کریں کہ جو شخص اتنا بڑا اجری اور گستاخ ہو کہ ائمۂ مجتہدین وفقہاء وعلمائے اسلام کے مقابلے اپنے علم وعقل اور اپنے خیال و رائے کو ترجیح وفوقیت دیتا ہو، اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ اور جو لوگ آنکھ بند کر کے صرف اس کی لچھے دار تقریرین کر اس کے پیچھے بھاگ رہے ہیں ان کا حشر کیسا ہوگا؟ **بلاشبہ وہ گمراہ اور گمراہ گر کافر ہے۔ جو اس کی اتباع کریں گے وہ بھی گمراہ ہوجائیں گے۔**

قابل صد تحسین ولائق تقلید ہے پاسبان مسلک اعلیٰ حضرت سراج ملت حضرت علامہ سید سراج اظہر قادری رضوی کا کارنامہ کہ انہوں نے دوسال قبل ہی تمام صلح کلی تحریکوں اور طاہر الپادری اور تمام فرقہائے باطلہ کے مکمل ردّ وابطال کے لئے ویب سائٹ **WWW.SUNNITABLEEGI JAMAAT.COM** شروع کردیا اور اپنے خطبات وبیانات میں بھی اور انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی طاہر پادری اور دیگر صلح کلی ہری وسفید پگڑی والوں کی حقیقت لوگوں کے سامنے ظاہر کردیا اور اس کام میں ان کے شہزادے حضرت مولانا سید منہاج رضا ہاشمی ناظم اعلیٰ دارالعلوم فیضان مفتی اعظم پھول گلی ممبئی ۳ مسلسل لگے ہوئے ہیں۔ اور سنی مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کی حفاظت وصیانت کے لئے نہایت فکرمند ہیں اور خاص کر جب طاہر الپادری کا فتنہ زیادہ بڑھا تو انہوں نے ایک اور ویب سائٹ **WWW.TAHIRULPADRI.COM** بھی تقریباً چھ ماہ قبل شروع کردیا۔ جس کے ذریعہ دنیا بھر کے لوگوں کو طاہر الپادری کی گمراہیت اور کفر وارتداد سے واقف وباخبر کردیا اور مزید کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ حضور سراج ملت اور ان کے شہزادگان ورفقائے کار کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے اور ان کی عمر دراز فرمائے، زیادہ سے زیادہ دین وسنیت کی خدمات کا موقع نصیب فرمائے۔ **آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ و اصحابہ اجمعین۔**

طاہر القادری اپنے اقوال وافعال کی بناء پر اسلام سے خارج اور کافر و بے دین ہے

از: حضرت علامہ مفتی محمد اختر حسین قادری مفتی دار العلوم علیمیہ ،جمدا شاہی ، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈاکٹر طاہر القادری کی متعدد تحریرات اور بیانات کو خود فقیر نے پڑھا، اور سنا خصوصاً ان کی کتاب ’’فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے‘‘ از اول تا آخر دیکھا، آنجناب کی تحریر و تقریر کا حاصل یہ ہے کہ آج دنیا میں بنام مسلم جتنے مسلک وفرقے پائے جاتے ہیں، خواہ وہ وہابی دیو بندی اور رافضی کی شکل میں ہوں یا خارجی اور نیچری اور قادیانی کی صورت میں ہوں، سب کے سب بنیادی عقائد میں ایک ہیں۔ ان تمام فرقوں میں اہلسنّت و جماعت میں عقائد کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے، اور جو اختلافات ہیں بھی تو صرف فروعی اور جزئی ہیں، لہٰذا عقائد کو نشانہ بنا کر کسی فرقے کی تضلیل و تکفیر تو کجا اس کی تنقید و تفسیق بھی درست نہیں ہے۔ چنانچہ آنجناب لکھتے ہیں:

’’بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے، البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرے کو چھوڑ کر محض فروعات و جزئیات میں الجھ جانا اور اس کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید و تفسیق کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔‘‘

(فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہو،ص ۶۵)

بلکہ اس سے آگے بڑھ کر ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ یہود و نصاری اہل ایمان ہیں، ان کو کفار میں شمار کرنا غلط ہے۔ جیسا کہ آنجناب کی تقریری ڈی وغیرہ میں موجود ہے جسے فقیر نے خود سنا ہے۔

ڈاکٹر مذکور کا مندرجہ بالا نظریہ قرآن وحدیث اور ارشادات ائمۂ دین کے سراسر خلاف ہے، کیوں کہ وہابیوں اور دیو بندیوں کے کفر وارتداد پر علمائے حرمین کے علاوہ سیکڑوں علماء ہند و سندھ متفق ہیں، حتیٰ کہ دیو بندیوں کے عقائد کفریہ پر مطلع ہونے کے بعد ان کے کفر میں شک کرنے والے کو بھی کافر قرار دیا ہے، یونہی قادیانیوں اور رافضیوں کا حال ہے۔ چنانچہ قادیانیوں کے کافر ہونے پر پورا عالم اسلام متفق ہے، اور رافضیوں کے متعلق فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ھٰؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدين ۔یعنی یہ لوگ ملت اسلامیہ سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین کے احکام ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری ۲۶۴/۲)

اور فتاویٰ رضویہ میں ہے:

’’اور ان کا کافر ہونا عامۂ کتب معتمدہ خلاصه وفتح القدير وظهيريه وعالمگیری وردالمحتار وعقود الدريه وبحر الرائق ونهر الفائق وتبيين الحقائق وبدائع وبزازيه وبرجندی وانقرويه وواقعات المفتيين واشباه ومجمع الانهر وطحطاوی علی الدر وغنيه ونظم الفرائد وبرهان شرح مواهب الرحمٰن وتيسير المقاصد وشرح وهبانيه ومغنی المستفتی وتنوير الابصار منح الغفار واصول امام شمس الائمه وكشف البزدوی وشفاشريف وروضۂ امام نووی واعلام امام ابن حجر وكتاب الانوار وشرح عقائد ومنح الروض وفواتح الرحموت وارشادالساری وفتاویٰ علامه مفتی ابوسعود وعلامه نوح آفندی وشيخ الاسلام عبدالله آفندی واحمدمصری علی مراقی الفلاح وشبلی علی الزيلعی وغیر ہا سے ثابت وروشن ہے۔‘‘

(فتاویٰ رضویہ مترجم ۲۴۶/۱۴)

جبکہ ڈاکٹر طاہر القادری ان تمام فرقوں کو اور اہلسنّت و جماعت کو ایک مانتے ہیں، اس کا واضح مطلب ہے کہ آنجناب کے نزدیک ایمان و کفر، حق اور باطل، سنی اور غیر سنی سب ایک ہیں۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

اسی طرح ان کا یہ نظریہ کہ یہود ونصاریٰ اہل ایمان ہیں۔ ان کو کفار میں شمار نہیں کیا جا سکتا ہے، **کھلم کھلا قرآن کی تکذیب اوراس کا انکار ہے** ،ارشاد باری تعالیٰ ہے،ان الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین فی نارجھنم خالدین فیھااولٰئک ھم شر البریه (سورة البينة) **بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اورمشرک سب جھنم کے آگ میں ہیں۔** ہمیشہ اسی میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں اورارشادفرماتا ہے:ھو الذی اخرج الذین کفروا من اھل الکتاب من دیارھم لاول الحشر (سورة الحشر ۲) وہی ہے،جس نے ان کافر کتابوں کوان کے گھروں سے نکالا،ان کے پہلے حشر کے لئے۔اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتیٰ تاتیھم البینة. (سورة البينة ۱)۔کتابی کافر ومشرک اپنادین چھوڑنے کو نہ تھے،جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے۔

ان آیات طیبہ کے علاوہ اوربھی متعدد آیات کریمہ ہیں جن میں صاف طور سے اہل کتاب کو کافر کہا گیا ہے،لہٰذا ڈاکٹر طاہر القادری نے اہل کتاب کو کافر نہ مان کرقرآن کریم کا صریح انکار کیا،یہ اس کا کھلا ہوا کافر ہے۔

الحاصل طاہر القادری اپنے اقوال وافعال کی بناء پر اسلام سے خارج اور کافر وبے دین ہے، اس کی تقریر وتحریر کا پڑھنا اور سننا ناجائز ہے ۔ڈاکٹر مذکور کے متعلق علمائے پاکستان خصوصاً حضرت علامہ قاری محبوب رضا قادری صاحب سابق مفتی دارالعلوم امجدیہ کراچی نے بہت پہلے فرمایا ہے کہ وہ گمراہ گمراہ گر ہے،اور بظاہر حکم کفر وارتداد سے بھی کوئی مانع نظر نہیں آتا ہے۔حضرت علامہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے،وہ بلاشبہ حق وصواب اور مطابق حکم شرع ہے۔ ھذا ما عندی والعلم بالحق عند ربی جل مجدهٗ وھو تعالیٰ اعلم۔

کتبہٗ

محمد اختر حسین قادری

خادم افتاء ودرس دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی،

۳۰ ربیع الاول شریف ۱۴۳۳ھ

دیگر علمائے کرام کی تصدیقات

☆☆☆ محمد قمر عالم قادری

☆☆☆ سید محمد نورانی

طاہر القادری کی طرف منسوب تحریر اگر واقعی ان کی ہے تو یہ فتویٰ درست اورنہایت ضروری کام ہے۔

دارالعلوم مدینۃ العربیہ دوست پور سلطان پور

۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ

پروفیسر طاہر القادری ایک لمحہ فکریہ؟

از۔۔۔علامہ محمد احمد مصباحی، مفتی محمد نظام الدین رضوی، علامہ یٰسین اختر مصباحی، مبارک پور۔

ہندوستان (ہندو پاک و بنگلہ دیش) کے اندر اسلام کی روشنی عہد صحابہ کرام میں پہنچی اور اسلامی دُعاۃ و مبلغین وصوفیہ ومشائخ عظام کی مخلصانہ دعوت وتبلیغ کے ذریعہ ہزاروں لاکھوں افراد مشرف باسلام ہوئے۔اور شب وروز یہ تعداد بڑھتی اور ہر خطہ ہند میں اسلام کی روشنی پھیلتی چلی گئی۔

ایک طویل مدت کے بعد مسلم تاریخ ہند میں اسلام کی صورت مسخ کرنے اور اہل اسلام کی شناخت ختم کرنے کا ایک سنگین حادثہ ومرحلہ اس وقت پیش آیا جب مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر نے اپنے دربار میں ہر مذہب کے پیشواؤں کو جمع کر کے ان کے مذہب کی تعلیمات واحکام سننے کا ایک سلسلہ شروع کیا، اور خود اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ سب کی اچھی باتوں کا انتخاب کر کے کیوں نہ میں خود ہی ایک مذہب بنالوں، اور اسے سارے ہندوستان میں رائج کردوں۔چنانچہ اس نے دین''الٰہی'' کے نام سے ایک ''معجون مرکب'' تیار کرایا اور شاہانہ سرپرستی میں اسے پھیلانے کے اس نے سارے انتظامات بھی کر دیے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جزائے خیر دے اور اپنی رحمتوں سے نوازے، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ومجدد الف ثانی حضر شیخ احمد فاروقی سرہندی کو کہ ان دونوں حضرات نے خصوصاً اور بعض دیگر حضرات نے عموماً اس فتنہ کا اپنے اپنے انداز میں مقابلہ کیا اور اس کے امنڈتے ہوئے سیلاب سے مسلم آبادیوں کو محفوظ کیا۔

مسلمانان ہند صدیوں بعد دوبارہ اس طرح کے حالات سے اس وقت دوچار ہوئے، جب ۱۹۲۰ء میں تحریک ترک موالات جسے تحریک عدم تعاون (نام کوآپریشن موومنٹ) بھی کہا جاتا ہے اس کی آندھی چلی، اور اس کے بعض لیڈروں نے ایک ایسا نیا مذہب بنانے کی درپردہ سازش کی، جو ہندو مسلم کا فرق اور امتیاز مٹادے، اور سنگم وپریاگ کو مقدس مقام قرار دے۔اس نازک موڑ پر امام اہل سنت مولانا الشاہ محمد احمد رضا خان قادری، برکاتی، بریلوی، (وصال ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء) اور آپ کے بعض دیگر ہم خیال علماء ومشائخ اہل سنت نے اپنی تحریر وتقریر کے ذریعہ اس فتنے کی سرکوبی کر کے مسلمانان ہند کے ایمان وعقیدے کو محفوظ رکھا، اور استقامت دین وغیرت ملّی کا عظیم نمونہ پیش کیا۔

ذہانت وصلاحیت اللہ رب العزت کی عطا کردہ ایک بڑی نعمت ہے، جس کا صحیح استعمال خلق خدا کے لیے باعث رحمت ہے۔بندۂ مومن اور عالم ربانی اس عطیۂ خداوندی سے ساری انسانیت کو فیض پہنچا کر باعث رشد وہدایت بنتا ہے اور اسے اللہ کے پسندیدہ دین اسلام سے قریب کرنے کی راہ ہموار کرتا ہے، اور یہ اس وقت ہوتا، جب سلامتی فطرت، سعادت قلب اور توفیق الٰہی اسے حاصل اور شریک حال ہو۔

بعض اوقات یہ ذہانت وصلاحیت انسان کے لیے فتنہ وآزمائش کا سبب بن جاتی ہے۔وہ اپنے علم وعقل پر بے جاہ اعتماد کر کے خودسری کا شکار ہو جاتا ہے، اسلاف واکابر کی حرف گیری وانگشت نمائی اس کا مشغلہ بن جاتا ہے۔کچھ نیا کر گزرنے اور اپنی طرف لوگوں کو متوجہ کر کے ان کے درمیان مشہور ومقبول ہونے کا جذبہ اسے راہ حق اور راہ اعتدال سے دور کرنے لگتا ہے۔مسلمہ حقائق اور متفقہ احکام سے عدول وانحراف کر کے اپنی تحقیقات اور نئے خیالات پیش کرنے لگتا ہے۔جمہور علماء وفقہائے اسلام کے بالمقابل اپنے مزعومہ اجتہاد پر اصرار کرنے لگتا ہے۔اپنے تخیل وزور بیان وقوت تحریر کا مظاہرہ کرتے ہوئے سواد اعظم اہل سنت کے درمیان اپنا ممتاز مقام بنا کر اپنی ایک مخصوص جماعت بنانے کی تدبیر کرنے لگتا ہے۔اور رفتہ رفتہ اپنے ہم مزاج وہم خیال افراد کو منظّم کر کے ایک نئے فرقہ کا بانی بن جاتا ہے۔اس طرح کہ متعدد مثالیں خود ہمارے ہندوستان (متحدہ ہندوستان بشمول ہندو پاک وبنگلہ دیش) کے اندر موجود ہے۔جنہیں عوام وخواص اچھی طرح جانتے ہیں۔

پندار علم اور عقلیت پرستی نے ہندوستان کی جن معروف شخصیتوں کو اپنی گرفت میں لے کر انہیں غلط راہ پر ڈالا، اور اپنی تحقیق واجتہاد کا نشہ جنہیں صحیح منزل سے بہت دور لے گیا۔ان میں سرسید احمد خان وعنایت اللہ مشرقی وابوالکلام آزاد کے نام نمایا ہیں۔موجودہ لوگوں میں اسی طرح ایک نام وحیدالدین خان (نئی دہلی) کا بھی ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے لوگوں کی آفتوں وبلاؤں اور ان کی گمراہیوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے، اور انہیں اپنے اسلاف واکابر اہل سنت کے نقش قدم پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ حبیبہ سیدالمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم.

ادارہ منہاج القرآن لاہور کے بانی پروفیسر طاہرالقادری اپنی تحریر وتقریر کے ذریعے پاک وہنداور بعض دیگر ممالک کے بہت سے مسلمانوں کے لیے مرکز توجہ بنتے جارہے ہیں۔ان کے خیالات بہت سے لوگوں کے دل ودماغ کو متاثر کرتے ہیں۔

پروفیسر طاہرالقادری کی کتاب زندگی اور مجموعۂ خیالات کا ایک پہلو یہ ہے کہ انہوں نے بعض عقائد معلومات اہل سنت کو اپنی تحریر وتقریر کے ذریعے بڑے ہی مدلل اور پرکشش انداز میں پیش کیا جس کا اثر یہ ہے کہ بہت سے سنی مسلمان انہیں مذہب اہل سنت کا بہترین مبلغ وترجمان سمجھنے لگے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ انکی تحریر وتقریر کے ذریعے ایک نئے قسم کا رجحان پیدا ہورہا ہے اور نئے خیالات جنم لے رہے ہیں۔ان کی تحقیق واجتہاد سے انتشار وفتنے کے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔اور دینی وعلمی حلقوں میں ان کی ذات اور فکر وتحریک موضوع بحث بنتی جاہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ علماء ومشائخ اہل سنت پاک وہند کسی بڑے خطرے کی بومحسوس کرنے کے بعد سے ہی سخت اضطراب وپیچنی میں مبتلا ہیں اور وہ اس کا سدباب کرنے کی مختلف تدابیر پر تبالۂ خیال اور غور وفکر کررہے ہیں۔اور پاکستان میں اپنے مضامین اور رسائل وکتب کے ذریعے برسوں سے اظہار خیال بھی کررہے ہیں۔

ابھی ایک تازہ واقعہ یہ ہوا ہے کہ پروفیسر طاہرالقادری نے انگلستان میں مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی ایک مشترکہ کانفرنس کی،جس میں سب نے اپنے اپنے عقائد کے مطابق شرکاوحاضرین کو خطاب کرتے ہوئے اپنے اپنے عقیدے کے مطابق دعائیں کیں۔اس کانفرنس میں بعض محرمات وکفریات کا بھی ارتکاب ہوا،جنہیں پروفیسر طاہرالقادری نے برداشت کیا،اوران کی طرف سے کسی تردیدوانکار کا اظہار نہیں ہوا۔سی ڈی میں کانفرنس کی روداداوراس کے مناظر دیکھے سنے جاسکتے ہیں۔یہ سی ڈی ہندوستان میں بھی گشت کررہی ہے اوراسے بآسانی حاصل کرکے کوئی بھی شخص بذات خود سب کچھ دیکھ سن سکتا ہے۔

پروفیسر طاہرالقادری کی تجدُّد پسندی اوران کی ''تحقیق واجتہاد'' کا آغاز اس وقت ہوا جب انہوں دِیَتُ (خون بہا) کہ مسئلے پر اپنے موقف کا اظہار کیا جو امام اعظم ابوحنیفہ وجمہور فقہاء وائمہ احناف کے موقف ومسلک کے بالکل برعکس اور مخالف ہے۔پاکستان کے جلیل القدر عالم اور پروفیسر طاہرالقادری کے استاد حضرت علامہ احمد سعید کاظمی (ملتان، پنجاب، پاکستان) نے پروفیسر طاہرالقادری کو بہت سمجھایا مگر یہ اپنے ''اجتہاد'' پر بضدر ہے۔اور تمام علمائے اہل سنت ملکر بھی انہیں اس مسئلہ میں راہ راست پرلانے میں کامیاب نہ ہوسکے۔یہاں تک کہ ایک گفتگو کے دوران ایک عالم نے جب ان سے کہا کہ:

''اس مسئلہ میں امام اعظم ابوحنیفہ یہ فرماتے ہیں''

توانہوں نے یہ حددرجہ جسارت آمیز اور حیران کن جواب دیا کہ

:''آپ میرے دلائل کے جواب میں ان کا نام کیوں پیش کرتے ہیں؟ **وہ تواس مسئلے میں ہمارے فریق ہیں۔''**

اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مسئلے میں، میں نے اجتہاد کیا اوراسی مسئلے میں صدیوں پیشتر امام اعظم ابوحنیفہ نے بھی اجتہاد کیا،جن کے اجتہاد سے الگ میرا اجتہاد ہے۔ایسی صورت میں ایک فریق میں ہوا،ایک فریق وہ ہیں۔پھر فریقِ مخالف کا نام یاان کے اجتہاد کا ذکر میرے مقابلہ میں کیوں پیش کررہے ہیں؟

اس پہلے اجتہادی اقدام کو قارئین سامنے رکھیں اوراس پرغور وفکر کرکے خود ہی فیصلہ کریں کہ پروفیسر طاہرالقادری کی ذہانت وصلاحیت نے انہیں سب سے پہلے اس کے مقابلے میں لاکھڑا کیا؟ اور پھر یہ نتیجہ خود ہی اَخذ کریں کہ ائمہ مجتہدین وفقہا وعلمائے اسلام کے مقابلے میں جو شخص اپنے علم وعقل اوراپنے خیال ورائے کو ترجیح وفوقیت دیتا ہے،اس کا انجام کیا ہوتا ہے؟ اور آنکھ بندکرکے اسے ماننے والوں کا حشر کیسا ہوتا ہے؟

پروفیسر طاہرالقادری کا دوسرا بڑا اجتہاد انہیں قرآن حکیم کے مقابلے میں کھڑا کردیتا اور وہ اعلانیہ اپنے اس مخالفِ قرآن ''اجتہاد'' کا اظہار کرتے ہیں ''کہ ایک عورت کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے''۔پروفیسر طاہرالقادری نے اپنے اس اجتہاد میں کتاب وسنت کی صریح خلاف ورزی کی،اور ائمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ وامام شافعی وامام مالک وامام احمد بن حنبل کے متفق علیہ مسلک وموقف کو نظر انداز ہی نہیں بلکہ پامال کرکے رکھ دیا۔اور سواد اعظم اہل سنت کے مسلک جمہور کے قطعاً کوئی پروانہیں۔اعاذنا اللّٰہ منہ۔

شدہ شدہ بات یہاں تک پہنچی کہ اپنی کانفرنس میں اپنے اسٹیج پر یہود نصاریٰ کے مذہبی پیشواؤں اور کفار ومشرکین کے مذہبی رہنماؤں کے اعمال وافعال مشتمل برحرام وضلال وکفر کونظرانداز کردیتے ہیں۔اوران کے اقوال اور تقاریر مشتمل برحرام وضلال وکفر سے اپنے کان بہرے کر لیتے ہیں۔جونہ کوئی مجبوری ہے نہ ضرورت بلکہ اسے صاف وصریح الفاظ میں کفر پر رضامندی کے سوا کچھ اور نہیں کہا جاسکتا۔

کیا ایک معمولی عقل رکھنے والا انسان بھی جان بجھ کر ایسی حماقت کرسکتا ہے جس کے بارے اسے پختہ علم ویقین ہے کہ یہ شخص کبھی کبھی شہد میں زہر ملا دیتا ہے،اور کبھی کبھی مٹھائیوں کے ساتھ زہر بھی کھلا دیتا ہے۔اس کے ہاتھ سے اس کے دسترخوان پر کچھ کھائے ؟ یا اس کے قریب جائے ؟

سوچیے ! غور کیجیے پھر صحیح فیصلہ کیجئے۔اور بہتر یہ ہے کہ اپنے قریب کے مستند علمائے اہل سنت سے ملاقات کرکے حقائق کی جانکاری حاصل کیجیے۔اور اپنی عاقبت درست رکھنے کی کوشش کیجیے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو حق وہدایت وصراط مستقیم پر گامزن رکھےاور اپنے اکابر واسلاف کے مذہب ومسلک پر قائم ودائم رکھے۔

آمین بجاہ حبیبہ سیدالمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم



یہ

سب کیا ھے؟

اور

طاہرالپادری پر فتویٰ کفر

از

حضرت علامہ مولانا مفتی ابوالحسنات محمد اشرف السیالوی مدظلہ العالی

سرگودھا، پاکستان

یہ سب کیا ہے؟

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

1- عیسائیوں کے ہم خیال:-

1- ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب اپنے اِدارہ منہاج القرآن میں منعقدہ کرسمس کی ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

''12 ربیع الاوّل اور کرسمس ڈے کو ایک جیسی اہمیت حاصل ہے۔''

(روزنامہ ''اِنصاف''، لاہور 3 جنوری 2006ء-Web:-www.Minhaj.Org)

2- اِس دوران ڈاکٹر صاحب نے سامعین کو یہ دِل خراش الفاظ کہہ کر اِسلامی تشخص کو تو یکسر پامال ہی کر دیا:-

''پوری دُنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بی لیورز (Believers) اور نان بی لیورز (Non Believers) کی تقسیم کی جاتی ہے۔ نان بی لیورز کو کفار کہتے ہیں علمی اِصطلاح میں۔ اور بی لیورز اُن کو کہتے ہیں جو اللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں؛ مذہب اُن کا کوئی بھی ہو۔ تو جب بی لیورز اور نان بی لیورز کی تقسیم ہوتی ہے تو یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان؛ یہ تین مذاہب بی لیورز میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے۔'' (خطاب ''کرسمس ڈے''-CD No.: 484)

3- اپنے خطاب کے آخر میں اُنھوں نے عیسائی مہمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:-

''آپ اپنے گھر میں آئے ہیں، قطعاً کسی دوسری جگہ پہ نہیں۔ آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو ابھی مسلمان عبادت مسجد میں کریں گے..اگر آپ کی عبادت کا وقت ہو جائے تو مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت کے ایونٹ (Event) کے لیے نہیں کھولی گئی تھی، ابدالآباد تک آپ کے لیے کھلی ہے۔'' (CD No.: 484)

4- ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب عیسائیوں کے ہم رنگ واٴ نگ بھی ہیں اور ہم آہنگ بھی۔ وہ اور اُن کے ساتھی اپنے عیسائی بھائیوں کے ساتھ کرسمس ڈے مناتے ہیں حتیٰ کہ تمام قسم کی ذیلی رُسومات وشعائر میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ ماہ نامہ ''منہاج القرآن''، لاہور میں لکھا ہے:-

''تحریکِ منہاج القرآن کے کانفرنس ہال میں پروگرام کا آغاز صبح ساڑھے دس بجے قرآن پاک اور بائبل مقدس کی تلاوت سے ہوا۔ تحریکِ منہاج القرآن کے نائب امیر بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان نے اِستقبالیہ کلمات پیش کیے۔ اِس کے بعد شاہین مہدی اور منیر بھٹی نے کرسمس کے گیت گائے اور مسیحی برادری کی نظمیں پڑھیں۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یومِ پیدائش منانا ہمارے اِیمان کا حصہ ہے۔'' (فروری 2008ء صفحہ 73)

5- منہاج القرآن میں کرسمس ڈے کی تقریب کا اِہتمام کرنا کوئی ایک بار کا واقعہ نہیں، بلکہ یہ کام مسلسل کئی سالوں سے ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب ایک جگہ بڑے فخر سے کہتے ہیں:-

''We celebrate the christmas every year.''

(http://www.youtube.com/Misuse of Blasphemy Law against Pakistani Christians & Muslims : Shaykh-ul-Islam Dr.Tahir-ul-Qadri)

6- ان کی تحریک کے سیکریٹری انفارمیشن چوہدری شبیر حسین دیووضاحتاً لکھتے ہیں:-
''گزشتہ 12 سالوں کے دوران ہر سال منہاج القرآن کے مرکزی سیکریٹریٹ پر عیسائی کمیونٹی کے ساتھ مل کر کرسمس کیک کاٹا جاتا ہے۔سنتِ نبوی کی پیروی کرتے ہوئے عیسائی پادریوں کو مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دے کر بین المذاہب رواداری کا عظیم مظاہرہ پیش کیا۔''
(ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک تاریخ ساز راہ نما صفحہ 6)
اِنھی پروگراموں میں ''مسلم مسیحی بھائی بھائی'' کے نعرے بھی لگتے ہیں۔

7- امریکی بائیوگرافیکل اِنسٹی ٹیوٹ نے ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کو بیس ویں صدی کی نمایاں شخصیت قرار دیا...... بشپ آف ملتان ڈاکٹر اینڈریوفرانس نے کیتھولک چرچ کی طرف سے قیامِ امن اور مذہبی ہم آہنگی کے فروغ کی خدمات کے اِعتراف میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو امن ایوارڈ 2006ء پیش کیا۔(ماہ نامہ ''منہاج القرآن''، لاہور، فروری 2006ء صفحہ 6-65)
امریکی پادری 11 ستمبر(2010ء) کو قرآنِ پاک جلانے کا پروگرام بنا کر قرآن کی بے ادبی اور اس سے عداوت کا کھلا ثبوت فراہم کر چکے ہیں، مگر قرآن کے یہی دشمن طاہرالقادری کو نمایاں شخصیت قرار دے رہے ہیں۔خود ہی سوچیے ! ع ہم کچھ عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

نوٹ: کرسمس ڈے منانا، بائبل پڑھنا اور کرسمس ڈے کو اپنا ایمان سمجھنا خالص عیسائیوں کا شعار ہے۔نجران کے جن عیسائیوں نے مسجدِ نبوی میں عبادت کی تھی اُنھیں نبی کریم ﷺ نے اِجازت نہیں دی تھی، بلکہ عیسائیوں نے اپنی عبادت کا وقت آنے پر خود عبادت شروع کر دی تھی۔

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-
''یہ اِسی طرح ہے جس طرح بخاری شریف میں ہے کہ مسجدِ نبوی میں اُس زمانے میں کتے آیا جایا کرتے تھے۔''(فتاویٰ رضویہ جلد 6 صفحہ 85)

اور حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-
''یہ اِسی طرح ہے کہ جس طرح ایک دیہاتی نے مسجدِ نبوی شریف میں پیشاب کرنا شروع کر دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: اِسے نہ روکو! بعد میں اُس دیہاتی کو سمجھا دیا۔''
(نورُالعرفان صفحہ 78)
سلمان رُشدی کو برطانیہ سے خطاب ملے تو وہ دشمن دِین وملت اور اگر ڈاکٹر صاحب کو خطاب ملے تو یہ امن کے پیام بر۔ایک دل چسپ بات یہ بھی ہے کہ بےنظیر بھٹو کو بھی امریکہ سے اعلیٰ ترین اعزاز دیا گیا ہے۔(روز نامہ ایکسپریس 26 ستمبر 2009ء)
اِسلامی دُنیا کی حکمت، تدبر اور مہارت کے ساتھ نمائندگی کرنے والوں میں محترمہ بےنظیر بھٹو کا نام بلا شبہہ نمایاں ہے۔(ماہ نامہ ''منہاج القرآن''، لاہور، جنوری 2008ء)

آج مسلمانوں کا بچہ بچہ اس بات سے آگاہ ہے کہ اس وقت اِسلام کے خلاف دنیا میں سب سے بڑا فتنہ مغرب ہے۔مجدد نے سرِفہرست سب سے بڑے فتنوں کی سرکوبی کرنا ہوتی ہے۔جو شخص مغرب جیسے سب سے بڑے فتنے کا تدارُک کرنے کی بجائے اس کا ہم خیال ہو، گانا بجانا، ماڈلنگ، رقص، کرسمس ڈے، عیسائیوں کا مسجد میں عبادت کرنا وغیرہ جائز قرار دیتا ہو، وہ کون ہوا؟

2- قادیانیوں جیسی حرکتیں:-
1- ڈاکٹر صاحب کے ایک ساتھی نے 2000ء میں ڈاکٹر صاحب کو وقت کا مجددِ الفِ ثانی، شاہ ولی اللہ، اِبن جوزی، شیخ عبدالقادر جیلانی، رازی، غزالی، اُویس، ابوبکر، عمر، عثمان قرار دیا اور کہا کہ علمی مقام میں طاہرالقادری کسی بھی محدث دہلوی سے کم نہیں۔یہاں تک کہہ دیا کہ،،،،،

''میرا طاہر وقت کا موسیٰ بھی ہے، جو فرعون کو للکارتا ہے۔ میرا طاہر وقت کا عیسیٰ بھی ہے،

جو مردہ دلوں میں رُوح پھونکتا ھے۔ وہ وقت کا دائود بھی ھے جو نعتِ توحید سے کافروں کو للکارتا ھے۔''(منہاج القرآن ستمبر 2003ء)

ان کے اسی ساتھی نے 1995ء کی تقریر میں کہا:-

''**باقی سارے علما، پیر فریبی اور دجال و مکار ھیں۔**''(ماہ نامہ منہاج القرآن ستمبر 2003ء)

یہ سب باتیں ڈاکٹر صاحب کے نزدیک فسٹ ڈویژن میں پاس تھیں، لیکن جب یہی مقرر کسی وجہ سے منہاج القرآن کو الوداع کہہ کر اس کے مخالف ہو گئے تو اب آٹھ سال کے بعد ان کی مخالفت میں کہا گیا کہ،،،

''استغفر اللہ العظیم، اِدارہ اِس اِلزام ومبالغہ آرائی سے برات اور لاتعلقی کا اِظہار کرتا ہے۔''

لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر منہاجی کے دماغ میں یہی بات فٹ کردی گئی ہے، کہ یہی وقت کا سب کچھ ہے اور باقی علما و پیر سب فریبی اور دجال ہیں۔

مرزا قادیانی کو بھی اپنے بارے میں **اِسی قسم کے دعوے کرنے کا شوق تھا**۔لکھتا ہے:-

''مَیں آدم ہوں، مَیں نوح ہوں، مَیں اِبراہیم ہوں، مَیں اِسحٰق ہوں، مَیں یعقوب ہوں، مَیں اِسمٰعیل ہوں، مَیں موسیٰ ہوں، مَیں داؤد ہوں، مَیں عیسیٰ بن مریم ہوں، مَیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر۔''(حقیقت الوحی صفحہ 521)

2- **ڈاکٹر صاحب لکھتے ھیں**:-

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت میں ماموریت مقصود تھی۔ اللہ نے اُنھیں خود اپنی مرضی سے منتخب فرمایا۔''(حاصل ''السیف الجلی'' صفحہ 9)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی رضی اللہ عنہٗ فرماتے ھیں کہ:۔

''**مَیں نے نبی کریم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روحانی طور پر **شیعہ مذھب** کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ کی طرف سے کرم ہوا کہ **یہ باطل فرقہ ھے** اور ان کا یہ عقیدہ کہ امام مامور من اللہ ہوتے ہیں، یہ ختمِ نبوت کے خلاف ہے۔''(الانتباہ فی سلاسل الاولیاء صفحہ 4)

3- ماہ نامہ ''منہاج القرآن'' میں چھپنے والے ایک مضمون کا عنوان ملاحظہ فرمایئے!

''**بین المذاھب ھم آھنگی کے پیام بر اور سفیر امن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاھر القادری**''

اِسی شمارے میں ''مرضِ اُمت کا مسیحا'' کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ

''اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم پیام بروں کو انسانیت کے شعور کو جلا بخشنے کا فریضہ سونپا۔ ہر نبی اور ہر رسول نے اپنے اپنے زمانے میں اس مقصدِ جلیلہ کو اپنے رب کی رضا کے عین مطابق نبھایا۔''(ماہ نامہ منہاج القرآن فروری 2008ء)

ڈاکٹر صاحب بھی پیام بر ہوں اور ہر نبی اور ہر رسول بھی پیام بر، ہو تو نتیجہ کیا نکلا؟

اِتنے بڑے بڑے القاب، اِس قدر مبالغہ اور غلو جس سے دعویٔ نبوت کا واضح اِیہام ہو رہا ہو، کم از کم کسی با ادب اور محتاط بندۂ خدا کو زیب نہیں دیتا۔

3- **ڈاکٹر صاحب غالی رافضی ھیں**:-

1- اہل سنت اور شیعہ کے درمیان سب سے پہلا اور بنیادی اِختلاف جس سے دونوں کی راہیں پہلی بار جدا جدا ہوئیں، یہ ہے کہ شیعہ نے خلافت کو ظاہری اور باطنی دو حصوں میں تقسیم قرار دیا۔ شیعہ مذہب کے عقائد کی کتابوں میں اس مذہب کے پانچ بنیادی عقائد لکھے ہیں:

توحید، عدل، رسالت، اِمامت، قیامت۔

بنیادی ترین اِختلاف اِمامت پر ہے۔ جس کے بارے میں شیعہ کی کتابوں سے حوالے ملاحظہ فرمائیں! شیعہ کی کتاب ''**اِمامت و ملوکیت**''

میں لکھا ہے کہ:۔

''شیعانِ علی کے مسلک میں حضور رسالت مآب کے بعد قیادت دوحصوں میں تقسیم ہوگئی چناں چہ سیاسی قیادت مخصوص طریقے کار سے حضرت ابو بکر نے سنبھال لی جس کو جمہوریت کا نام دیا گیااور دینی قیادت حضرت علی کو حاصل تھی، کیوں کہ دینی قیادت کا عہدہ جمہوری طرزِ عمل سے نہیں ملا کرتا بلکہ یہ خدائی عہدہ ہے، وہ جس کو چاہے دے دیتا ہےاوراس کی اہلیت کا اندازہ بھی سوائے خدا کے کسی کونہیں ہوسکتا۔پس دینی قیادت یعنی اِمامتِ حقہ کی تعیین اُمت کے اِختیار میں نہیں کہ جسے چاہے چن لے بلکہ جس طرح خدا اپنے اِختیار وعلم سے نبی کونام زد کرتا ہے۔اسی طرح وہ اپنے علم واختیار سے خلیفۂ نبی اور اِمامِ اُمت کونام زد کرتا ہے، جس کا اِعلان واظہار رسول کے ذمہ ہوتا ہےاور حضرت علی کی اِمامت وخلافت کا اِعلان حضرت رسالت مآب نے حجۃ الوداع سے واپسی پر اپنے خطبۂ غدیریہ میں ایک لاکھ سے زیادہ حاجیوں کے مجمع میں فرمایا تھا۔''(اِمامت وملوکیت در جوابِ خلافت وملوکیت صفحہ 166-7)

یہی باتیں ''اصل واُصولِ شیعہ'' اردو صفحہ 2-101، ''تحفۃ العوام'' صفحہ 35 اور ''اِتحادِ اُمت'' صفحہ 40 پر موجود ہیں اور شیعہ عقائد کی ہر کتاب یہی وضاحت کرتی ہے۔

ڈاکٹر طاہر القادری صاحب بھی یہی لکھتے ہیں کہ:۔

''سیاسی وراثت کے فردِ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہٗ ہوئے، روحانی وراثت کے فردِ اوّل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ ہوئے...... خلافتِ ظاہری دِینِ اِسلام کا سیاسی منصب ہے، خلافتِ باطنی خالصتاً روحانی منصب ہے۔خلافتِ ظاہری اِنتخابی وشورائی امر ہے، خلافتِ باطنی محض وہبی و اِجتبائی امر ہے۔خلیفۂ ظاہری کا تقرر عوام کے چناؤ سے عمل میں آتا ہے، خلیفۂ باطنی کا تقرر خدا کے چناؤ سے عمل میں آتا ہے...... خلافت میں جمہوریت مطلوب تھی اِس لیے حضورﷺ نے اس کا اِعلان نہیں فرمایا، ولایت میں ماموریت مقصود تھی اِس لیے حضورﷺ نے وادیِ غدیرِخم کے مقام پر اس کا اِعلان فرمایا۔حضورﷺ نے اُمت کے لیے خلیفہ کا اِنتخاب عوام کی مرضی پر چھوڑ دیا، مگر ولی کا اِنتخاب اللہ کی مرضی سے خود فرمایا...... خلافت افراد کو عادل بناتی ہے، ولایت افراد کو کامل بناتی ہے۔خلافت کا دائرہ فرش تک ہے، ولایت کا دائرہ عرش تک ہے۔'' (السیف الجلی علیٰ منکرِ ولایتِ علی صفحہ 8،9)

بالکل یہی عبارت ڈاکٹر صاحب کی کتاب ''**القول المعتبر فی الامام المنتظر**'' کے مقدمہ میں بھی موجود ہے۔اہلِ علم موازنہ کر لیں! **کیا ڈاکٹر صاحب سو فی صد رافضی نہیں؟**

2- ڈاکٹر صاحب نے شیعوں کے اِمام باڑے میں جا کر تقریر فرمائی اور کہا:۔

''**شیعہ سنی بھائی ھیں اصل جھگڑا خوارج کا ھے۔**''(سی ڈی)

حالانکہ احادیث میں صرف دو نہیں بلکہ تین اہم فرقوں کا ذکر تفصیل سے ملتا ہے:۔

ایک بغضِ علی والے، دوسرے محبت میں غالی اور تیسرے معتدل طبقہ۔

(مسندِ احمد جلد 1 صفحہ 200، السنن الکبریٰ للنسائی جلد 5 صفحہ 137، مشکوٰۃ صفحہ 565، نہج البلاغہ خطبہ نمبر 127)

3- منہاج القرآن کی 2007 اور 2009ء کی ڈائریاں ملاحظہ فرمائیے! جنھیں کبھی تحریک منہاج القرآن اور کبھی منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے چھاپا ہے۔اِن میں پورے سال کے اہم دنوں کا ذکر ایک ہی صفحہ پر ہے۔اِن ڈائریوں میں پہلے تین خلفائے راشدین اور اُمّ المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے یومِ پیدائش یا وفات کا ذکر نہیں ہے، جب کہ باقی اہلِ بیتِ اطہار رضوان اللہ علیہم کا ذکرِ خیر موجود ہے، بلکہ یومِ مزدور اور کرسمس ڈے تک مذکور ہے۔ اصل ڈائریاں ہمارے پاس محفوظ ہیں، بلکہ منہاج القرآن کے سیل سینٹروں پر دستیاب ہیں۔

یہ ڈائریاں بتا رھی ھیں کہ اِدارہ منہاج القرآن بنیادی طور پر ایک تقیہ باز رافضی اِدارہ ھے۔

4- ڈاکٹر صاحب کا اِدارہ عورتوں کا ایک ماہ نامہ نکالتا ہے، جس کا نام ''دُخترانِ اِسلام'' ہے۔ اِس کے اگست **2010**ء کے شمارے میں کسی خاتون کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں یہ الفاظ موجود ہیں: -

آج بھی شیطان کے جماعتی اِسلام اور مسلمانوں پر وار کر رہے ہیں۔ آج ہمارے گھر، بازار، سکول، مساجد حتی کہ ہماری عزتیں محفوظ نہیں، مگر حضور سرورِ کائنات ﷺ کے چاہنے والے، علی حیدرِ کرار کو مولا ماننے والے اور حسین اِبن علی رضی اللہ عنہما کا ماتم کرنے والے شیطانی قوتوں سے برسرِ پیکار ہیں۔'' (صفحہ **36**)

ہمیں اپنے بعض دوستوں پر حیرت ہے، جنھیں اب بھی اس تحریک کے رافضی ہونے کا یقین نہیں آ رہا۔ بے چارے بھولے لوگ ان کی چٹ پٹی تقاریر کے فریب میں پھنس چکے ہیں۔

5- ڈاکٹر صاحب نے ایک خطاب میں فرمایا ہے کہ: -

''سیّدنا اِمام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ اب ایک نکتہ اور بتا دوں، جنت میں ہر شخص جوان ہوگا اور یہ ہر جنتی کے سردار ہیں۔''

پھر لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: -

''آپ سمجھ گئے ناں؟''

لوگوں نے ''ہائے ہائے'' کر دی۔ ایک شخص کی آواز آئی: -

''ہور رہ کی گیا اے پچھے!''

ڈاکٹر صاحب کے مذکورہ بالا الفاظ بالکل رافضیت ہیں۔ جناب کو یہ حدیث بھی سامنے رکھنی چاہیے تھی کہ ''ابوبکر و عمر جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔''

(جامع ترمذی حدیث نمبر: 6-3665، ابن ماجہ حدیث نمبر: 95، مسندِ احمد حدیث نمبر: 604 **الحدیث صحیح**)

دونوں حدیثوں سے واضح ہوتا ہے کہ یہاں جنت کے اندر جا کر جوان ہونے کی بات ہی نہیں ہو رہی، بلکہ شارحین نے وضاحت سے لکھ دیا ہے کہ اس میں موت کے وقت بڑھاپے یا جوانی کی بات ہو رہی ہے۔

6- **اِس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب کے پاس رافضیوں والی علامات اور تحقیقات بھی کثرت سے ہیں۔**

مثلاً **مرج البحرین** اور **اللؤلؤ و المرجان** کی رافضیانہ تفسیر کرنا، محبتِ اہلِ بیت کے ساتھ ساتھ محبتِ صحابہ کی بات نہ کرنا، ''نہج البلاغہ'' کو تمام صوفیہ کی پسندیدہ کتاب قرار دینا، یہ رافضیانہ خطاب کہ سیّدہ سکینہ رضی اللہ عنہا نے میدانِ کربلا میں گھوڑے کے پاؤں پکڑ لیے، یہ کہنا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے سارے بال میدانِ کربلا میں سفید ہو گئے، غمِ حسین میں زبردستی کا رونا عبادت ثابت کرنے کے لیے رقاق والی احادیث اور **بکاء علی المیّت** والی احادیث فٹ کرنا، اِمام باڑوں میں جا کر رافضیانہ تقریریں کرنا، ان کے شاگردوں کا امام باڑوں میں جا کر صحابہ کو گالیاں دینا وغیرہ۔

7- ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:

''**جھگڑا شیعہ سُنّی میں نہیں، بلکہ اصل جھگڑا خارجیت کا ہے۔**'' (سی ڈی)

''**جیھڑا ملاں ملواناں شیعہ سنی نوں دو کرے اوس نوں دو کر دیو!**'' (سی ڈی)

ڈاکٹر صاحب کی اِن سب رافضیانہ باتوں کے ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں اور یہ ہیں وہ حقائق جن کی بنا پر انھیں رافضی کہا جا رہا ہے۔

8- ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں: -

''پہلے اِماموں پر بھی شیعہ ہونے کا فتویٰ لگا تھا، کتابیں بھری پڑی ہیں، جن لوگوں کے دل محبتِ اہلِ بیت سے خالی تھے اُنھوں نے ہمیشہ محبت کرنے والوں کو شیعہ کہا۔ یہ ائمہ کا فیض ہے کہ مجھے بھی شیعہ کہا جا رہا ہے۔ جسے شیعہ نہ کہا گیا اُس کے دل میں محبتِ اہلِ بیت میں کمی تھی۔ اہل

سنت میں خارجیت کے جراثیم آ گئے ہیں۔'' (CD)

جواباً عرض ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں چالاکیاں نہیں چلتیں۔ آپ کو محبتِ اہل بیت کی وجہ سے رافضی نہیں کہا گیا۔ آپ کو رافضی اُن کثیر وجوہات کی بنا پر کہا گیا ہے جن کی تفصیل آپ پڑھ چکے ہیں۔ آپ کے پاس وہی پرانا رافضیوں والا طریقہ ہے کہ حبِ اہل بیت کے لیے توہین صحابہ کو ضروری سمجھا جائے۔

ڈاکٹر صاحب نے 'یاعلی' کا نعرہ لگانے والوں کو محبتِ اہل بیت سے خالی اور خارجیت کے جراثیم زدہ کہہ کر بہتانِ عظیم باندھا ہے اور نہایت عامیانہ فتویٰ بازی کی ہے۔ شاید قیامت کے دن ڈاکٹر صاحب کو اس بات کا جواب دینا پڑے۔ سمجھ دار حضرات غور فرمائیں کہ اپنے استادوں سمیت صحیح العقیدہ اہل سنت کو محبتِ اہل بیت سے خالی اور خارجی جراثیم کہنے والا کون ہوسکتا ہے؟ بوجھو تو جانیں!

اِس سے قطع نظر کہ کتابیں بھری پڑی والی بات کہاں تک سچ ہے، صرف یہ بتایئے کہ کیا ائمہ اَربعہ کو شیعہ اِس لیے کہا گیا تھا کہ اُنھوں نے صدیق اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی رُوحانی افضلیت کا اِنکار کیا تھا؟

کیا ائمہ اربعہ کو اِس لیے شیعہ کہا گیا تھا کہ اُنھوں نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کو محض سیاسی خلیفہ کہا تھا؟ اور سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ کو باطنی خلیفہ بلافصل کہا تھا؟ اپنی بیان کردہ ''بھری پڑی'' کتابوں میں دکھا دیجیے!

کیا ائمہ اربعہ کو پوری اُمت کے مضبوط اور ذمہ دار علما نے شیعہ کہا تھا؟ جب کہ ڈاکٹر صاحب کو خود صحیح العقیدہ اہلِ سنّت، پوری ملتِ اِسلامیہ کے جید ترین اور ذمہ دار علما ومشائخ، یارسول اللہ اور یاعلی کے نعرے لگانے والے اور یزید کو بدبخت سمجھنے والے صحیح العقیدہ اہل سنت رافضی کہہ اُٹھے ہیں۔ کیا ائمہ اربعہ کو ان کے اساتذہ نے شیعہ کہا تھا؟ جب کہ ڈاکٹر صاحب! آپ کو آپ کے اُستاد مولانا عبدالرشید صاحب رضوی نے شیعہ کہا ہے اور توبہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ (ضربِ حیدری صفحہ 8,9)

کیا ائمہ اربعہ نے شیعہ سنی بھائی بھائی کے نعرے لگائے تھے؟ دراصل جھگڑا خارجیت کا قرار دیا تھا؟ جب کہ ڈاکٹر صاحب نے ایسا کہا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ جسے شیعہ نہیں کہا گیا اُس کی محبتِ اہل بیت میں کمی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے حضرت سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہٗ، اِمام بخاری، اِمام مسلم، اِمام غزالی، مجددِ الفِ ثانی، پیر سیال اور بے شمار ائمہ وصوفیہ کو محبتِ اہل بیت میں کم زور کہہ دیا ہے۔ اِس لیے کہ ان تمام بزرگوں کو رافضی نہیں کہا گیا بلکہ بے شمار بزرگ رافضیت کی سرتوڑ تردید کرتے رہے۔

اِسی تقریر کے دوران ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ:۔

''سنّیت کا سرٹیفیکیٹ دینے والا ہم سے بڑا کائنات میں کوئی نہیں۔''

حالانکہ سنّیت کا سرٹیفیکیٹ دینے والے خود نبی کریم ﷺ ہیں جنھوں نے صرف اہل بیت سے محبت کا حکم نہیں دیا، بلکہ اہل بیت کے ساتھ تمام صحابہ سے محبت کا حکم دیا ہے۔

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ نے سنّیت کا سرٹیفیکیٹ یوں دیا ہے کہ:۔

''اے اللہ ہم سے بغض رکھنے والے پر بھی لعنت بھیج اور محبت میں غلو کرنے والے پر بھی لعنت بھیج!''

اور یہ بھی فرمایا کہ:۔

''جس نے مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل کہا مَیں اُسے اَسّی کوڑے ماروں گا۔''

کیا ڈاکٹر صاحب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سیّدنا علی المرتضیٰ سے بھی بڑھ کر سرٹیفیکیٹ دے سکتے ہیں؟

سنّیت کا سرٹیفیکیٹ حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہٗ نے دیا ہے۔ اُن سے پوچھا گیا کہ اہل سنت وجماعت کی علامت کیا ہے؟ تو فرمایا:

ان تحب الشیخین و لا تطعن الختنین و تمسح علی الخفّین۔

یعنی **اہل سنت کی پہچان یہ ہے کہ ابوبکر و عمر سے محبت کرو اور عثمان و علی پر**

طعن نہ کرواور خفین پر مسح کرو.......‘‘(مرقاۃ جلد 2 صفحہ 77)

سنّیت کی پہچان امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ نے یہ بیان فرمائی ہے:

تَفۡضِیۡلُ الشَّیۡخَیۡنِ وَ مَحَبَّۃُ الۡخَتَنَیۡنِ۔

یعنی ابوبکر و عمر کو افضل سمجھنا اور عثمان وعلی سے محبت کرنا۔(شرح عقائد نسفی صفحہ 150)

ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی افضلیت کا اِنکار کرنا اور اُنھیں صرف سیاسی خلیفہ قرار دینا، رافضیّت ہے، جیسا کہ ڈاکٹر طاہر القادری نے ’’السیف الجلی‘‘ میں لکھا ہے اور عثمان وعلی رضی اللہ عنہما میں سے کسی کو خاندان پرور کہنا خارجیت ہے۔ جیسا کہ مودودی صاحب نے ’’خلافت وملوکیت‘‘ میں لکھا ہے۔ اور ان دونوں اِنتہا پسند غالیوں کے درمیان رہ کر شیخین کو افضل سمجھنا اور ختنین سے محبت کرنا سنّیت ہے۔ اِس کے علاوہ جو شخص بھی سنیت کی نئی تعریف تراشتا ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ اور امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ کا مدِمقابل بنتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب جو ’جعلی سرٹیفیکیٹ‘ اُٹھائے پھرتے ہیں، وہ عبداللّٰہ بن سبا یہودی کا تیار کیا ہوا ہے۔ اِبن سبا اگر محبتِ اہل بیت کا بہانہ بنائے توڈاکٹر صاحب کیا جواب دیں گے؟

ڈاکٹر صاحب نے اِمام شافعی رضی اللہ عنہٗ کا مشہور شعر بے موقع پڑھ دیا ہے۔ اِمام شافعی رضی اللہ عنہٗ کے تین شعر اِس طرح اِکٹھے موجود ہیں۔ شعروں کا ترجمہ ملاحظہ کیجیے:۔

’’جب ہم علی کی فضیلت بیان کرتے ہیں، تو جاہل لوگ ہمیں رافضی کہتے ہیں اور جب مَیں ابوبکر کی فضیلت بیان کرتا ہوں، تو مجھ پر خارجی ہونے کا بہتان لگایا جاتا ہے۔ مَیں خارجی اور رافضی دونوں عقیدوں کو موت تک گلے لگائے رکھوں گا۔‘‘

فَلَا زِلۡتُ ذَا رَ فۡضٍ وَ نَصۡبٍ کِلَاھُمَا   بِحُبَّیۡھِمَا حَتّٰی اُوَسَّدَ فِی الرَّمۡلِ

(دیوان الشافعی صفحہ 72 مطبوعہ بیروت)

واضح ہو گیا کہ امام شافعی رضی اللہ عنہٗ کو نہ صرف رافضی کہا گیا، بلکہ خارجی بھی کہا گیا۔ ڈاکٹر صاحب اپنی تقریر میں اِمام شافعی رضی اللہ عنہٗ کا صرف ایک شعر پڑھ کر عوام کو دھوکا دیتے ہیں اور دعویٰ یہ کرتے ہیں کہ یہ شعر اِمام شافعی کی ’’ہر کتاب‘‘ میں موجود ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

چلیے ! ہم آپ کو ایک دوسرے طریقے سے سمجھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ امام شافعی کو رافضی کہا گیا، مجھ پر انھیں کا فیض ہے، لیکن جنابِ عالی! اِطلاعاً عرض ہے کہ آپ جیسے لوگوں نے مولا علی کو بھی خارجی کہا تھا۔ (السنۃ للخلال ص 639)

اب بتایئے! ہم پر مولا علی رضی اللہ عنہٗ کا فیض ہوا کہ نہیں؟

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

’’رافضی اہل سنت کو ناصبی اس لیے کہتے ہیں کہ اہل سنت اِمام کو جماعت کی رائے سے نصب کرتے ہیں۔‘‘(غنیۃ الطالبین صفحہ 199)

’’اہل سنت کو ناصبی کہنا رافضی کی علامت ہے۔‘‘(غنیۃ الطالبین صفحہ 191)

4- **سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کی توہین**:۔

1- **ڈاکٹر صاحب نے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کو صرف سیاسی خلیفہ قرار دیا ہے۔**

(القول المعتبر صفحہ 10)

ڈاکٹر صاحب کی یہ بات صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کی سراسر توہین ہے۔ اگر یہی بات کوئی خارجی سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہٗ کے بارے میں کہے تو ہم

اسے خارجیت کہیں گے، تو بالکل اسی طرح ڈاکٹر صاحب کا مذکورہ بالا بیان بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں بدتمیزی ہے۔

2- ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے کہ:۔

''پہلے خلیفۂ راشد کو فاروقِ اعظم کی تجویز اور رائے عامہ کی اکثریت سے چنا گیا، مگر پہلے امامِ وِلایت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اِنتخاب میں کسی کی تجویز مطلوب ہوئی نہ کسی کی تائید۔'' (القول المعتبر صفحہ 11)

اِس عبارت میں ڈاکٹر صاحب نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کی واضح بے ادبی اور سبکی اِختیار کی ہے۔

3- ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

''خلافت کا دائرہ فرش تک ہے اور ولایت کا دائرہ عرش تک ہے۔'' (القول المعتبر صفحہ 11)

اِس عبارت میں ڈاکٹر صاحب **نے جو موازنہ** کیا ہے، **وہ سراسر گمراہی، بے ادبی اور رافضیّت کا شہ پارہ ہے۔**

5- اللہ کی مثلیت اور مصطفی ﷺ کی مثلیت کا قول:-

ڈاکٹر صاحب حقیقتِ محمدیہ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔

''حضور ﷺ اللہ کی مثل ہیں۔'' (CD)

اپنے ماہ نامہ ''منہاج القرآن'' میں لکھتے ہیں:-

''کائناتِ نبوت میں اللہ کی مثل اعلیٰ مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے، کائناتِ وِلایت میں حضور کی مثل اعلیٰ حضور غوث پاک کی ذات ہے۔''

(مئی 2006ء، صفحہ 11)

یہاں سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھی پیچھے کر دیا ہے۔

6- اجماعِ اُمت کا اِنکار:-

''خارجی اور رافضی ہمیشہ اِجماع کے منکر رہے ہیں، جب کہ اہل سنت نے کبھی اس کا اِنکار نہیں کیا۔'' (مسلم الثبوت مع شرحہ فواتح الرحموت جلد 2 صفحہ 213)

1- ''داڑھی کی شرعی مقدار مٹھی بھر ہے اور اِس پر پوری اُمت کا اِجماع ہے اور علما نے چھوٹی داڑھی والوں کو ہیجڑے اور مغرب زدہ قرار دیا ہے۔''

(فتح القدیر جلد 2 صفحہ 351، البحر الرائق جلد 2 صفحہ 490، طحطاوی صفحہ 681، شامی جلد 2 صفحہ 123)

ڈاکٹر صاحب اِس اجماع کے خلاف چل رہے ہیں۔

2- ''عورت کی نصف دیت پر جمیع اُمت اوّلین وآخرین کا اِجماع ہے۔''

(کتاب الام جز 6 جلد 3 صفحہ 117، تفسیر ابن جریر جز 5 صفحہ 257، تفسیر قرطبی جلد 5 صفحہ 309، شرح نووی جلد 2 صفحہ 62)

مگر ڈاکٹر صاحب اِس اِجماع کے بھی منکر ہیں۔

3- ''رقص اور ڈانس کے حرام ہونے پر تمام علماء وصوفیہ کا اِجماع ہے اور بعض نے اسے حلال سمجھنے کو کفر لکھا ہے۔''

(کشف المحجوب صفحہ 476، البزازیة علی هامش الهندیة جلد 6 صفحہ 349، شامی جلد 2 صفحہ 337)

مگر ڈاکٹر صاحب پوری اُمت کے برعکس ڈانس کو بھی جائز سمجھتے ہیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے اِنکار کی تفصیل آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔

7- ڈاکٹر صاحب کا آدھی حدیث نقل کرنا اور آدھی غائب:-

1- ڈاکٹر صاحب نے ترمذی شریف سے حدیث نقل کی ہے کہ:۔

''حبشی رقص کررہے تھے اور بچے ان کے اِردگرد رقص کررہے تھے۔'' (ماہ نامہ ''منہاج القرآن''، لاہور، مارچ 2007ء، صفحہ 42)

ڈاکٹر صاحب نے یہ حدیث نقل کرکے ڈانس ثابت کرنا چاہا۔ حالانکہ اِس حدیث میں ایک حبشی لڑکی کی بات ہورہی ہے اور بچے محض پاس کھڑے دیکھ رہے تھے۔ پھر اس کے اگلے الفاظ یہ ہیں کہ:۔

''اوپر سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ آگئے۔ اُنھیں دیکھ کر سب لوگ بھاگ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر کو دیکھ کر انسانی اور جناتی شیاطین بھاگ گئے ہیں۔'' (جامع ترمذی حدیث نمبر 3691)

یہی حدیث ڈاکٹر صاحب نے نسائی کے حوالے سے بھی اِسی طرح ادھوری نقل کی ہے۔ کون غیرت مند ہے جو ہم سے ناراض ہونے کی بجائے ڈاکٹر صاحب کا محاسبہ کرے؟

2- ڈاکٹر صاحب ایک حدیث نقل کرتے ہیں:۔

''**عن انس قال لما قدم النبیّ ﷺ المدینة لعبت الحبشة فرحا لعبوا بحرابهم.** حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ آئے تو حبشیوں نے اس خوشی میں کھیل پیش کیا اور رقص کیا یعنی رسول اللہ ﷺ کی آمد پر اِستقبال کے لیے رقص کیا۔'' (ماہ نامہ منہاج القرآن مارچ 2007ء صفحہ 45)

غور فرمائیے! حدیث شریف میں رقص نہیں، بلکہ لعب یعنی کھیل کا لفظ تھا، مگر ڈاکٹر صاحب نے اسے رقص بنا ڈالا اور حدیث شریف میں حراب یعنی نیزوں کا لفظ تھا، مگر حضرت نے اس لفظ کا ترجمہ نہیں کیا تاکہ نیزوں کا لفظ کھیل کو رقص بنانے میں رکاوٹ نہ بنے۔

3- ڈاکٹر صاحب ''زفن'' کا معنی رقص ثابت کرنے کے لیے اِمام نووی رضی اللہ عنہٗ کے حوالے سے لکھتے ہیں:۔

''**یزفنون هذا اکان یزفنون فی یوم العید معناه یرقصون.**'' (ماہ نامہ مذکور صفحہ 41)

حالاں کہ اِس عبارت کے فوراً بعد امام نووی رضی اللہ عنہٗ لکھتے ہیں:۔

''علما نے اِس لفظ سے اسلحہ سمیت اچھلنا اور نیزوں کے ساتھ کھیلنا مراد لیا ہے۔ اِس لیے کہ بڑی بڑی روایات میں حبشیوں کا کھیل نیزوں کے ہم راہ بیان ہوا ہے۔ لہٰذا اِس لفظ کا ترجمہ کرتے وقت تمام روایات کو مدِنظر رکھنا ضروری ہے۔'' (شرح نووی علیٰ مسلم جلد 1 صفحہ 292)

8- ڈرامہ بازیاں اور بلند بانگ دعوے:۔

ڈاکٹر صاحب کا طریقۂ واردات بہت سی ڈرامہ بازیوں پر مشتمل ہے:۔

1- ملک کے علما اور مشائخ کے پاس ڈاکٹر صاحب اپنے ساتھیوں کو دعوت دینے کے لیے بھیج دیتے ہیں، جو نہ صرف دعوت دیتے ہیں، بلکہ منت سماجت اور ٹرانس پورٹ کی پیش کش تک کردیتے ہیں۔ جب یہ بزرگ اخلاقاً مجبور ہوکر ان کے ہاں چلے جاتے ہیں تو ماہ نامہ ''منہاج القرآن'' میں اِس خبر کو اِس انداز میں پیش کیا جاتا ہے جیسے علما اور مشائخ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر متحد ہونے اور ڈاکٹر صاحب سے فیض یاب ہونے کے لیے گئے ہوں۔

لیکن اب صورتِ حال مختلف ہوتی جارہی ہے۔ بہت سے مشائخ اور علما نے اِس ڈرامہ بازی کو بھانپ لیا ہے اور اُمتِ مسلمہ پر پڑنے والے منفی اثرات پر نظر رکھتے ہوئے محتاط ہوچکے ہیں۔ چناں چہ ان کی تازہ ترین مشائخ کانفرنس میں مشائخ کو شامل کرتے وقت انھیں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

2- جناب کی عادت ہے کہ دوسروں کی تحقیق کو اپنے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں جیسے اِمامِ اعظم ؓ کی مرویات کے لیے ''ثنائیات'' اور ''وحدانیات'' کی اِصطلاح وضع کرنے کا دعویٰ۔ بعض اوقات یوں بھی فرماتے ہیں کہ ''مَیں جو بات کررہا ہوں یہ آپ کو کتابوں میں نہیں ملے گی۔''

ظاہر ہے جو بات دینی کتابوں سے ثابت نہ ہو وہ بے دینی ہی ہوگی اور ہمیں آں جناب سے بے دینی پھیلانے کا ہی شکوہ ہے۔

3- جناب نے ایک دعویٰ یہ بھی فرمایا ہے کہ ''لوگ سن کر داڑھیاں رکھتے ہیں، ہم نے حضور کو دیکھ کر داڑھی رکھی ہے۔''

اِس دعویٰ شریفہ میں آں جناب نے دوسرے بڑے بڑے مشائخ اور کامل اولیائے کرام کے علاوہ اپنے مرشد پاک کو بھی صرف سن کر داڑھیاں رکھنے والوں میں شمار فرمایا ہے۔ اس لیے کہ ان کی داڑھی مبارک بھی پروفیسری نہیں، بلکہ مٹھی بھر تھی۔

4- آپ سب سے پہلے پروفیسر تھے، پھر قائدِ انقلاب ہوئے۔ اب شیخ الاسلامی کا دعویٰ ہے۔

5- کتاب ''متنازعہ ترین شخصیت''، میں مفتی محمد خان قادری صاحب سابق پرنسپل جامعہ منہاج القرآن کا انٹرویو موجود ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ ''میرے سمیت کئی دوسرے علمی لوگوں کا کام اُن (ڈاکٹر طاہر القادری) کے نام سے چھپا۔ ہوسکتا ہے کہ ان کے نام سے شائع ہونے والی کتابوں میں دیے گئے حوالہ جات کا آج تک انھیں پتہ نہ ہو کہ یہ کس کتاب سے ہیں۔ اب بھی کئی ساتھی جو مجبور ہیں، وہ وہاں بیٹھے ہیں۔ کام وہ کرتے ہیں اور چھپتا قادری صاحب کے نام سے ہے۔'' (متنازعہ ترین شخصیت مرتبہ محمد نواز کھرل صفحہ 312)

مفتی محمد خان صاحب کے اِس بیان کو ہمارے وہ دوست ذرا غور سے پڑھیں جو ڈاکٹر صاحب کی وکالت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اُنھوں نے بڑا کام کیا ہے۔ یہ محض اُن کی خوش خیالی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے جتنا کام کیا ہے اُس سے بہت زیادہ نقصان کیا ہے۔

9- طاہر القادری صاحب کے اُستاد بھی ان کے مخالف:-

ڈاکٹر صاحب کے خلاف ان کے استاد حضرت علامہ غزالی دوراں سیّد احمد سعید شاہ کاظمی قدس سرہ نے بھی کتاب لکھی جس کا نام ''عورت کی دیت'' ہے۔

ڈاکٹر صاحب کے دوسرے اُستاد حضرت علامہ عبدالرشید صاحب جھنگوی جو چندروز قبل اِنتقال کر چکے ہیں، اُنھوں نے ''ضربِ حیدری'' پر نہایت دل نشیں تقریظ لکھی ہے اور ڈاکٹر صاحب کو توبہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

پاکستان میں ڈاکٹر صاحب کے ٹوٹل یہی دو اُستاد ہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے نزدیک ان کے اُستاد کا دِل محبتِ اہل بیت سے خالی ہے۔

10- کیا ساری دُنیا حاسد ہے؟

ڈاکٹر صاحب اور ان کے ساتھیوں نے ایک آسان سا سبق یاد کر رکھا ہے کہ جو بھی ان کے خلاف آواز اٹھائے بلکہ جو بھی ان کی عظمت کا اِعتراف نہ کرے وہ حاسد ہے۔

حضرت علامہ اُستاذ العرب والعجم مولانا عطا محمد صاحب بندیالوی ؒ نے بھی ڈاکٹر صاحب کے خلاف ''دیت المراۃ'' کتاب لکھی ہے۔ کیا یہ بھی حسد تھا؟

ڈاکٹر صاحب کے اپنے خاص الخاص تحریکی ساتھی، اخبار کے ایڈیٹر، جامعہ کے پرنسپل اور ماہ نامہ کے ایڈیٹر؛ سب کے سب انھیں داغِ مفارقت دے گئے۔ کیا یہ سب حاسد تھے؟

ان کے خلاف بے شمار علما کتابیں، رسالے اور اِشتہار تک لکھ چکے ہیں۔ کیا یہ سب حسد ہی حسد ہے؟ ''اِسلام میں عورت کی دیت''، ''**دیت المراۃ**''، ''**الفتنۃ الجدیدۃ**''، ''پروفیسر کا علمی وتحقیقی جائزہ''، ''حاشیہ الفضل الموہبی''، ''جواب الجواب''، ''خطرہ کی گھنٹی''، ''اِلہاماتِ شیطانی''، ''خوابوں کا شہزادہ''، ''عظیم فتنہ''، ''دوسرا مودودی آ گیا''، ''علمی وتحقیقی جائزہ''، ''نیا فتنہ''، ''سنیو! ہوش یار رہنا! مودودی آ گیا''، ''اِسلام اور وائرسِ مسیحیت''، ''مکتوب بہ خدمت عہدے داران وارا کین ووابستگانِ تحریکِ منہاج القرآن پاکستان''، ''مکتوب بہ نام اہل سنت''، اِشتہار ''بانی تحریکِ منہاج القرآن پر ایک منصفانہ نظر''۔

بعض کتابوں کے نام ہی میں طاہر کا لفظ موجود ہے۔ مثلاً: ''فتنۂ طاہری کی حقیقت''، ''تہتر فرقے اور طاہر القادری''، ''علمی گرفت پروفیسر طاہر القادری''۔ حتیٰ کہ محمد نواز کھرل کی کتاب ''متنازعہ ترین شخصیت'' میں جناب ڈاکٹر صاحب کو طاہر القادری کی بجائے بظاہر القادری لکھا ہے اور ڈاکٹر صاحب کی بڑی سی تصویر کتاب کے بیرونی ٹائٹل پر چھاپی ہے۔

مولانا مفتی وقارُ الدین صاحب رضی اللہ عنہٗ نے تو ڈاکٹر صاحب پر ''وقارُ الفتاویٰ'' میں کفر کا فتویٰ دیا ہے ۔ ماہ نامہ ''رضائے مصطفیٰ''، گوجراں والا میں آئے دن ڈاکٹر صاحب کی خبر لی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اکتوبر 2008ء کے شمارہ کے آخری صفحہ پر ''**منہاج القرآن نہیں، منہاج الشیطان ہے**'' کے الفاظ چھپ چکے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے خلاف ایک کتاب ''ضربِ حیدری''، لکھی گئی ہے، جس پر کثیر التعداد علما نے زبردست تقاریظ لکھی ہیں۔ جن میں ڈاکٹر صاحب کے

اُستاد حضرت مولانا عبدالرشید صاحب رضوی رضی اللہ عنہٗ بھی شامل ہیں۔ کیا ان میں سے کسی کے دل میں خدا کا خوف نہیں تھا؟

اِس میں کوئی شک نہیں کہ پوری اُمت ایک طرف ہے اور ڈاکٹر صاحب دوسری طرف۔ ہمارا مشورہ یہ ہے کہ پوری اُمت کو حاسد کہنے کی بجائے، آپ لوگ صرف ایک شخص سے جان چھڑا لیجیے! واللہ! یہی راستہ آسان بھی ہے اور حق بھی۔

11- تفرقہ بازی اور فتنہ انگیزی:-

ڈاکٹر صاحب اِعتدال اور لبرل اِزم کا دعویٰ کرتے ہیں، مگر خود ٹھیک ٹھاک فتنہ باز اور شرارتی ہیں۔ ایک وقت تھا کہ ڈاکٹر صاحب فرقہ پرستی کے خاتمے پر کتابیں لکھتے تھے، مگر آج کل خود فرقہ پروری میں مکمل طور پر ملوث ہو چکے ہیں۔ کبھی طالبان کے خلاف لکھتے ہیں، کبھی خود صحیح العقیدہ اہلِ سنّت کو خارجی جراثیم والا کہتے ہیں، کبھی صحابہ کی تنقیص کرنے کے لیے حبِ علی کا بہانہ کرتے ہیں۔ اب تو ان کے ماہ نامے میں بھی سرِعام فرقہ پرستی جاری ہو چکی ہے۔ ان کی فتنہ انگیزیوں کے چند ثبوت ملاحظہ کیجیے:-

1- ڈاکٹر صاحب کا چھوٹی داڑھی کے جواز پر تقریر کرنا اور بڑی داڑھی پر جگہ جگہ اپنے خطابات کے دوران **اپنی ناف پر ہاتھ لگا کر لمبی داڑھی کا مذاق اُڑانا ان کے غیر سنجیدہ اور اندر سے شرارتی آدمی ہونے کا واضح ثبوت ہے۔**

2- آج کل ڈاکٹر صاحب کا سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کو محض سیاسی خلیفہ کہنا رافضیّت کے علاوہ شرارت کی اِنتہا ہے۔ کسی بھی جھگڑا ختم کرنے والے پر یہ سوچنا لازم ہوتا ہے، کہ کہیں اس کی اپنی وجہ سے کوئی نیا جھگڑا نہ کھڑا ہو جائے۔

پچھلے دنوں **ہمارے اُستاد صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو ''بظاہر القادری''** قرار دیا، تو ڈاکٹر صاحب کے ساتھی بہت سیخ پا ہوئے۔ لیکن ہم ایک دیانت دارانہ محاکمہ کرتے ہیں کہ اگر طاہر القادری کو **بظاہرالقادری کہنا گستاخی ہے، تو پھر صدیق اکبر کو صرف ظاہری خلیفہ کہنا کیوں کر بے ادبی نہیں؟** یہ سوال نہیں ایک زلزلہ ہے، اِس لیے کہ ہم کسی رافضی کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کے کتوں کے برابر بھی نہیں سمجھتے۔ اس کا جواب دینے کے لیے اِیمان کی سلامتی اور غیرتِ اِسلامی شرط ہے۔

3- اِس کے علاوہ دیت کا مسئلہ ڈاکٹر صاحب نے خود خواہ مخواہ کھڑا کیا تھا۔

4- ڈاکٹر صاحب کے پیروکار یہودیوں، عیسائیوں، قادیانیوں، گستاخانِ رسول اور گستاخانِ صحابہ کے معاملے میں نہایت وسیع القلب اور کشادہ ذہن ہیں، لیکن ڈاکٹر صاحب کا گستاخ ان سے برداشت نہیں ہوتا اور قرآن وسنت کا جواب لڑائی سے دیتے ہیں۔ نیز ڈاکٹر صاحب کے خلاف مضبوط ترین باتوں پر غور کر کے اپنا اِیمان بچانے کی بجائے اُلٹا لڑنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔

ہم علمائے حق سے پوچھتے ہیں کہ کیا کسی کے خوف سے کلمۂ حق بلند کرنا چھوڑ دیا جائے گا؟

5- بلکہ خود ڈاکٹر صاحب کا فرمانا ہے کہ جو ملاں ملوانا ں شیعہ اور سنی کو دو کرے اسے دو کر دو!

ڈاکٹر صاحب کے اِس جملے کا ہر ہر لفظ شر پسندی پر مبنی ہے اور اس میں لوگوں کو آپس میں لڑانے کی ترغیب ہے۔ نیز ہم پوچھتے ہیں کیا حضور غوثِ اعظم، حضرت مجددِ الف ثانی، اِمام اہل سنت اعلیٰ حضرت بریلوی اور حضور شیخ الاسلام خواجہ محمد قمرالدین سیالوی اور بے شمار اولیائے کرام رضی اللہ عنہٗ، جنھوں نے شیعہ کی سخت تردید فرمائی، کیا انھیں دو کر دیا جانا چاہیے تھا؟ ڈاکٹر صاحب کا یہ بیان حضور ﷺ کی اُمت کے لیے سخت اذیت کا باعث ہے۔

ڈاکٹر صاحب بعض اوقات بہ ظاہر خوارج کی تردید کا بہانہ کرتے ہیں، در پردہ اپنی رافضیت کو پروان چڑھا رہے ہوتے ہیں، لیکن تاڑنے والے اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ حبِ علی اور بغضِ معاویہ میں کیا فرق ہے؟

6- ماہ نامہ ''منہاج القرآن''، لاہور جون 2010ء میں ایک صحیح العقیدہ سنی خطیب کو ''گلوکار'' قرار دیا گیا ہے۔ظاہر ہے کہ یہ بھی ایک شرارت ہے۔ پھر ان خطیب صاحب کو یہ اِلزام دیا ہے کہ اُس نے بے موقع صدیق اکبر کی شان بیان کر دی۔

ہم پوچھتے ہیں کہ صدیق اکبر کی شان بیان کرنے کا کون سا موقع ہے اور اگر بر موقع ہوتو پھر کیا؟ اور بے موقع ہو تو پھر کیا؟

عالی جناب! اِستفسار ہے......اگر آپ رافضی نہیں تو صدیق اکبر کی شان آپ کو کیوں چبھی؟ کہاں گیا وہ اعتدال؟ کہاں گئی وہ ہم آہنگی؟ جب کرسمس بھی برداشت ہے، بلکہ اس پر تمہارا ایمان ہے تو پھر صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہٗ کی شان پر اِعتراض کیوں؟

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں واضح ہوجاتا ہے کہ جناب ڈاکٹر طاہر القادری صاحب کے عقائد اور نظریات اِسلامی تعلیمات سے متصادِم ہیں۔ڈاکٹر صاحب کا اہل سنت سے کوئی تعلق نہیں۔و ما علینا الا البلاغ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اُس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ ''پوری دُنیا میں مذاہب کی جب تقسیم کی جاتی ہے تو بی لیورز اور نان بی لیورز کی تقسیم آتی ہے۔ یہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور مسیحی برادری اور مسلمان؛ یہ تین مذاہب بی لیورز میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے۔''

کیا قائل کے یہ الفاظ کفریہ ہیں کہ نہیں؟

☆☆☆☆

الجواب و ھو الموفّق للصدق والصواب

محبوب کریم علیہ السلام کی بعثت کے بعد حق اور صدق صرف اور صرف آپ کا لایا ہوا دین اور مذہب ہے اور دیگر اُمم تو درکنار، خود انبیاء بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دِین کی اِتباع اور آپ کی اِطاعت کے پابند ہیں **کما قال اللہ تعالیٰ:**

ثُمَّ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَ لَتَنۡصُرُنَّہٗ۔ (پارہ:3 آلِ عمران:81)

''جب مَیں تمھیں کتاب وحکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس میرا رسول تشریف لائے جو تمہاری نبوت و کتاب کی تصدیق کرنے والا ہے تو تم ضرور بہ ضرور اُن کے ساتھ اِیمان لاؤ گے اور اُن کی اِمداد و اِعانت کرو گے۔''

محبوبِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اِرشادِگرامی ہے:

لَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا لَمَا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ. رواہ احمد و الدارمیؒ۔''

اگر موسیٰ علیہ السلام ظاہری حیاتِ مقدسہ کے ساتھ موجود ہوتے تو اُنھیں میری اِتباع کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔''

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہٗ تورات کا ایک نسخہ لائے اور رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **کے قریب بیٹھ کر اُس کی تلاوت کرنے لگے**، تو رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور غصہ سے سرخ ہونے لگ گیا۔ تو حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہٗ نے اُنھیں فرمایا:

''تجھ پر رونے والیاں روئیں! دیکھتے نہیں ہو سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر غیظ و غضب کے آثار؟''

جوں ہی آپ رضی اللہ عنہٗ نے سرورِ کونین ﷺ کے چہرۂ اقدس کی طرف دیکھا تو عرض کیا:-

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ. رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا۔

''مَیں اللہ تعالیٰ کے غضب اور اس کے رسولِ مقبول کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ تعالیٰ پر راضی ہیں از روئے رب ہونے کے اور اِسلام کے ساتھ از روئے دین ہونے اور محمد کریم کے ساتھ از روئے نبی ہونے کے۔''

یعنی اِیمان و اِیقان دِل میں راسخ ہے۔ اِسلام میں اور آپ کی نبوت میں کسی شک و تردّد کی بنا پر مَیں اِس کو نہیں پڑھ رہا تھا۔

فقال رسول اللہ ﷺ: وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ بَدَا لَکُمْ مُّوْسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَ تَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ لَوْ کَانَ حَیًّا وَ اَدْرَکَ نُبُوَّتِیْ لَاتَّبَعَنِیْ۔ رواہ الدارمیؒ۔''تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذاتِ اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام تمہارے سامنے نمودار ہو جائیں، پس تم اُن کی اِتباع شروع کر لو اور مجھے چھوڑ دو تو تم راہِ راست سے گم راہ ہو جاؤ گے۔ اگر موسیٰ ◆ ظاہری حیات کے ساتھ زندہ ہوتے اور میرا زمانۂ نبوت پا لیتے تو ضرور بہ ضرور میری اِتباع کرتے۔''

محمد کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محوِخوابِ اِستراحت تھے۔ ملائکہ حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس اور منصب و رِسالت کی تمثیل بیان کرتے ہوئے کہا: ''اِن کی مثال ایسے ہے، جیسے کوئی آدمی مکان بنائے اور اُس میں کھانے کے لیے دسترخوان لگائے اور بلانے والے کو بھیجے کہ لوگوں کو میرے مکان میں میرے دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھانے کی دعوت دو! جس نے دعوت دینے والے کی دعوت قبول کی مکان میں داخل ہوا اور دسترخوان پر سے کھایا اور جس نے دعوت قبول نہ کی نہ مکان میں داخل ہو سکا اور نہ دسترخوان سے کھانا کھا سکا۔''

پھر اس کی تعبیر و توضیح پیش کرتے ہوئے ملائکہ نے کہا:-

اَلدَّارُ الْجَنَّةُ وَ الدَّاعِیْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَ مَنْ عَصٰی مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَ مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَیْنَ النَّاسِ. رواہ البخاریؒ۔''

مکان جنت ہے، (دسترخوان جنت کی نعمتیں ہیں جب کہ مالکِ مکان اللہ تعالیٰ ہے) اور دعوت دینے والے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ لہٰذا جس نے محمد کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اِطاعت کی تو اُس نے اللہ تعالیٰ کی اِطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرماں برداری کی تو اُس نے اللہ تعالیٰ کی نافرماں برداری کی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسلمان اور کافر اور مطیع و عاصی لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں۔''

نیز حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے، لیکن اپنی کتاب اور شریعت کی لوگوں کو دعوت نہیں دیں گے، بلکہ آپ کی اُمت کے عالم اور خلفا میں

سے ایک خلیفہ کی مانند خود بھی اسی دین پر ہوں گے اور لوگوں پر بھی اسی کو نافذ کریں گے۔ لہٰذا سیّد الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد مسلمان اور مومن صرف اور صرف وہی شخص ہوسکتا ہے جو آپ کے حلقہٴ غلامی میں داخل ہو اور دینِ اسلام پر کاربند ہو۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ (پارہ:3، آلِ عمران:19)

''اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول دِین صرف اور صرف دِینِ اسلام ہی ہے۔''

مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ. (پارہ:3، آلِ عمران:85)

''جو شخص اسلام سے ہٹ کر کوئی دین اپنائے گا تو اُس سے ہرگز ہرگز وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا۔''

تو روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ جب عنداللہ مقبول دین صرف اور صرف اسلام ہی ہے، تولامحالہ دوسرے ادیان اب کفر والی شق میں داخل ہوں گے۔ ورنہ یہودیت کو اِسلام اور عیسائیت کو بھی اِسلام ماننا لازم آئے گا اور کوئی مسلمان تو کجا، کوئی عقل مند بھی اِس کا قائل نہیں ہوسکتا۔

جب کہ خود کلامِ مجید نے نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حلقۂ غلامی میں داخل نہ ہونے والوں کو کافر قرار دیا ہے:-

1- قال اللہ تعالیٰ:

مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتَابِ وَ لَا الْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ خَیْرٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ۔ (پارہ:1، البقرۃ:105)

''اہل کتاب میں سے کفر کے مرتکب اور مشرک یہ پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے کوئی خیر نازل ہو۔''

2- قال اللہ تعالیٰ:

وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِنْ بَعْدِ اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِھِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَھُمُ الْحَقُّ. (پارہ:1، البقرۃ: 109)

''بہت سے اہل کتاب کی دِلی آرزو اور محبت ہے کہ تمھیں ایمان لانے کے بعد پھر کافر بنادیں اور اِسلام سے برگشتہ کریں از روئے اُس حسد کے جو اُن کے نفوس سے سرزد ہونے والا ہے باوجودے کہ اُن پر حق روزِ روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے۔''

پہلی آیتِ کریمہ میں بھی اہل کتاب کو کافر قرار دیا گیا اور **دوسری آیت میں بھی اُن کو کافر قرار دیا گیا ہے** کیوں کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ کی خواہش یہی ہوسکتی تھی کہ **اہل اِسلام بھی یہودی بن جائیں** **کما ھو مدعا الیھود** اور نصرانی بن جائیں **کماھو مدعا النصاریٰ**۔ جو ممکن نہیں تھا اور اہل اِسلام کو کافر بنانے کی خواہش کو اللہ تعالیٰ نے مودّت و محبت سے تعبیر کیا ہے۔

3- قال اللہ تعالیٰ:

یَا اَھْلَ الْکِتَابِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ بِاٰیَاتِ اللّٰہِ وَ اَنْتُمْ تَشْھَدُوْنَ، یَا اَھْلَ الْکِتَابِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَکْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

(پارہ:3، آلِ عمران:1-70)

''اے اہل کتاب! اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ تم کفر کیوں کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ تم علم رکھتے ہو۔ اے اہل کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کیوں کرتے ہو؟ حالاں کہ تم حق کون سا ہے اس کا یقین رکھتے ہو!''

4- قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ بِاٰیَاتِ اللّٰہِ وَ اللّٰہُ شَھِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ. قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَ اَنْتُمْ شُھَدَاءُ وَ مَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ. (پارہ:3،آلِ عمران:9-98)

''فرما دیجیے یا رسول اللہ! اے اہل کتاب! تم اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ کفر کیوں کرتے ہو، جب کہ اللہ تعالیٰ آگاہ ہے اُس پر جو تم کرتے ہو۔ فرما دیجیے! اے اہل کتاب! تم اللہ تعالیٰ کی راہ اور صراطِ مستقیم سے کیوں روکتے ہو ان کو جو ایمان لائے تم راہِ خداوند تعالیٰ میں ٹیڑھ اور کجی پیدا کرنے کے درپے ہو حالاں کہ تم اس پر شاہد و گواہ ہو کہ یہ کج روی ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارے عمل و کردار سے غافل نہیں ہے۔''

اِن آیاتِ کریمہ میں بھی اہل کتاب کو کفر کے مرتکب ٹھہرایا گیا ہے بلکہ صراطِ مستقیم اور راہِ راست سے گم راہ کرنے والے ٹھہرایا گیا ہے اور ان کے علاوہ بہت سی آیات ان کی تکفیر پر دلالت کرتی ہیں۔ تو کیا کوئی عقل مند کفر کو اِسلام کہہ سکتا ہے؟

قال اللّٰہ تعالیٰ:

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ (الٰی) لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلَاثَۃٍ۔ (پارہ:6،المائدۃ:3-72)

''البتہ تحقیق کفر کیا ان لوگوں نے جنھوں نے کہا: بے شک اللہ ہی مسیح اِبن مریم ہے (تا) البتہ تحقیق کفر کیا اُن لوگوں نے جنھوں نے کہا کہ اللہ تین (خداؤں؛ اللہ، مریم اور عیسیٰ) میں سے تیسرا ہے۔''

قال اللّٰہ تعالیٰ:

قَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ. (پارہ:10،التوبۃ:30)

''یہودیوں نے دعویٰ کر دیا کہ عزیر علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں۔''

لہٰذا بالعموم یہود و نصاریٰ کا بعثتِ نبویہ کے بعد حلقۂ اِسلام میں داخل نہ ہونا بھی کفر ہے۔ یہ مزید برائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد اور بیویاں ثابت کیں اور جس طرح مشرکین نے فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیا اُنھوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹے ثابت کر دیے تو ان کو مشرکین اور بت پرستوں کا بھائی ماننا چاہیے یا اہل اسلام کا بھائی نعوذ باللہ؟ جن کا اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ وَ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ پر کامل اِیمان ہے۔

قرآنِ مجید نے تو یہود و نصاریٰ کو مشرکین کے قبیل میں شمار کیا ہے۔

چناں چہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:-

1- قَالَتِ الْیَھُوْدُ عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ وَ قَالَتِ النَّصَارَی الْمَسِیْحُ بْنُ اللّٰہِ ذٰلِکَ قَوْلُھُمْ بِاَفْوَاھِھِمْ یُضَاھِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ اَنّٰی یُؤْفَکُوْنَ. (پارہ:10،التوبۃ:30)

''یہودیوں نے کہا: عزیر اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور نصرانیوں نے کہا کہ مسیح اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں یہ ان کی زبانی گپیں ہیں وہ ان اقوال کی وجہ سے اپنے سے پہلے کافروں کی مشابہت اِختیار کرنے والے ہیں (جنھوں نے ملائکہ کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہا)۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک اور نیست و نابود فرمائے، وہ کہاں بھٹکے پھرتے ہیں۔''

2- اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَ رُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَ الْمَسِیْحُ بْنُ مَرْیَمَ وَ مَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اِلٰھًا وَاحِدًا لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سُبْحَانَہٗ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ. (پارہ:10،التوبۃ:31)

''اُنھوں نے احبار و علما اور عباد و راہبوں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے رب بنا لیا اور مسیح اِبن مریم کو بھی اور ان کو نہیں حکم دیا گیا مگر ایک معبود کی پرستش کا۔ نہیں معبودِ برحق مگر وہی۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اُس سے جو یہ لوگ اُس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔''

اِن کلماتِ قدسیہ سے واضح ہوگیا کہ وہ لوگ عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا ماننے اور حضرت مسیح کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا ماننے اور اپنے احبار و رہبان کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے ارباب ماننے کی وجہ سے مشرکین کے صرف مشابہ ہی نہیں ہوئے تھے بلکہ خود ان کے زمرہ میں داخل ہو چکے تھے۔ تو ان کے حق میں مسلمان کا لفظ بولنا اور انھیں مسلمانوں کے بھائی قرار دینا ان آیاتِ قرآنیہ کی کھلی اور واضح مخالفت ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. (پارہ:3، آلِ عمران:67)

''حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے اور نہ ہی نصرانی تھے، لیکن حق پر کاربند مسلمان تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔''

اگر یہودیت اور نصرانیت اور اِسلام ایک چیز ہوتے تو اِبراہیم علیہ السلام سے یہودیت اور نصرانیت کی نفی اِسلام کی نفی بن جاتی جو کہ سراسر تعارُض و تناقض ہے۔ اِسی طرح مسلم ہونے کا اِثبات یہودیت اور نصرانیت کا اِثبات بن جاتا اور ادھر ان کی نفی بھی صراحت کے ساتھ کر دی گئی ہے تو یہ بھی تعارُض تناقض بن جائے گا جب کہ کلام مجید تعارُضات و تناقضات سے پاک ہے نیز یہ فرمانا کہ اِبراہیم علیہ السلام مشرکین میں سے نہیں تھے یہود و نصاریٰ پر واضح اِعتراض ہے کہ وہ مشرکین میں سے ہیں اور اللہ تعالیٰ شریک سے منزہ و مبرا ہے۔ لہٰذا جب قرآنِ مجید ان کو مشرکین کے زمرہ میں داخل فرمائے تو کون سا مسلمان بلکہ کون سا عقل مند اِنسان ہوگا، جو ان کو اہلِ اِسلام کے زُمرہ میں داخل کرے۔

اہلِ کتاب یہودی و نصرانی کو دوست بنانا حرام و ممنوع ہے:- **قال اللہ تعالیٰ:**

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى اَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ. (پارہ:6، المائدۃ:51)

''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ! ان میں سے بعض بعض کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے اُن کو دوست بنائے گا تو وہ بھی انہیں میں سے ہوگا یعنی یہودی و نصرانی ہوگا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو راہِ راست دکھاتا ہے نہ منزلِ مقصود تک واصل فرماتا ہے۔''

جب یہود و نصاریٰ کو دوست بنانا حرام اور ممنوع ہے اور بہ ذاتِ خود یہودی اور نصرانی بننے کے مترادف ہے تو اُن کو بھائی بنانے کا حکم بھی یقینا یہی ہو گا۔ کون سا عقل مند شخص ہو گا جو کہے گا کہ بھائی بنانا تو جائز ہے، مگر دوست بنانا جائز نہیں ہے۔ کیا اِسلامی برادری سے نکل کر یہود و نصاریٰ کی برادری میں داخل ہونا قابل قبول ہے؟

الغرض یہود و نصاریٰ کو علی الاطلاق اور بالخصوص عزیر ابن اللہ، مسیح ابن اللہ اور احبار و رُہبان کو ارباب من دون اللہ ماننے والوں کو بھائی ماننا قرآنِ مجید اور احادیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سراسر خلاف ہے اور آیاتِ قرآنیہ کے اِنکار کے مترادف ہے اور **ایسے عقیدہ کا مالک دائرۂ اِسلام سے خارج ہے۔ اُس کو تجدید اِیمان و اِسلام اور تجدید نکاح لازم اور ضروری ہے** بہ صورتِ دیگر اُس سے قطع تعلق لازِم اور ضروری ہے، خود اُنھوں نے تسلیم کیا کہ حضرت عیسیٰ کی نبوت کا منکر کافر ہے، تو نبی الانبیا کی نبوت کے منکر کے کفر میں تردّد کیوں؟ اور اسے بھائی بنانے اور سمجھنے کا کیا جواز ہے؟ **ھٰذا ما عندی و اللہ و رسولہ اعلم۔**

و انا العبد الفقیر الی اللہ الغنی

ابوالحسنات محمد اشرف السیالوی غفرلہ، سرگودھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈاکٹر طاہرالقادری پر شرعی حکم

از: حضرت علامہ مولانا مفتی شمشاد احمد رضوی مصباحی

شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی، مئو، یوپی

الجواب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب۔

باسمہٖ تعالیٰ

...... **ڈاکٹر طاہرالقادری کی شخصیت کے دورخ ہیں۔**

ایک طرف علم غیب، حاضر وناظر، شفاعت، اختیارات مصطفیٰ، میلاد، سلام، قیام وغیرہ عقائد ومراسم اہلسنّت کے اثبات واظہار میں پرزور تقریریں کر کے کم علم مولویوں اور عوام اہلسنّت کو یہ تأثر دیتا ہے کہ میں پکا سنی صحیح العقیدہ اور اہلسنّت وجماعت کا سچا داعی وترجمان ہوں اور

دوسری طرف وہابیہ، دیابنہ، تبرائی شیعہ وغیرہ منکرین ضروریات دین کے صریح قطعی کفریات پر بھی ان کی تکفیر نہیں کرتا، بلکہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے۔ جیسا کہ اپنی کتاب ''فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہو'' میں لکھا ہے کہ:

''بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے، البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں، جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے۔ اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعات وجزئیات میں الجھ جانا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید وتفسیخ کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔'' (ص ۶۵) ....

اس عبارت کا مطلب بالکل واضح ہے کہ بنام مسلم جتنے بھی فرقے ہیں، وہ اہلسنّت وجماعت کے ساتھ عقائد میں متحد ومتفق ہیں، ان میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں، محض فروعی اختلاف ہے۔ اور فروعی اختلاف کی بنیاد پر دوسرے مسلک کو تنقید وتفسیخ کا نشانہ بنانا درست نہیں۔ چہ جائیکہ ان کی تضلیل وتکفیر کی جائے۔

اس لئے اس نے اعلان کیا کہ:

''جو جماعت میں بنا رہا ہوں، وہ محض اہلسنّت کی جماعت نہیں ہوگی، بلکہ شیعہ سنی بھی شامل ہوں گے۔ ہمارے نزدیک شیعہ سنی میں کوئی امتیاز نہیں۔'' (ہفت روزہ چٹان لاہور ۲۵/مئی ۱۹۸۹ء)

......اور اسی بنیاد پر قصر بتول شادمان کالونی لاہور میں خطاب کرتے ہوئے کہا:

''شیعہ سنی دونوں طبقو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ، اگر کوئی چھوٹی بڑی بات ایک دوسرے کو کہہ بھی دیا کرے تو حضرت علی کی غلامی کے حوالے سے دل بڑے کرلیا کرو۔ نہ شیعیت کا کوئی حشر میں سوال ہوگا نہ سنّیت کا'' ......

اور اسی بنیاد پر شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنے کو قابل فخر سمجھتا ہے۔

اپنے بیان میں ایک جگہ طاہرالقادری نے کہا:

''میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا، بلکہ جب بھی موقع ملے نماز پڑھتا ہوں۔''

(رسالہ دید وشنید لاہور ۴/تا ۱۹/اپریل ۱۹۸۶ء)

ڈاکٹر طاہرالقادری کے مذکورہ بالا افکار ونظریات سے ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک مسلمانوں کے تمام فرقے مثلاً وہابیہ، دیابنہ، شیعوں وغیرہ مسلمان

ہیں، اوراہلسنّت وجماعت کے ساتھ عقائد میں ان کا کوئی بنیادی اختلاف نہیں۔ اس لئے ان کی تضلیل وتکفیر تو درکناران کی تنقید وتفسیخ بھی درست نہیں۔ اور تھوڑا بہت جو اختلاف ہے، وہ محض فروعی ہے کوئی خاص بات نہیں۔

طاهرالقادری کا یه نظریه صدها ضلالت وکفریات کا مجموعه هے۔ اس کے اس نظریئے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اہلسنّت وجماعت کی تبلیغ واشاعت نہیں، بلکہ مغلیہ شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے ''**دیـــن الٰهـی**'' کے احیاء وتجدید کا کام کر رہا ہے۔ جبکہ علمائے اہلسنّت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہابیہ، دیابنہ، شیعہ وغیرہ فرقۂ باطلہ کا بہت سے مسائل میں اہلسنّت وجماعت کے ساتھ بنیادی واصولی اختلاف ہے۔ جن کے ماننے نہ ماننے پر کفر واسلام کا حکم مختلف ہوجاتا ہے۔ ذیل میں ہم بعض فرقوں کی کچھ باتیں ذکر کرتے ہیں، جو اہلسنّت کے بنیادی عقائد سے متصادم ہیں۔

شیعوں کے اختلاف کی مثال:

......شیعوں کے بعض عقائد مذہب اہلسنّت کے بنیادی عقائد سے متصادم ہیں☆☆ وہ **ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ پر معاذ اللہ بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں۔ جبکہ ان کی طہارت اور پاکدامنی پر سورۂ نور کی بعض آیات روشن دلیل ہیں۔ لہٰذا ان پر بدکاری کی تہمت لگانا قرآن کا صریح انکار ہے۔ اور قرآن کا انکار کفر ہے☆☆ وہ حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کا انکار کرتے ہیں**، جبکہ ان کی صحابیت پر اجماع صحابہ ہے اور اجماع صحابہ قطعی ہوتا ہے اور اس کا منکر کافر☆☆ قرآن کو بیاض عثمانی، محرَّف اور ناقص مانتے ہیں۔ یہ بھی قرآن کی آیت کا انکار ہے، اور کفر ہے☆☆ **حضرات شیخین کو سب وشتم سے یاد کرتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں۔** جبکہ اللہ نے ان کے ایمان کو قبول فرمایا اور بشمول شیخین تمام صحابہ سے جنت کا وعدہ فرمایا۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:''**وکلاً وعـد اللّٰه الحسنیٰ**''(پ۲۷/سورۂ حدید آیت ۱۰)۔......اور اللہ نے ان سے راضی ہونے پر سند عطا فرمایا۔ ارشاد خداوندی ہے:''**رضـی اللّٰه عنهم ورضوا عنه ۔**''(پ۳۰/سورۂ بینہ آیت ۸)۔**شیـعوں کے مذکورہ بالا عقائد بالاتفاق کفر هیں** ۔ اور اہلسنّت کے بنیادی عقائد سے معارض۔

عالمگیری میں ہے:''**الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما والعیاذ باللّٰه فهو کافر۔**

فتاویٰ رضویہ میں ہے:''**ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قذف کفر خالص ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابیت کا انکار کفر خالص ہے۔** اسی طرح تبرائیان زمانہ میں اور بھی کفر وارتداد کی قطعی وجوہ ہیں، جن کی تفصیل ردّالرفضۃ میں ہے۔ اوران کا مرتد ہونا عامۂ کتب معتمدہ **خلاصه وفتح القـدیـر وظهیـریـه وعالمگیری و ردّالمحتار وعقود الدریه وبحر الرائق ونهر الفائق وتبیین الحقائق وبدائع وبزازیه وبرجندی والـقـرویـه واقعات المفتیین و اشباه ومجمع الانهر وطحطاوی علی الدر وغنیه ونظم الفرائد وبرهان شرح مواهب الرحمٰن وتیسر المقاصد شرح وهبانیه ومغنی المستفتی وتنویر الابصار ومنح الغفار واصول امام شمس الائمه وکشف البزدوی وشفا شـریف وروضة امـام نـووی واعـلام امـام ابـن حـجـر وکـتـاب الانـوار وشرح عقائد ومنح الروض وفواتح الرحموت وارشاد الساری وفتـاویٰ عـلامـه مـفتـی ابوسعود وعلامه نوح آفندی وشیخ الاسلام عبدالله آفندی احمد مصری علی مراقی الفلاح وشبلی علی الزیلعی** وغیرہا سے ثابت وروشن ہے۔

خزانۃ الفقہ پھر فتاویٰ ہندیہ میں ہے...... **لوقذف عائشة رضی اللّٰه تعالیٰ عنها بالزنا فاکفر باللّٰه تعالیٰ۔**

شرح ملتقی الابحر میں ہے، **یـکفر بقوله لادری ان النبی فی القبر مومن وبقوله ماکان علینا نومن النبی صلی الله علیه وسلم لان البعثة من اعظم النعم وبقذفه عائشة رضی الله تعالیٰ عنها وانکاره صحبة ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنه۔**

خزانۃ المفتیین وظہیریہ وعالمگیریہ وحدیقہ ندیہ میں منکران ضروریات دین رافضیوں کے بارے میں ہے: **هؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدين** (ج٦ رص ٢٥)۔

اور اسی فتاویٰ رضویہ میں ہے:

''اگر رافضی ضروریات دین کا منکر ہے، مثلاً قرآن کریم میں کچھ سورتیں یا آیتیں یا کوئی حرف صرف ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا اور صحابہ خواہ کسی شخص کا گھٹایا ہوا مانتا ہے یا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خواہ دیگر ائمہ اطہار کو انبیائے سابقین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم میں کسی سے افضل جانتا ہے اور آج کل یہاں کے رافضی تبرائی عموماً ایسے ہی ہیں۔ ان میں شاید ایک شخص بھی ایسا نہ نکلے جو ان عقائد کفریہ کا معتقد نہ ہو جب تو وہ کافر و مرتد ہے۔ (ج٦ رص ٥٣)۔

شیعوں کے پیشوا ''امام خمینی''
طاہرالقادری کی نظر میں:

ڈاکٹر طاہرالقادری شیعوں کے پروگرام بالخصوص مجلس عزا میں کثرت سے شرکت کرتا ہے ،اور بسا اوقات دل کھول کر خمینی کی قصیدہ خوانی بھی کرتا ہے، ایک مرتبہ خمینی کی تعریف کرتے ہوئے، طاہرالقادری نے کہا:

''امام خمینی تاریخ اسلام کے شجاع اور جری مردان حق (اللہ والے) میں سے ہیں۔ جن کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے۔ خمینی کی محبت کا تقاضہ یہ کہ ہر بچہ خمینی بن جائے۔'' (روز نامہ نوائے وقت لاہور ١٩٨٩ء)

حالانکہ خمینی کے عقائد وہی ہیں جو اثنا عشریہ کے عقاید ہیں۔

جیسا کہ ان کی تقریروں اور تحریروں سے ظاہر ہے۔ اور ہمارے فقہائے کرام نے ان کی تکفیر کی ہے۔

خمینی کے بعض عقائددرج ذیل ھیں :

(١) خمینی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

''اگر کوئی آیت حضرت علی کی امامت وخلافت یا کوئی ذکر بالفاظ صریح بھی آ جاتا، تو حضرات شیخین اس آیت کو تسلیم نہ کرتے اور خدا کے حکم دینے پر بھی حکومت کی کرسی ترک نہ کرتے۔'' (کشف الاسرار ص ١١٩/ ١٢٠)

(٢) خمینی کا عقیدہ ہے کہ:

''موجودہ قرآن کتب یہود ونصاریٰ کی طرح محرّف ہے''۔ (کشف الاسرار ص ١١٤)

(٣) جو آدمی یہ دعویٰ کرے کہ:

''قرآن جس طرح نازل ہوا تھا، وہ پورا اس کے پاس ہے تو وہ کذاب ہے''۔ (اصول کافی ص ١٣٩)

(۴) خمینی نے اکابر صحابہ محدثین، مفسرین، اکابر تابعین اور حضرت امیر معاویہ وغیرہ کو خود غرض، طاغوتی خلاف قرآن حکومت کرنے والا سازشی بہانہ باز، دین سے منحرف، مفسرین ومحدثین کو خبیث ظالم ستم گر طاغوتوں سے بدتر وغیرہ کہا۔

دیکھیے (امام خمینی کا وصیت نامہ مجلّہ توحید ایران ج ۶ رشمارہ ۵ ص ۲۳ر۲۴)

(۵) خمینی نے خلفائے ثلاثہ کو خواہشات نفسانیہ کا شکار، پیغمبر سے منحرف بتایا اوران کی خلافت کو ملوکیت وشہنشاہیت سے تعبیر کیا۔

(صحیفہ نور، ج ا ص ۱۶۵ر۱۶۶)

(۶) خمینی نے امیر معاویہ اوران کے ہمنوا اصحاب کرام کو نام نہاد مسلمان، اسلام کو مٹانے والا بلکہ کافر سے بدتر کہا۔

(صحیفہ نور، ج ۳ ص ۱۹۷ومجلّہ توحید، ج ۵ رشمارہ ۴۵ رص آخر، خطبہ امام خمینی ۱۳ر رجب ۱۴۰۶ء)

(۷) خمینی کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام اپنے مقصد بعثت میں کامیاب نہ ہوسکے، یہاں تک کہ خود حضور کو بھی اس میں کامیابی نہ ملی۔

(خطبہ مام خمینی نشریہ تہران ایڈیٹر مطبوعہ الرای العالم کویت ۲۱ر۶ر۸ء)

(۸) خمینی کا ماننا ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام میں تبدیلی کی اور قرآنی احکام کے خلاف حکم جاری کیا۔

(کشف الاسرار ص ۱۰۷ر۱۱۹ر۱۲۰)

(۹) خمینی کا عقیدہ ہے کہ جب امام غائب ظاہر ہوں گے تو حضرت عائشہ کو زندہ کرکے ان پر حد لگائیں گے۔

(حق الیقین ص ۳۴۷روتجدید احیاء دین ص ۲۱)

خمینی کے مذکورہ بالا عقائد ونظریات سے ظاہر ہے کہ ان کا وہی عقیدہ ہے جو فرقہ اثنا عشریہ کا ہے اور ہمارے فقہائے کرام نے کثیر وجوہ کی بنا پر ان کی تکفیر کی ہے۔مگر طاہر القادری کے نزدیک خمینی مردان حق (اللہ والے) میں سے ہے اوران کا جینا علی اور مرنا حسین کی طرح ہے۔اس لیے انہوں نے بار بار اعلان کیا کہ میرے نزدیک شیعہ سنی میں کوئی فرق نہیں۔**جبکہ شیعہ کافر ومرتد ہیں۔جیسا کہ فقہا کے مذکورہ بالا اقوال سے ظاہر ہے۔**

وھابیہ دیابنہ سے اختلاف کی مثال

تحذیر الناس مصنفہ قاسم نانوتوی''حفظ الایمان'' مصنفہ مولوی اشرفعلی تھانوی،''براہین قاطعہ'' مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی وغیرہ کی کفریات صریحہ واقوال ملعونہ سے بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور بعض ضروریات دین کا انکار ہوتا ہے۔اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔اور اہلسنت وجماعت کے عقائد سے بنیادی متصادم بھی۔

ذیل میں مزکورہ بالاکتابوں کی بعض کفری عبارتیں پیش کی جاتی ھیں۔

مثلاً تحذیر الناس میں ہے''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے

کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا، کہ تقدم یا تأ خر زمانے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقام مدح میں ۔**ولٰکن رسول الله و خاتم النبین**۔فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے؟ (ص۲)۔۔۔

اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔(ص۱۴)۔۔۔۔

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہوتو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔(ص ۲۵)

مذکورہ بالا عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا صاف انکار ہے اور حضور کا آخری نبی ہونا ضروریات دین سے ہے۔ اور ضروریات دین کا انکار بالا جماع کفر ہے۔

الاشباہ والنظائر میں ہے:

”اذالم یعرف ان محمدصلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانه من الضروریات .“

براہین قاطعہ میں ”شیطان وملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟ شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔(ص ۵۱)۔۔۔۔

بلاشبہ وہابیوں، دیوبندیوں نے اس عبارت میں نبی کے علم کو شیطان اور ملک الموت سے گھٹایا جو شدید توہین وکفر ہے۔

نسیم الریاض میں فرمایا:**من قال فلان اعلم منه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم فهو سابٌّ حکمه حکم السابّ۔**

حفظ الایمان میں ہے:

”آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہوتو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے، ایسا علم غیب تو زید عمرو بلکہ ہر صبی مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔(الیٰ قولہ) اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کا ایک فرد بھی خارج نہ رہے، تو اس کا بطلان دلیل نقلی وعقلی سے ثابت ہے۔“ (ص ۸)

یہ عبارت بھی نبی کی توہین اور قرآن کی بہت سی آیتوں کے انکار پر مشتمل ہے۔ جو بلاشبہ صریح کفر ہے۔

امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخروج میں فرماتے ہیں:

”ایمارجل مسلم سبّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم او کذبه اوعابه اوتنقصه فقد کفرباللّٰہ تعالیٰ بانت منه امرأته“ ۔۔۔

شفاء شریف بزازیہ، درغرر اور فتاویٰ خیریہ وغیرہا میں ہے:

اجمع المسلمون علی ان شاتمه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم کافرومن شک فی عذابه و کفره فقد کفر۔۔

اسی بنیاد پر علمائے حرمین طیبین وعلمائے ہندوسندھ نے مذکورہ بالا اقوال کے قائلین اساطین دیوبند کی تکفیر کی اور یہ بھی فرمایا کہ ”**من شک فی کفرہٖ وعذابہٖ فقد کفر**۔“

مگر طاہرالقادری ان اقوال کفریہ صریحہ قطعیہ پرواقفیت کے باوجود ان کے قائلین کی تکفیر نہیں کرتا، بلکہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے، اوران کے پیچھے نمازیں پڑھتا ہے، اس لئے

بمطابق فتاویٰ حسام الحرمین طاہرالقادری بھی کافر ومرتد ھے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے: طوائف مذکورین وہابیہ ونیچریہ وقادیانیہ وغیرمقلدین ودیوبندیہ وچکڑالویہ **خذلھم اللّٰہ تعالیٰ اجمعین** ان آیات کریمہ کے مصداق بالیقین اور قطعاً یقیناً کفار ومرتدین ہیں، ان میں ایک آدھ اگر چہ کافرفقہی تھا، اور صدہا کفراس پر تھے، جیسے ۲ والا دہلوی، مگراب اتباع واذناب میں اصلاً کوئی ایسا نہیں جو قطعاً یقیناً اجماعاً کافرکلامی نہ ہوا ایسا کہ **من شک فی کفرہٖ وعذابہٖ فقد کفر** ،جوان کے اقوال ملعونہ پرمطلع ہوکران کے کفرو عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔(ج ۶ ص ۹۰)۔اس میں ایک دوسری جگہ ہے: ''یہ فرقے اوراسی طرح دیوبندی اورنیچری غرض جوبھی ضروریات دین میں سے کسی شئی کامنکر ہوسب مرتد کافر ہیں۔ان کے ساتھ کھانا پینا، سلام علیک کرنا، ان کی موت وحیات میں کسی طرح کا کوئی اسلامی برتاؤ کرنا سب حرام ہے۔'' (جلد ۶ ص ۹۵)۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ العزیز کی عبارت مذکورہ بالا سے ظاہر ہوگیا کہ وہابیہ، دیابنہ، نیچریہ، قادیانیہ، غیرمقلدین وغیرہ فرقۂ باطلہ منکرین ضروریات دین اسلام سے خارج، کافرومرتد ہیں اور یہ بھی واضح ہوگیا کہ ان کا اختلاف اہلسنّت وجماعت کے ساتھ اصولی وبنیادی ہے۔ اسی بنیاد پر فقہائے اسلام نے انہیں کافرومرتد مانا اوران کے ردّ وابطال میں سعی بلیغ فرمائی، اوران سے ہرقسم کے تعلقات کوناجائز وحرام قراردیا۔......مگر طاہرالقادری کے نزدیک یہ اختلافات محض فروعی ہیں۔اس لئے وہ ان کی تضلیل وتکفیر بلکہ تنقید وتفسیخ سے بھی سختی سے منع کرتا ہے۔**گویا طاہرالقادری کے نزدیک حضرت عائشہ صدیقہ پربدکاری کاالزام لگانا، حضرت صدیق اکبر کی صحابیت کاانکار، قرآن کوبیاض عثمانی ماننا، اسے محرَّف ومبدَّل ماننا، ائمہ اطہار کوانبیاء سے افضل ماننا، حضور کوآخری نبی ماننے سے انکارکرنا، نبی کی توہین کرنا، کفرنہیں بلکہ اسلام ہے۔** (معاذ اللہ) اور ایسا عقیدہ رکھنے والے اس کے نزدیک کفار ومرتدین نہیں، بلکہ مسلمان ہیں۔یہیں سے طاہرالقادری کاحکم بھی واضح ہوگیا کہ وہ کافرومرتد ہے، کیوں کہ کفرکواسلام سمجھنااور کافرکومومن ومسلمان سمجھنا خود کفر ہے۔

یھودونصاریٰ.... طاھرالقادری کی نظرمیں:

ادھرگزشتہ کئی سالوں سے پوری پابندی سے طاہرالقادری کرسمس سلیبریشن کے سلسلے میں اپنے ادارہ منہاج القرآن اوراپنی تنظیم مسلم کرسچین ڈائلاگ فورم (MCDE) کی طرف سے کرسمس ڈے منانے کا اہتمام کرتا ہے۔جس میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ عیسائی عوام اور پادری بھی مدعو ہوتے ہیں۔قرآن وبائبل سے پروگرام کا آغاز ہوتا ہے۔عیسائی پادری اپنے مشرکانہ عقیدے کا آزادانہ اظہارکرتے ہیں اوراپنے دعائیہ تقریب میں بہت سی کفری حرکتیں بھی کرتے ہیں، مگر طاہرالقادری ان کومنع کرنے کے بجائے خوش ہوتا ہے، اوردل کی گہرائیوں سے انہیں خوش آمدید کہتا ہے، اور پروگرام میں شرکت پران کاشکریہ ادا کرتا ہے۔کرسمس سلیبریشن کے موقعہ پرطاہرالقادری نے عیسائیوں سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ''**مسجد منہاج القرآن کسی ایک وقت کے لئے نھیں بلکه ابدالآباد تک آپ کے لئے کھلی ھے۔ جب آپ کی عبادت کاوقت ھوجائے مسجد منہاج القرآن میں آکرعبادت کرلیں**''۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عیسائی تثلیث کے قائل اور مشرک ہیں، انہیں اپنی مسجد میں عبادت کی اجازت دینا کفروشرک کی اجازت دینا ہے،

اوریه رضابالکفرکے سبب خودکفرھے،

طاہرالقادری نے باربار اپنی تقریروں میں کہا ہے کہ پوری دنیا میں جب تقسیم کی جاتی ہے تو بی لیورز (believers) اورنان بی لیورز (Non believers) کی تقسیم آتی ہے ،نان بی لیورز کوکفار کہتے ہیں علمی اصطلاح میں، اور بی لیورز اس کوکہتے ہیں: جواللہ کی بھیجی ہوئی وحی پر، آسمانی کتابوں پر، پیغمبروں پرایمان لاتے ہیں، مذہب ان کا کوئی بھی ہو، توجب بی لیورز اورنان بی لیورز کی تقسیم ہوتی ہے، تویہودی عقیدے کے ماننے والے لوگ اور **مسیحی برادری اورمسلمان یه تین مذاھب بی لیورز(اھل ایمان میں)** شمار ہوتے ہیں، یہ کفار میں شمار نہیں ہوتے۔(CD مسٹرطاہرالقادری)۔اس مقام پرطاہرالقادری نے یہودونصاریٰ کے کفرکا انکارکرکے اپنے کفریات میں ایک کفرکااوراضافہ کرلیا ہے۔ کیونکہ یہودونصاریٰ اہل کتاب ہونے کے باوجود کافر ہیں، ان کوکافرنہ مانتااوراہل ایمان میں شمارکرنا قرآن کی تکذیب اورکھلا ہوا ردّ ہے۔قرآن کی متعدد آیتیں اہل کتاب کے کفرپرروشن دلیل ہے۔ذیل میں چند آیات ذکر کی جاتی ہیں:

(۱)ان الذین کفروا من اهل الکتاب والمشرکین فی نارجهنم خالدین فیها اولٰئک هم شر البریه (پ۳۰ سورہ بینہ آیت ٦)

ترجمہ:

بیشک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔

(۲)هو الذی اخرج الذین کفروا من اهل الکتاب من دیارهم لاول الحشر۔(پ۲۸/سورۂ حشر آیت۲)

ترجمہ:

وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو ان کے گھروں سے نکالا ان کے پہلے حشر کے لئے۔

(۳) قل یٰاهل الکتاب تعالوا الیٰ کلمةٍ سواءٍ بیننا وبینکم الا نعبد الا اللّٰه ولا نشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون اللّٰه فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون۔(پ۳/سورۂ آل عمران آیت۶۴)۔

ترجمہ:

تم فرماؤ اے کتابیو! ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں یکساں ہے، یہ کہ عبادت نہ کریں مگر خدا کی اور اس کا شریک کسی کو نہ کریں اور ہم میں کوئی ایک دوسرے کو رب نہ بنا لے اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

اس آیت میں ایک خداکی عبادت کا حکم دیا گیا اور شرک سے روکا گیا، مگر اهل کتاب نے اللّٰہ کے اس حکم کو نہ مانا اور شرک کیا۔ جیسا کہ قرآن فرماتا ہے:

(۴) وقالت الیهود عزیرن بن اللّٰه وقالت النصاریٰ المسیح بن اللّٰه ذالک قولهم بأفواههم یضاهئون قول الذین کفروا من قبل قاتلهم اللّٰه انیٰ یؤفکون .اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون اللّٰه والمسیح بن مریم ومآ امروا الا لیعبدوا الٰهاً واحداً لا اله الا هو سبحانه عما یشرکون۔(پ۱۰/سورۂ توبہ آیت۳۰۔۳۱)

ترجمہ:

یہود بولے عزیر اللہ کا بیٹا ہیں اور نصاریٰ بولے مسیح اللہ کا بیٹا ہیں۔ یہ باتیں وہ اپنے منہ سے بکتے ہیں اگلے کافروں کی سی بات بناتے ہیں۔ اللہ انہیں مارے۔ کہاں اوندھے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنے جوگیوں اور پادریوں کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا اور مسیح بن مریم کو۔ اور انہیں حکم نہ تھا، مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بھی بندگی نہیں۔ اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

(۵) یآ هْلَ الْکتاب لم تکفرون بآ یٰات اللّٰه وانتم تشهدون۔(پ۳ سورہ آل عمران آیت۷۰)۔

ترجمہ:

اے اہل کتاب اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم خود گواہ ہو۔

(٦)وقالت طآ ئفة من اهل الکتاب ا منوا بالذی انزل علی الذین ا منوا وجه النهار واکفروا اٰخرهٗ لعلّهم یرجعون۔

(پ۳ سورہ آل عمران آیت۷۲/۷۳)۔

ترجمہ: اہل کتاب کا ایک گروہ بولا وہ جو ایمان والوں پر اترا، صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو منکر ہو جاؤ شاید وہ پھر جائیں۔ ولا تؤمنوا الا لمن تبع

دینکم۔اوریقین نہ لاؤ مگراس کا جوتمہارے دین کا پیرو کار ہو۔

(۷)واذا جاؤ کم قالوا ا منا وقد دخلو ابالکفروھم قدخرجوا بہ واللّٰہ اعلم بما کانوایکتمون۔(پ۶ سورہ مائدہ آیت۶۱)۔

ترجمہ:

اور جب تمہارے پاس آئیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں اور وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر، اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپارہے ہیں۔

ان کے علاوہ بھی بہت سی آیتیں ہیں، جن میں یہود ونصاریٰ کے کفر کو صراحۃً بیان فرمایا گیا ہے۔ بلکہ قرآن مجید میں کئی آیات ایسی بھی ہیں جن میں خصوصیت کے ساتھ عیسائیوں کے کفر کا اعلان کیا گیا ہے۔مثلاً:

(۸)لقد کفر الذین قالوا ان اللّٰہ ھو المسیح ابن مریم وقال المسیح یابنی اسرآئیل اعبدوا اللّٰہ ربی و ربکم انہ من یشرک با اللّٰہ فقد حرم اللّٰہ علیہ الجنۃ ومأ واہ النار وماللظّالمین من انصار. لقد کفر الذین قالو ا ان اللّٰہ ثالث ثلٰثۃ وما من الٰہ الآ الٰہ واحد وان لم ینتھوا عما یقولو ن لیمسن الذین کفرو ا منھم عذاب الیم. (پ۶ /سورہ مائدہ آیت۷۲/۷۳)۔

ترجمہ:

بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں، اللہ وہی مسیح ابن مریم ہیں، اور مسیح نے تو یہ کہا تھا، اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب ہے اور تمہارا رب ہے۔ بے جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مدگار نہیں اور بے شک کافر ہیں وہ جو کہتے ہیں یہ کہ بے شک اللہ تین خداؤں میں سے ایک ہے اور خدا تو نہیں مگر ایک اور اگر اپنی بات سے باز نہ آئے تو جو ان میں کافر مریں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہونچے گا۔

اکثر مفسرین کا قول ہے کہ تثلیث سے ان کی مراد یہ تھی کہ اللہ اور عیسیٰ اور مریم تینوں الٰہ تھے، الٰہ ہونا ان سب میں مشترک ہے۔ متکلمین فرماتے ہیں کہ نصاریٰ کہتے ہیں: باپ، بیٹا، روح القدس یہ تینوں ایک الٰہ ہیں۔مفسرین کی تشریحات سے بھی واضح ہے کہ نصاریٰ کافر ومشرک ہیں۔

(۹)ومن الذین قالوا انا نصا ریٰ اخذ نا میثا قھم فنسوا حظا مما ذکروا بہ فا غرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الیٰ یو م القیامۃ و سوف ینبئھم اللّٰہ بما کانو یصنعون. (پ۶ سورہ مائدہ آیت۱۴)۔

ترجمہ:

''اور وہ جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں، ہم نے ان سے عہد لیا تو وہ بھلا بیٹھے بڑا حصہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں، تو ہم نے ان کے آپس میں قیامت کے دن تک بیر اور بغض ڈال دیا، اور عنقریب اللہ انہیں بتادیگا جو کچھ کرتے ہیں۔''

مذکورہ بالا آیات سے صاف ظاہر ہے کہ یہود ونصاریٰ کافر ومشرک ہیں مگر طاہر القادری ان کو کافر ماننے سے انکار کرتا ہے۔ اور انہیں بی لیورز یعنی اہل ایمان میں شمار کرتا ہے۔ اور منہاج القرآن کی مسجد ان کی عبادت کے لئے کھول دیتا ہے۔ کرسمس ڈے پر ان کے ساتھ کیک کاٹتا ہے اور خود بھی کھاتا ہے اور انہیں بھی کھلاتا ہے۔ ان سے بغلگیر ہوکر یہ اعلان کرتا ہے کہ یہ کافر نہیں، بلکہ جو عیسیٰ علیہ السلام کے نبوت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ جبکہ وہاں عیسیٰ علیہ السلام کے نبوت کا کوئی منکر بھی نہیں ہوتا۔

طاہر القادری نصاریٰ کی محبت میں اس طرح اندھا ہو گیا ہے کہ اسے عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا منکر کافر تو نظر آتا ہے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبوت کا منکر یہود ونصاریٰ اس کو کافر نظر نہیں آتے۔ بلاشبہ طاہر القادری کا یہود ونصاریٰ کو کافر نہ ماننا قرآن کی بہت سی آیات کا ردّ وانکار ہے۔ اور قرآن کا منکر کافر ومرتد ہے۔ لہٰذا طاہر القادری کافر مرتد ہے۔ بحر الرائق ج ۵ ص ۲۰۵ پر ہے۔ **ویکفر اذا انکر اٰیۃ من القرآن وسخر باٰیۃ منہ** ۔یعنی جو شخص قرآن کی آیت کا انکار کرے یا کسی آیت سے مسخری کرے وہ کافر ہے۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۲/ ص ۲۶۶/ پر ہے، **اذا انکر الرجل اٰیۃ من القرآن**

اوتسخر بـاٰیۃ مـن الـقرآن کفر کذافی التتار خانیه۔ جب آدمی قرآن مجید کی آیت کا انکار کرے یا کسی قرآن کی کسی آیت سے مسخراپن کرے تو کافر ہے،ایسے ہی تا تار خانیہ میں ہے۔فقہا فرماتے ہیں جوشخص یہود ونصاریٰ کے عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔تو جوشخص صراحۃً ان کے کفر کا انکار کرے اورانہیں بی لیوز یعنی اہل ایمان کہے وہ بدرجہ اولیٰ کافر ہوگا۔

فتاویٰ عالمگیری ج ۲/ص ۲۶۶/ پر ہے:

"عـن ابـن سـلام رحـمۃ الـلّٰـہ فـی مـن یـقـول لااعـلـم ان الیھـود والـنـصـاریٰ اذا بعثوا ھل یعذبون بالنار ؟افتأ جمیع مشائخناو مشائخ بلخ بانه یکفر کذا فی العتابیه۔"

یعنی ابن سلام علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ جوشخص کہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہود ونصاریٰ جب دوبارہ اٹھائے جائیں گےتو کیا انہیں عذاب نار دیا جائے گا؟ تو ہمارے سب مشائخ اور مشائخ بلخ نے فتویٰ دیا کہ یہ شخص کافر ہوجائے گا۔

اسی طرح فتاویٰ عتابیہ میں ہے۔

بحرالرائق ج ۵/ص ۲۰۶/ پر یہ فتویٰ مذکور ہے:

یکفر بقوله لا اعلم ان الیھود والنصاریٰ اذا بعثوا ھل یعذبون بالنار

اگرکوئی شخص کہے کہ میں نہیں جانتا کہ مرنے کے بعدزندہ ہونے پر یہوداورعیسائی عذاب کئے جائیں گے یا نہیں؟ تو وہ کافر ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

"امام قاضی عیاض قدس سرہ العزیز شفاشریف میں فرماتے ہیں: **الا جـمـا ع علی کفر من لم یکفر احد من النصا ریٰ والیھود وکل مـن فـارق دیـن الـمـسـلـمـیـن او وقف فی تکفیرہ اوشک قال القاضی ابوبکرلا ن التوقیف والا جماع اتفقاعلیٰ کفر ھم فمن وقف فـی ذٰلک فـقـد کذب النص والتوقیف (او شک)فیه والتکذیب والشک فیه لا یقع الامن کافر** . یعنی اجماع ہےاس کے کفر پر جوکسی نصرانی یہودی اور جوکسی ایسے شخص کو جو دین اسلام سے جدا ہوگیا، کافر نہ کہے یااس کے کافر کہنے میں توقف کرے یا شک کرے۔"

امام قاضی ابوبکر باقلانی نے اس کی وجہ یہ فرمائی کہ:

"نصوص شرعیہ واجماع امت ان کے کفر پر متفق ہیں،توجوان کے کفر میں توقف کرتا ہے وہ نص اورشریعت کی تکذیب کرتا ہے۔یااس میں شک رکھتا ہےاور یہ امر کافر ہی سے صادر ہوتا ہے۔" (فتاویٰ رضویہ ج ۶/ص ۲۷۱)

مذکورہ بالا جزئیات سے ظاہر ہوگیا کہ طاہرالقادری نے یہود ونصاریٰ کے کفر کا انکار کر کے نصوص کثیرہ کا انکار کردیا، جوصراحۃ کفر ہے۔

ابھی حالیہ دنوں میں انگلینڈ میں طاہرالقادری کے ادارہ منہاج القرآن کی طرف سے ایک کانفرنس ہوئی جس میں یہود ونصاریٰ اور دیگر کفار و مشرکین کے مذہبی رہنما بھی اسٹیج پر موجود تھے۔تمام مذاہب کے پیشواؤں نے اپنے اپنے مذاہب کے مطابق دعا کی۔جس میں کھلم کھلا ایسے کلمات بولے گئے اورایسے افعال واعمال انجام پائے جونہ صرف حرام وگناہ اورضلالت وگمرہی پر مشتمل تھے، بلکہ کفروشرک پر بھی مشتمل تھے۔۔۔طاہرالقادری نے ایک مرتبہ بھی ان کفریات سے انہیں منع نہیں کیا بلکہ یہ سب کچھ اس کے ادارہ کے زیراہتمام ہوا۔جواس بات کی دلیل ہے کہ وہ ان کفریات پر راضی ہےاور رضا بالکفر خود کفر ہے۔(مسٹر طاہرالقادری)

مذکورہ بالا آیات وجزئیات وارشادات ائمہ سے واضح ہوگیا کہ:

”**طاھرالقادری گمراہ گرو ملحد،بے دین ،اھل سنت وجماعت سے خارج کافرومرتد ھے ۔ھرگزھرگزوہ سنی صحیح العقیدہ نھیں ۔اور نہ ھی اھل سنت وجماعت کا مبلغ وترجمان ھے** ۔اس لیے مسلمانوں پرواجب ہے کہ اس کی تحریروتقریر کے پڑھنے اور سننے سے مکمل اجتناب کریں۔“

اللہ رب العزت طاہرالقادری کے فتنہ سے اوراس کے شرّ وفساد سے تمام مسلمانوں کومحفوظ رکھے۔**آمین بجاہ حبیبہ سیدالمرسلین .ھذا ماظھرلی والعلم بالحق عندربی واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اعلیٰ واتم .**

کتبہٗ

شمشاداحمد مصباحی

خادم جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی،۵/ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ،مطابق ۲۸/فروری ۲۰۱۲ء

بسم الله الرحمن الرحیم

بیشک ''بریلوی'' اور مسلک اعلیٰ حضرت سچے پکے اصلی اور حقیقی اہلسنّت کی

علامت ونشان وشناخت وپہچان ھے۔

اثر خامہ: ضیغم اہلسنّت علمبردار ومحافظ مسلک اعلیٰ حضرت مولانا محمد حسن علی رضوی بریلوی صاحب میلسی (پاکستان)

کچھ دنوں سے ذیشان مصباحی اور خوشتر نورانی اور مولوی اصدق صاحب مسلم ومعتمدا کابر واعاظم علماء ومشائخ اہلسنّت ومشائخ طریقت کی واضح تصریحات کے برعکس محض وہمی خیالی مفروضوں اور ڈھکوسلوں کی بنیاد پر لفظ ''بریلوی'' اور اصطلاح مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف ایک منظم مہم چلا رہے ہیں۔ محض خدشات کی بنیاد پر مختلف النوع شوشے چھوڑ رہے ہیں کہ ''بریلوی'' نام ہمیں دیوبندیوں وہابیوں نے دیا، مسلک اعلیٰ حضرت کی اصطلاح اور بریلوی کے اطلاق واستعمال سے دوسری خانقاہوں اور دوسرے اکابرین کے عقیدت مندوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ مولوی ظہیر غیر مقلد وہابی نے کتاب البریلویہ لکھ کر دنیا بھر میں ہمیں بریلوی ایک نیا فرقہ ظاہر کر دیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ آوارگیٔ فکر ونظر کے حامل ان جدت پسندوں کو اتنی توفیق تو ہوئی نہیں کہ کتاب ''**البریلویہ**''، جیسی رسوائے زمانہ مبنی بر کذب وافترا، بوگس کتاب کا علمی وتحقیقی محاسبہ کر کے مدلل ومحقق جواب دیتے، جب کہ یہاں پاکستان میں اس کتاب کے تین چار معرکۃ الآراء ومسکت جوابات چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ غیر مقلدین کی صفوں میں تو سناٹا چھایا ہوا ہے۔ یہ لوگ اس تردیدشدہ کتاب کو ایٹم بم سے بڑھ کر ہائیڈروجن بم سمجھ کر اس کے مہلک اثرات کی پبلسٹی کر رہے ہیں۔ یہ لوگ اتنا بھی نہیں بتا سکے کہ بریلوی بیشک نیا فرقہ نہیں۔ یہ تو سچے پکے خاص حقیقی واقعی اصلی اہلسنّت کی علامت ونشان، شناخت وپہچان ہے۔ اس فتنوں کے دور میں دیوبندی، وہابی بھی اہلسنّت کہلا رہے ہیں۔ غیر مقلد وہابی بھی اہلسنّت کہلا رہے ہیں۔ سعودی نجدی علماء بھی حنبلی بن کر اہلسنّت کہلا رہے ہیں۔ ندوی اور مودودوی بھی اہلسنّت کہلا رہے ہیں۔ شیعہ رافضی بھی اہلسنّت کے دعویدار ہیں۔ کچھ سجدۂ تعظیمی والے جہلاء اور گمراہ گر بھی اہلسنّت کا لیبل لگائے پھرتے ہیں۔ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے۔ اس عنوان پر ''**ذیشان کا هذیان**'' اور ''**خوشتر کی حالت ابتر**'' دو مقالہ جات جواب آں غزل کے طور پر موجود ہیں۔ اس موضوع پر ''جام نور'' نے جو الٹی گنگا بہائی اس کا تعاقب زیر قلم ہے۔ خدا جانے۔

اس مسلک رضوی سے خوشتر کو جلن کیوں ہے
قسمت میں یہ بدبختی کس شان سے آئی ہے

ماہنامہ ''تحفظ'' کے گزشتہ شمارے میں مولانا اصدق کا ایک شدید مغالطہ آمیز مقالہ بعنوان ''بے شک بریلوی کوئی فرقہ نہیں'' شائع ہوا۔ بڑے پر فریب انداز میں شہد میں زہر دینے کی مذموم مساعی بروئے عمل لائے ہیں اور بڑے طمطراق اور وثوق واعتماد سے رقمطراز ہیں:

☆☆ لفظ دیوبندی وہابی کے جواب میں وہابیہ کی طرف سے لفظ بریلوی سواد اعظم اہلسنّت کو دیا جانے والا نام ہے۔

☆☆ بہتوں کو اہلسنّت کے زمرے میں شامل کر کے یہ نعرہ نہ لگایا ہوتا کہ بریلویت ہمارے لئے وجہ امتیاز ہے اور اعلیٰ حضرت کی دکھائی ہوئی راہ ہمارے لئے راہ عمل ہے تو مولوی احسان الٰہی ظہیر کو قطعاً یہ جرأت نہ ہوتی کہ ''البریلویہ'' لکھ کر بریلوی کے نام سے عالم اسلام میں ہم کو ایک نیا فرقہ مشہور کرتا۔

☆☆ ہم تو بریلوی کہلائے اور دیوبندی خود کو سنی کہہ کر متعارف کروانے لگے۔

احسان الٰہی ظہیر اور کتاب البریلویہ کا رونا تسلسل وتواتر کے ساتھ بار بار دیا گیا ہے۔ یہ علاحدہ بات ہے کہ موصوف مقالہ نگار کی اردو ایسی لچر پچر چکھڑا قسم کی ہے کہ اس کو کچھ معلوم نہیں بریلوی.... نام ہے، لفظ ہے، لقب ہے، امتیازی نشان وعلامت ہے۔ خطاب ہے۔ حقیقت ہے کہ بریلوی کی حیثیت

وحقیقت ومعنویت کا مقالہ نگار کو کچھ پتہ نہیں۔ وہ تو اپنی افتادِ طبع سے مجبور ہوکر بریلوی سے الرجک ہے اور بزعم خود عقل شکن، وہمی، خیالی، من مانی دلیلوں سے بریلوی کا اطلاق واستعمال ترک کرانا چاہتا ہے، ورنہ اس کے خیال خام میں دیوبندی، وہابی کتاب ''**البریلویہ**'' دکھا دکھا کر حقیقی سنیت حنفیت بریلویت کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے۔

مقالہ نگار جناب اصدق اپنی اضطرابی کیفیتوں کا حامل یہ مقالہ ماہنامہ ''سیارگان'' بمبئی بابت ماہ جون ۲۰۰۶ء میں چھپوا کر عوام اہلسنّت کو مغالطہ اور دھوکہ دینا چاہا تھا، مگر وہاں کے ممتاز وموقر دردمند مقتدر علمائے اہلسنّت نے اس کے پرفریب جھانسوں کا راز طشت از بام کردیا تھا۔ بالخصوص محبّ مکرم، فاضل محتشم علامہ مولانا مفتی محمد شمشاد حسین صاحب پرنسپل شمس العلوم بدایوں شریف نے مرکز اہلسنّت بریلی شریف کے جریدہ حمیدہ ماہنامہ ''**اعلیٰ حضرت**'' کے شمارہ اپریل، مئی، جون اور دسمبر ۲۰۰۶ء بعنوان ''لفظ بریلوی فکر وتنقید کے تناظر میں'' نہایت فاضلانہ جواب چھپوا کر خود مابدولت **جناب اصدق اور ان کے رفیق جانی خوشتر نورانی کو جامدوساکت ومبھوت** کردیا تھا۔

ماہنامہ اعلیٰ حضرت، ماہنامہ سنی دنیا، رسالہ سنی آواز ناگپور مہاراشٹر میں ایسے افکار کے حامل جدت پسند عناصر، معاندین مسلک اعلیٰ حضرت کا مسلسل تعاقب ہوتا رہا۔ جن کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں میلسی سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اب وہی مقالہ میدان سونا دیکھ کر جریدہ ''تحفظ'' میں چھپوا دیا اور اپنے قلب حزیں کی تسکین کا سامان پیدا کیا۔ جناب اصدق کو چاہئے تھا کہ اپنے قائم کردہ عنوان ''بے شک بریلوی کوئی فرقہ نہیں'' پر دلائل وشواہد قائم کرتا، نیا فرقہ کہنے کے لا یعنی الزامات واثرات کا علمی تحقیقی انداز میں ازالہ کرتا اور یہ کہ بریلوی نیا فرقہ نہیں بلکہ خالص مخلص، مستند ومعتمد، سچے پکے، حقیقی واقعی، سنی حنفی کی علامت ونشانی ہے۔ خالص سنیت کی سند اور ضمانت بریلوی ہے۔ مولانا اصدق صاحب نے بزعم خود بڑے تہلکہ آمیز وسنسنی خیز انداز میں احسان الٰہی ظہیر کی کذب وافترا اور بہتان پر مبنی رسوائے زمانہ کتاب ''البریلویہ'' کے مضر ومہلک اثرات کا بار بار اس دھماکہ خیز انداز میں ذکر کیا جیسے اس کتاب ''**البریلویہ**'' نے معاذ اللہ اہلسنّت کا سب کچھ تباہ وبرباد کردیا اور کچھ نہ چھوڑا۔ مگر جرأت وہمت سے کام لیکر اس کتاب کا مدلل علمی تحقیقی جواب تو نہ دیا اور یہ واضح نہ کیا کہ ''**البریلویہ**'' سے بڑی جھوٹی کتاب اس دنیا میں دوسری نہیں ہے۔ مگر یہ کیا کہ اس کتاب کی قصیدہ خوانی بظاہر مخالفانہ انداز میں زمین وآسمان کے قلابے ملانے اور اپنی زبان قلم سے اس جھوٹی اور پرفریب کتاب کی بدیں الفاظ تشہیر وپبلسٹی کا ذریعہ بنے کہ احسان الٰہی ظہیر نے ''**البریلویہ**'' لکھ کر بریلوی کے نام سے عالم اسلام میں ایک نیا فرقہ مشہور کردیا۔ معاذ اللہ..... ہمیں بتایا اور سمجھایا جائے کہ کیا یہ کتاب اس جرم میں لکھی گئی کہ ہم بریلوی کہلاتے ہیں؟ ہمیں بھی بتایا اور سمجھایا جائے کہ کیا اس کتاب ''**البریلویہ**'' نے عالم اسلام میں سنیت وبریلویت کا پانسہ پلٹ دیا۔ اس کتاب کی وجہ سے اسلامی ممالک کے سنی بریلوی علما وعوام غیر مقلدیت قبول کرنے یا بریلوی ہونے اور بریلوی کہلانے کے جرم میں عالم عرب اور اسلامی ممالک سے نیا فرقہ سمجھ کر ہمارے علماء وعوام کو ملک بدر کردیا۔ بریلوی ہونے کے جرم میں اپنے اپنے اسلامی ملکوں سے ہمارے علماء وعوام کو نکال باہر کیا۔ برصغیر وایشیائی ممالک میں اس کتاب کو پڑھ کر اور بریلوی کو معاذ اللہ نیا فرقہ سمجھ کر ان کے مدارس کو بند کردیا گیا۔ ان کی کتابوں پر پابندی لگادی گئی۔ بریلوی کہلانے والے سنی بریلوی علماء ومبلغین کے ویزوں پر پابندی لگادی گئی؟ آخر کیا اور کونسا مہلک ومضر اثر اہلسنّت پر پڑا؟ خدا جانے مولانا اصدق کیوں احساس کمتری میں بتلا ہیں؟ چلو میں خود سوال کرتا ہوں اور مولانا اصدق صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر بالفرض ہم بریلوی کہلانا چھوڑ دیں تو کیا ہمیں نجدی وہابی حکومت بحیثیت صرف اور صرف اہلسنّت ہمیں ہمارے عقائد نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم غیب، حاضر وناظر، مختار کل، امداد واعانت واستعانت انبیاء واولیاء، عید میلاد، جلسہ وجلوس اور گیارہویں شریف، عرس بزرگان دین کرنے، انبیاء ورسل محبوبان خدا کو خدائے تعالیٰ کی عطا سے حاجت روا، مشکل کشا ماننے پر کچھ قدغن نہ ہوگا؟ اس کی کیا گارنٹی اور کیا ضمانت ہے کہ مولوی احسان الٰہی ظہیر کے ہم عقیدہ وہم مسلک ہمیں ان عقائد ومعمولات کی بناء پر مشرک وبدعتی قرار نہ دیں گے۔ سوچ سمجھ کر اور سنبھل کر جواب دیں۔ آپ نے اپنے اندرونی حالت وکیفیت سے مجبور ہوکر یہ شوشہ چھوڑ دیا کہ ہمیں بریلوی کہلانے کے جرم میں نیا فرقہ قرار دیا گیا۔ میں مولانا اصدق سے پھر سوال کرتا ہوں کہ وہ بتائیں کہ جب جنت المعلیٰ اور جنت البقیع شریف میں سیدہ فاطمہ، سیدہ عائشہ، سیدہ خدیجۃ الکبریٰ، سیدنا عثمان غنی، سیدنا امام حسن ودیگر **ازواج مطہرات وبنات مقدسہ واھل بیت اطھار اور جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے مزارات مقدسہ کو گرایا اور ڈھایا گیا اور بلڈوزر کیا گیا۔ ہم اس وقت بریلوی کھلاتے تھے**؟ حرمین شریفین، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ میں ہزاروں علمائے اہلسنّت کو معزول اور پریشان کیا گیا۔ کیا اس وقت وہ بریلوی کہلاتے تھے؟ کتاب التوحید اور تقویۃ

الایمان وغیرہ کتب میں ہمارے عقیدہ ومسلک اور معمولات پر جو بار بار شرک وبدعت کے فتاویٰ صادر ہوئے، اس وقت ہم بریلوی کہلاتے تھے؟ تو پھر آپ نے کیسے وہ سب کچھ بے دغدغہ کہہ دیا جو اپنے زیر بحث مقالہ میں بڑے وثوق واعتماد سے کہہ دیا؟

فقیر واضح کر دینا چاہتا ہے کہ کتاب البریلویہ اول وآخر سراپا کذب وافترا اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اس کی حیثیت وحقیقت تارعنکبوت کے برابر بھی نہیں ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے اور نہیں معلوم تو سن لیں ''**البریلویہ**'' کے چار قاہر رڈ اسی زمانہ میں چھپ کر شائع ہو گئے تھے۔ اور بیسیوں سنی رسائل وجرائد میں ''**البریلویہ**'' کا رڈ وابطال ہوا تھا۔ جس کے جواب الجواب سے ہمارا غیر آج تک عاجز وقاصر ہے اور لب باندھے سادھے بیٹھا ہے۔

ع کیا بات بنے جہاں بات بنائی نہ بنے

اصدق صاحب! آپ دل نہ چھوڑ جائیں، بریلوی کو مورد الزام نہ ٹھرائیں۔ آپ میلسی تشریف لائیں۔ نیا تجربہ کرلیں۔ فقیر اپنے دو بچوں کو مصنف ''البریلویہ'' **کی باقیات سے مناظرہ کرنے کے لئے آپ کے ساتھ بھیجے گا** ۔ ہمارا حزب مخالف مدمقابل سیدنا محدث اعظم اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ودیگر علمائے اہلسنّت کی کتابوں کے حوالوں پر مشتمل عبارات کو صرف بعینہٖ وبلفظہٖ حرفاً حرفاً ثابت کر دے اور ایک لاکھ روپے نقد انعام حاصل کرے۔ عدم ادائیگی کی صورت میں یہ ایک لاکھ روپیہ بذریعہ عدالت بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔ فقیر بفضلہٖ تعالیٰ پورے وثوق واعتماد اور یقین محکم کے ساتھ کہہ سکتا ہے، کہ نجدی کتاب ''البریلویہ'' ابتداءً جھوٹ اور انتہاءً فریب وفراڈ پر مبنی ہے۔ یہ وہابیہ کی دھوکہ منڈی ہے۔ آپ ان کی ایک کتاب سے گھبرا گئے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ! علمائے اہلسنّت کی ہزاروں طویل وضخیم کتابیں لاجواب وناقابل تسخیر وناقابل تردید ہیں۔ مصنف ''**البریلویہ**'' نے سرکار اعلیٰ حضرت مجدد اعظم دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک ہزار کتب ورسائل کا آج تک کیا جواب دیا اور کہاں ہے؟

اب آیئے! آپ کی بلا دلیل وثبوت ہوائی باتوں، خیالی وسوسوں کی طرف.....آپ نے لکھا ''لفظ دیوبندی وہابی کے جواب میں وہابیہ کی طرف سے لفظ بریلوی سواد اعظم اہلسنّت کو دیا جانے والا نام ہے۔''

آپ کی یہ دونوں باتیں سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہیں۔ نہ آپ نے اس کا کوئی ثبوت وحوالہ دیا۔ **مؤدبانہ عرض ہے کہ پڑھ لکھ کر دیکھ بھال کر فرمایا کریں۔**

سنو غور کرو اور حوالہ جات ملاتے جاؤ!۔ **وہابیوں کو وہابی علامہ ابن عابدین شامی نے کہا۔** دیکھو ردالمختار حاشیہ وصاحب تفسیر صاوی علی الجلالین علامہ جمیل آفندی عاقی الفجر الصادق ص ۱۸/۱۷، علامہ احمد بن زینی دحلان مکی (الفتوحات الاسلامیہ جلد۲/ص ۲۶۸، والدرالسنیہ ص ۴۹، مولوی عبداللہ سندھی ابجد العلوم ص ۸۷/بحوالہ تاریخ وہابیہ ص ۸۳/۔ **بلکہ وہابی اپنی وہابیت پر اس قدر نازاں تھے کہ نواب الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالی نے اپنے رسالہ کا نام ہی ''ترجمان وہابیہ'' رکھ لیا تھا۔** اور وہابیوں کی ایک کتاب ''تحفۂ وہابیہ'' ہے۔ ترجمہ بقلم مولوی اسمٰعیل غزنوی وہابی یہ جملہ کتب اور ان کے مصنفین سیدنا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی ولادت باسعادت سے پہلے کے ہیں، **لہٰذا ثابت ہوا کہ وہابیوں نے نام وہابی اور وہابیہ خود پسند کیا اور رکھا۔** ہم مندرجہ بالا قسم کے پچاس حوالہ جات اور نقل کر سکتے ہیں کہ وہابی بقلم خود وہابی ہیں۔

فقیر بحمدہٖ تعالیٰ اتمام حجت کے لئے مولوی ظہیر کی ولادت اور ان کی کتاب ''البریلویہ'' کے معرض وجود میں آنے سے پہلے متعدد کتب لغت سے ثابت کر سکتا ہے کہ وہابیوں کو وہابی کا لقب ہم نے نہیں دیا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے نہیں دیا، بلکہ لفظ وہابی کے معنی کی وضاحت میں اہل لغت متفق البیان ہیں، اور سب نے یہی لکھا ہے۔ (وہابی (ع) عبدالوہاب نجدی کا پیروکار فرقہ (جو صوفیوں کے مدمقابل خیال کیا جاتا ہے) دیکھو حسن اللغات، فیروز اللغات، امیر اللغات وغیرہم زیر و۔ ہ)

فقیر کو مولانا اصدق صاحب کے محدود مطالعہ اور عدم واقفیت ولاعلمی پر رہ رہ کر افسوس ہوتا ہے اور کچھ نہیں تو وہ اکابر علماء بدایوں شریف سیدنا مجدد اعظم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے بہت پہلے کی کتاب سیف الجبار اور مجاہد جلیل وعظیم شیر حق علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ کی کتاب بردّ وہابیہ تحقیق الفتویٰ

السلب الطغوئی اور بوارق محمدیہ وغیرہ ملاحظہ فرماتے، اورتو اور مقالات سرسید میں خود مولوی اسمٰعیل پانی پتی وہابی فخریہ طور پر اپنی اور اپنے فرقہ کی وہابیت کا برملا اقرار واعتراف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں ''انگلش گورنمنٹ ہندوستان میں خود اس فرقہ کے لئے جو وہابی کہلاتا ہے، ایک رحمت ہے جو سلطنتیں اسلامی کہلاتی ہیں ان میں بھی وہابیوں کوایسی آزادی مذہب ملنا دشوار بلکہ ناممکن ہے۔(مسلم) سلطان کی عملداری میں وہابی کا رہنا مشکل ہے۔'' (مقالات سرسید حصہ نہم ص۲۱۲/۲۱۱، از مولوی اسماعیل پانی پتی وہابی علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ بابت رفروری ۱۸۸۹ء)

دیوبندی خودکو دیوبندی کہتے ہیں اور وہابی ہونے کا اقرار واعتراف بھی کرتے ہیں۔ اس عنوان اور اس موضوع پر مولانا اصدق جتنے حوالے چاہیں نقد بہ نقد موجود ہیں۔ان کی ضیافت طبع کے لئے چند حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

دیوبندیت وہابیت ہند کے امام دوم بانی ثانی مدرسہ دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی وہابیت اور بانی وہابیت عبدالوہاب شیخ نجدی کوخراج عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ان کے عقائد عمدہ تھے، وہ عامل بالحدیث تھا، شرک وبدعت سے روکتا تھا۔(از فتاویٰ رشیدیہ جلد اص ۱۱۱ روص ۵۵۱)

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرفعلی تھانوی بدیں الفاظ اپنی وہابیت کا اقرار واعتراف کرتے ہیں **''بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں، یہاں فاتحہ نیاز کے لئے کچھ مت لایا کرو''**۔(اشرف السوانح جلد اص ۴۵)

یہی تھانوی صاحب کہتے ہیں ''اگر میرے پاس دس ہزار روپیہ ہوتو سب کی تنخواہ کردوں پھر لوگ خود ہی وہابی بن جائیں گے۔'' (الافاضات الیومیہ جلد۵ص ۶۷)۔

مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری بڑے ظریف تھے۔کسی نے ان سے بدعتی اور وہابی کے معنی پوچھے تو عجیب تفسیر کی، فرمایا **''بدعتی کے معنی ہیں باادب، بےایمان اور وہابی کے معنی ہیں بےادب باایمان۔''** (ملفوظات حکیم الامت جلد۲ص ۳۲۶)۔

دیوبندی وہابی کے منظور نظر اور مناظر اعظم مدیر الفرقان کہتے ہیں ''ہم خود اپنے بارے میں **بڑی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں۔''** (سوانح مولانا محمد یوسف کاندھلوی تبلیغی وہابی ص۱۹۲)۔

مولوی محمد زکریا امیر تبلیغی جماعت کہتے ہیں: ''مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔'' (سوانح مولانا محمد یوسف تبلیغی ص۱۹۳)۔

فقیر انہی چند حوالہ جات پر اکتفا کرتا ہے، ورنہ بحمدہٖ تعالیٰ ایسے بیسوں حوالے مزید پیش کئے جاسکتے ہیں۔ان حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ **وہابی دیوبندی اکابر اپنے آپ کو فخریہ وہابی کہتے ہیں اور اسی طرح وہابی دیوبندی خودکو دیوبندی مسلک ومسلک دیوبندی کہتے اور لکھتے ہیں۔** ملاحظہ ہو ''مکمل تاریخ دارالعلوم دیوبند جس کا مقدمہ قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے لکھا، میں صاف صاف لکھا ہے، مسلک دیوبند ص۴۲۴ وص ۴۲۸ وص ۴۳۱ وص ۴۷۶ بیسوں صفحات پر مسلک دیوبند، دیوبندی مسلک لکھا ہوا ہے۔

کتب خانہ مجیدیہ ملتان کے شائع کردہ المہند عقائد علمائے دیوبند کے مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے ص۲۰ رص ۲۱، ص ۱۶۴، ص ۱۶۵، ص ۱۸۷ پر بار بار مسلک دیوبند مسلک حق دیوبند، دیوبندی مسلک لکھا ہے۔انجمن ارشادالمسلمین کے پاکستانی ایڈیشن حفظ الایمان کے متعدد صفحات پر دیوبندی، بریلوی، دیوبندی لکھا ہے۔پاکستان میں دیوبندیوں کے مصنف اعظم مولوی سرفراز صفدر لکھڑوی نے اپنی کتاب عبارات اکابر صفحات ۱۵، ۱۸، ۵۸، ۱۱۵، ۱۴۳ پر بار بار دیوبندی مسلک لکھا ہے۔

مولوی منظور سنبھلی، مولوی رفاقت حسین دیوبندی کی کتاب بریلی کا دلکش نظارہ کے پاکستانی ایڈیشن شائع کردہ مکتبہ مدینہ ص ۳۵، ص ۱۸۱ وغیرہ متعدد صفحات پر دیوبندی بریلوی، دیوبندی دیوبندی لکھا ہے۔مولوی خلیل بجنوری بدایونی کی کتاب انکشاف حق کے پاکستانی ایڈیشن کے ص ۶ /۷ ر پر دیوبندی، بریلوی، بریلوی، دیوبندی ہر دو اہلسنّت لکھا ہے۔مولوی عارف سنبھلی ندوۃ العلماء کی کتاب بریلوی فتنہ کا نیا روپ ص ۱۲۱، ص ۱۲۴ پر مسلک

دیوبندی، علماء دیوبند کا مسلک لکھا ہے۔

دیوبندیوں کے خرد دماغ ذہنی مریض کذاب مصنف پروفیسر خالد محمود مانچسٹروی اپنی تردیدشدہ کتاب مطالعہ بریلویت جلد اول ص ۴۰۱،۴۰۲ پر دیوبندی مسلک، دیوبندی دیوبندی لکھا ہے۔اسی کتاب کی جلد ۳ ص ۲۰۲ پر اہلسنّت بریلوی دیوبندی لکھا ہے۔

مطالعہ بریلویت جلد دوم ص ۱۶/ پر دیوبندی بریلوی، مطالعۂ بریلویت ص ۲۳۴/ پر دیوبندی بریلوی، ص ۲۳۵/ جلد چار/ دیوبندیوں، بریلویوں، دیوبندیوں، جلد ۴/ص ۲۳۷ دیوبندیوں ص ۲۳۸ جلد ۴ دیوبندیوں بریلویوں، بار بار دیوبندیوں بریلویوں ص ۲۳۹ دیوبندیوں، دیوبندیوں بار بار دیوبندی ص ۲۴۰، جلد ۴/ دیوبندیوں ص ۳۱۶، اہلسنّت و جماعت دیوبند مسلک، دیوبندی بریلوی ص ۳۱۷، دیوبندی، دیوبندیوں، دیوبندی مسلک، مسلک دیوبند وغیرہ وغیرہ بکثرت مقامات پر دیوبندیوں نے خودکو بقلم خود دیوبندی لکھا ہے۔

مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی الافاضات الیومیہ جلد ۵/ص ۲۲۰، دیوبندیوں اور بریلویوں، مولوی انور کاشمیری مدرس وشیخ الحدیث مدرسہ دیوبند کتاب حیات انور ص ۳۳۳، مضمون ''وقت کی پکار'' نوائے وقت لاہور ۸/ مارچ ۱۹۷۶ء، جماعت دیوبندی۔

دیوبندی امیر شریعت عطاء اللہ بخاری احراری دیوبندی لکھتے ہیں......مولانا غلام اللہ خان دیوبندی بھی اہلسنّت و جماعت ہیں، وہ ابن تیمیہ کے پیروکار ہیں۔(مکتوب بنام فقیر محمد حسن علی قادری رضوی)

دیوبندی جمیعۃ العلماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولوی غلام غوث ہزاروی لکھتے ہیں.....اہلسنّت و جماعت مسلمانوں کی تمام شاخیں حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث سب مسلمان ہیں۔(خدام الدین لاہور)

قصص الاکبر ص ۲۰۵، میں تھانوی لکھتے ہیں: ''میرا مسلک شیخ الہند کا مسلک۔'' (دیوبندی مسلک الاضافات الیومیہ جل ۵، ۱۳۵) میرا مسلک تھانوی (اشرف السوانح جلد ۳، ص ۱۵۳، وص ۱۶۴، تھانوی مسلک۔

ایک کتاب ''آئینہ بریلویت'' مولوی عبدالرحیم رائے پوری دیوبندی اور مولوی حسن احمد ٹانڈوی وغیرہ اکابر دیوبند کے پر پوتے مرید مولوی عبدالرحمٰن شاہ عالمی مظفر گڑھ کی ہے۔اس کے ص ۲۴، ۲۷، ۳۰، ۳۴، ۴۰، ۴۲، ۴۳، ۴۵، ۵۴، ۵۷، ۶۱، ۶۳، چالیس صفحات پر بار بار دیوبندی مسلک، مسلک دیوبند، دیوبندیوں، دیوبندی اہلسنت دیوبندی لکھا ہے اور فخریہ طور پر اپنے دیوبندی ہونے کا اقرار کیا ہے۔

ایک کتاب تسکین الاتقیاء فی حیاۃ الانبیاء مرتبہ مولوی محمد مکی دیوبندی ص ۹۷، مسلک اکابر دیوبند ص ۹۹، اکابر دیوبند کا مسلک ص ۱۰۰، اکابر دیوبند کا مسلک ۱۰۱، مسلک دیوبند ص ۱۰۲، علمائے دیوبند کا مسلک ص ۱۰۳، علمائے دیوبند کا مسلک ص ۱۰۶، اور ص ۱۰۷ بار بار دیوبندی دیوبندی......اس کتاب پر پاکستان کے صف اول کے اکابر دیوبند مولوی محمد یوسف بنوری شیخ الجامعہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی مولوی شمس الحق افغانی، صدر وفاق المدرس العربیہ دیوبند، مفتی محمد حسن مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، مفتی محمد شفیع سابق مفتی دیوبند مہتمم دارالعلوم کراچی، مولوی عبدالحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، مولوی ظفر احمد عثمانی شیخ الحدیث دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈ والہ یار سندھ، مولوی محمد ادریس کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور، مولوی محمد رسول خان جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور، مولوی احمد علی امیر خدام الدین و امیر جمیعۃ العلماء اسلام، مولوی محمد صادق، ناظم محکمہ امور مولوی حامد میاں جامعہ مدینہ، مولوی مسعود احمد سجادہ نشین درگاہ دین پور وغیرہ اٹھارہ اکابر دیوبند کی تصدیقات ہیں۔اس قسم کے حوالے اگر فقیر چاہے تو پچاسوں نقل کر سکتا ہے۔

رضوی ہے کرم مجھ پہ مرے غوث ورضا کا
ہر بحر سخن سہل تریں میرے لئے ہے

دیکھئے! غیر مقلد وہابی مصنف البریلویہ کے ایک رفیق ومعین ہمدم ودمساز مولوی امیر حمزہ اپنی کتاب ''آسمانی جنت اور درباری جہنم'' کے ص ۲۵۰/۲۵۱ پر خود تسلیم کرتے ہیں۔''۱۸۶۶ء میں دیوبند شہر میں حنفی حضرات نے ایک مدرسے کی داغ بیل ڈالی۔یہاں سے جو فارغ ہوئے وہ بیسویں صدی میں دیوبندی کے نام سے معروف ہوگئے......آج کل ان کی پہچان اہلسنّت و جماعت حنفی دیوبندی کے نام سے۔''

پھر لکھتا ہے ''احمد رضا خاں بریلوی جو کہ ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش (یو، پی) کے شہر بریلی میں پیدا ہوئے.....جس کے ماننے والے اپنے آپ کو اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی کہلواتے ہیں۔'' (درباری جہنم ص ۲۵۲)

پھر لکھتا ہے ''حنفیوں میں سے دیوبندی بنے اور بریلوی بنے۔'' (آسمانی جنت ص ۲۵۳)

اسی کتاب میں ندوۃ العلماء اور ندویوں کو بھی اہلسنّت حنفی ندوی لکھا ہے اور شیعوں اور غیر مقلدوں (نانہاد اہلحدیثوں کو بھی اہلسنّت لکھا ہے)۔ اب **مولوی اصدق صاحب بتائیں۔ اب جبکہ کئی فرقے اپنے آپ کو اہلسنّت کہلوا رہے ہیں تو آپ کے لئے اہلسنّت بریلوی بطور علامت وشناخت وامتیاز و پہچان بریلوی کہلانا کیوں قیامت ہے؟ یہ فتنوں اور فرقوں کا زمانہ ہے۔ اگر حقیقی اہلسنّت اکابرین کرام اپنی شناخت و پہچان بریلوی متعین کریں تو آپ کو کیا دکھ ہے؟** یا تو آپ یوں کریں کہ وہابیوں غیر مقلدوں کو آمادہ کریں کہ مہاراج آپ وہابی کہلایا کریں، وہابی ہو کر اہلسنّت کا لیبل نہ لگائیں اور دیوبندیوں وہابیوں کو پابند کریں کہ آپ کے اکابر وہابی، دیوبندی ہونے کے دعویدار تھے۔ آپ اہلسنّت کا نام سرقہ نہ کریں اور دیوبندی وہابی کہلائیں۔ جب آپ ان دونوں فرقوں کو قائل کرلیں تو حقیقی اہلسنّت صرف اور صرف اہلسنّت و جماعت کہلایا کریں گے اور آپ کے من کی مراد پوری ہو جائے گی اور مسلمانان اہلسنّت وہابیوں، دیوبندیوں کی دھوکہ منڈی سے بچ جائیں گے۔ لیکن اب جبکہ دیوبندی بھی نام نہاد اہلسنّت کہلائیں، غیر مقلد اہلحدیث بھی اہلسنّت کہلائیں، ندوی اور مودودوی اور رافضی بھی خود کو اہلسنّت کہلائیں اور ہم بھی تو آپ دیدہ دانستہ سنیوں کو مذکورہ بالا باطل و بددین فرقوں کے جال میں پھنسانا چاہتے ہیں کیونکہ بقول سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ:۔ سنی حنفی اور چشتی بن بن کے بہکاتے یہ ہیں

خوشتر و اصدق و ذیشان اندھے کی لاٹھی نہ گھمائیں اور مسلک اعلیٰ حضرت اور بریلوی کی علامتی وشناختی نشان کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے اہلسنّت کو بدمذہبوں کے لئے تر نوالہ نہ بنائیں۔ آپ کو چاہئے تھا کہ جس طرح آپ نے مسلک اعلیٰ حضرت اور بریلوی انتساب کے خلاف آپ حضرات نے اندھا دھند اپنی ساری توانائیاں جھونک دیں۔ آپ اپنا سارا زور اور تمام تر صلاحیتیں اس پر صرف کرتے، وہابی دیوبندی، غیر مقلد مودودوی وغیرہ اہلسنّت نہیں ہیں۔ ان جعلی بناسپتی، مصنوعی، نقلی بناوٹی اہلسنّت سے بچو اور اجتناب کرو۔ مگر آپ حضرات یہ تو کر نہ سکے اور الٹا ''شاخ پر بیٹھ کر جڑ کاٹنے کی فکر'' مسلک اعلیٰ حضرت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ اور بے جوڑ شوشے چھوڑنے، مغالطے دینے شروع کر دیئے۔ بہر حال فقیر بفضلہٖ تعالیٰ ان ہرسہ باغیان مسلک اعلیٰ حضرت کی فریب کاریوں، مکاریوں، کیادیوں، مغالطہ آمیزیوں کا راز شواہد وحقائق کی روشنی میں جلد طشت از بام کرے گا، لیکن پہلے موضوع پر زیر بحث اکابر دیوبندی سے خود دیوبندی کہلانا اور مسلک دیوبند، دیوبندی مسلک کہلانا مزید حوالوں سے ثابت کرتا ہے۔ جو ان نوزائیدہ قلم کاروں کی دھندلی نظر سے اخفاء میں رہے یا دیدہ و دانستہ صرف نظر سے کام لیا۔

کتاب جائزہ مدارس عربیہ مغربی پاکستان مرتبہ حافظ نذر احمد صاحب مسلم اکادمی لاہور پہلی بار ۱۹۶۰ء میں مرتب ہو کر طبع ہوئی۔ ہمارے پاس محرم الحرام ۱۳۹۲ھ بمطابق مارچ ۱۹۷۲ء کا طبع شدہ شائع کردہ ایڈیشن ہے جس میں بریلوی، دیوبندی، غیر مقلد، اہلحدیث وشیعہ مدارس کی تفصیل موجود مرقوم ہے۔ پہلے دیوبندی مدارس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔ ص ۱۸، جامعہ اشرفیہ لاہور مسلک حنفی دیوبندی، جامعہ مدینہ لاہور ص ۲۴/۲۵ مسلک حنفی دیوبندی ۳۴، جامعہ حنفیہ مسلک حنفی دیوبندی ص ۴۲، جامعہ عربیہ رحیمیہ لاہور اور مسلک حنفی دیوبندی دارالعلوم مدینہ بہاولپور اہلسنّت و جماعت مشرب اکابر دیوبند، مدرسہ عطاء العلوم والفیوض بہاولپور نور پور مسلک حنفی دیوبندی ص ۴۷، دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی ص ۱۲۴، مسلک حنفی دیوبندی مخزن العلوم خانپور مسلک حنفی دیوبندی ص ۱۴۳، جامعہ رشیدیہ ساہیوال مسلک حنفی دیوبندی ص ۱۶۰، مدرسہ اشاعت العلوم لائل پور فیصل آباد مسلک حنفی دیوبندی ص ۲۵۱، جامعہ قاسمیہ لائل پور فیصل آباد مسلک حنفی دیوبندی ص ۲۵۹، جامعہ اشرفیہ پشاور مسلک حنفی دیوبندی ص ۴۰۶، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حنفی دیوبندی ص ۴۰۷، دارالعلوم کراچی مفتی محمد شفیع دیوبندی مسلک دیوبندی حنفی ص ۴۷۷، مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی مسلک حنفی دیوبندی ص ۴۸۰، دارالعلوم قوۃ الاسلام حیدرآباد سندھ مسلک حنفی دیوبندی ص ۵۱۴، مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ بلوچستان مسلک دیوبندی حنفی ص ۵۶۵، مدرسہ قاسم العلوم ملتان مسلک حنفی دیوبندی ص ۳۰۹، مدرسہ خیر المدارس ملتان مسلک حنفی دیوبندی ص ۳۰۰، الغرض پاکستان میں دیوبندی مسلک و مکتب فکر کے کل ۲۹۱/ مدارس ہیں۔ جو خود کو حنفی دیوبندی اہلسنّت دیوبندی کہلاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب جائزہ مدارس عربیہ ص ۶۸۸، یہ مدارس ۱۹۷۲ء سے پہلے کے قائم ہیں۔ **مولوی اصدق صاحب غور کر کے بتائیں کہ یہ خود فخریہ دیوبندی مسلک کہلاتے ہیں یا ہم نے کہا ہے؟ مولوی اصدق صاحب یہ بھی بتائیں اب جبکہ دیوبندی خود کو اہلسنّت اور حنفی دیوبندی کہلا رہے ہیں تو ہمیں اپنی شناخت وعلامت، امتیاز ونشان کے طور پر بریلوی حنفی یا اہلسنّت بریلوی کہلانا عقلاً ونقلاً کس طرح ممنوع ہے؟**

اور بحوالہ کتب یہ بھی واضح کرتا چلوں کہ ہم اہلسنّت اور ہمارے مسلمہ اکابر علماء ومشائخ ایک مدت مدید ایک سو سال سے بھی پہلے کے حنفی بریلوی،

اہلسنّت بریلوی کہلا رہے ہیں؟ محکمہ اوقاف، محکمہ تعلیم اور افواج پاکستان میں بطور امام وخطیب ہمیں بریلوی اہلسنّت حنفی بریلوی لکھا گیا ہے۔ **اصدق وخوشتر اور ذیشان سارے سرکاری محکموں سے بریلوی کا انتساب اور علامتی وشناختی نشان کیسے تلف کروائیں گے؟** دنیا آپ کو دیوانہ سمجھے گی۔ ہماری مسجدوں اور ہمارے مدارس کو سرکاری اداروں میں اہلسنّت بریلوی، حنفی بریلوی لکھ کر رجسٹریشن کیا جاتا ہے، رجسٹرڈ کروانے میں اگر ہم اپنا شناختی وامتیازی نشان بریلوی نہ لکھوائیں صرف مسلمان یا صرف اہلسنّت لکھوادیں تو ایک تو رجسٹریشن ناممکن اور پھر مسجدوں، مدرسوں پر بدمذہبوں کے قبضے کا خطرہ، لڑائی، جھگڑوں، مقدمہ بازیوں تک نوبت پہنچے گی یا نہیں...... کیونکہ ہر باطل فرقہ یہ کہہ کر قبضہ کرلے گا ہم بھی مسلمان ہیں، ہم بھی اہلسنّت ہیں، ہم بھی حنفی ہیں، خدا جانے آپ کیوں عقل وشعور، فراست وبصیرت سے ریٹائرڈ ہوکر خالص سنّیت کی علامتی نشان مٹانا چاہتے ہیں۔ **ذرا غور کرکے بتاؤ! ہمارے مرکزی مدارس کے بانی ومہتمم وناظم اعلیٰ منصرم ومنتظم اور حضرات شیوخ الاحادیث کیا فہم وفراست سے بالکل خالی تھے جنہوں نے اپنے مدارس کو حنفی بریلوی متعارف کرایا اور سرکاری اداروں کے ریکارڈ میں بریلوی کا اندراج کرایا۔**

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہوگی

دیکھئے! ہمارے مسلمہ اکابر علماء ومشائخ کس فراخدلی اور خندہ پیشانی سے اپنے مدارس دینی اداروں کا عقیدہ ومسلک بریلوی حنفی بریلوی قرار دے رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب جائزہ مدارس عربیہ پاکستان دارالعلوم حزب الاحناف لاہور، یہ دارالعلوم حضرت علامہ سید محمد دیدار علی شاہ محدث الوریٰ علیہ الرحمہ شاگرد وخلیفہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی علیہ الرحمہ نے قائم کیا۔ بعد میں سیدنا مجدد اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے بھی خلافت سے سرفراز فرمایا۔ آپ کے وصال کے بعد شیخ المشائخ حضور سیدنا شاہ علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی کے مرید وخلیفہ اور حضور سیدنا صدر الافاضل مولانا شاہ نعیم الدین مرادآبادی کے شاگرد مفتی پاکستان علامہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری ناظم اعلیٰ وشیخ الحدیث ہوئے۔ اپنے دارالعلوم حزب الاحناف کا مسلک حنفی بریلوی لکھا اور کتاب جائزہ میں بریلوی کے علاوہ احناف بریلوی لکھا ہے۔ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور بانی ومہتمم مفتی محمد حسین نعیمی حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ کے مرید اور جامعہ نعیمیہ مرادآباد شریف کے فاضل ہیں اور حضرت علامہ مفتی عزیز احمد قادری بدایونی فاضل دارالعلوم قادریہ بدایوں شریف وغیرہ حضرات مدرسین تھے۔ کتاب جائزہ ص ۲۲/ پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے، ص ۴۹/ دارالعلوم نعمانیہ لاہور مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ ص ۳۶/ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ یہ دارالعلوم نائب اعلیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان ابوالفضل علامہ محمد سردار احمد قدس سرہٗ کے حکم پر قائم کیا گیا۔ حضرت محدث اعظم پاکستان قبلہ علیہ الرحمہ نے ہی افتتاح فرمایا۔ یہاں پہلے محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے داماد محترم اور شاگرد رشید المعقول علامہ غلام رسول رضوی علیہ الرحمہ صدر مدرس اور مہتمم تھے۔ بعد میں علامہ مفتی محمد عبدالقیوم قادری رضوی ہزاروی علیہ الرحمہ مہتمم وشیخ الحدیث ہوئے۔ دارالعلوم کے بیشتر روئیدادوں میں مسلک اعلیٰ حضرت لکھا ہے۔ غوث العلوم جامعہ رحیمیہ رضویہ سمن آباد لاہور ص ۴۱/ پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ جامعہ صدیقیہ سراج العلوم لاہور مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ ص ۴۱/ دارالعلوم گنج بخش داتا دربار لاہور مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ (کتاب جائزہ ص ۴۳)۔ دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور ص ۵۹/ پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ ص ۶۳/ پر جامعہ نقشبندیہ فیض لاثانیہ رائے ونڈ نزد مرکز دیوبندی تبلیغی جماعت رائے ونڈ مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور دارالعلوم حضور سیدنا محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے جلیل القدر محقق فاضل شاگرد اور سلسلہ اویسیہ کے روحانی پیشوا علامہ مفتی فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ نے قائم کیا۔ ص ۶۸/ پر مسلک حنفی بریلوی لکھا۔ آپ مصنف کتب کثیرہ ہیں۔ مسلک اعلیٰ حضرت کے عظیم مبلغ وناشر تھے۔ دارالعلوم فیضیہ رضویہ احمد پور شرقیہ، بہاولپور یہ جامعہ علامہ محمد منظور احمد فیضی چشتی علیہ الرحمہ نے قائم کیا۔ ص ۷۲، پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ مدرسہ اسلامیہ عربیہ سید المدارس بہاولنگر ص ۸۴/ پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ مدرسہ فیض العلوم فقیر والی بہاولنگر اور مدرسہ اسلامیہ عربیہ کمال العلوم آستانہ عالیہ توگیرہ بہاولنگر ص ۸۹/ مسلک حنفی بریلوی ہے۔ دارالعلوم جامعہ رضویہ عربیہ ہارون آباد ص ۹۱/ مسلک حنفی بریلوی ہے۔ جامعہ قطبیہ رضویہ جھنگ ص ۱۱۹/ پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ مدرسہ عربیہ صدیقیہ شاہ جمالیہ فیض آباد ڈیرہ غازی خاں ص ۱۲۲/ مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے، جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی، یہ جامعہ علامہ محبّ النبی صاحب اجازت از حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ قادری چشتی نظامی علیہ الرحمہ وعلامہ مشتاق احمد صاحب کانپوری ص ۱۲۵/ پر مسلک حنفی بریلوی ہے۔ اس جامعہ میں شیخ الحدیث وناظم اعلیٰ استاذ العلماء علامہ حسین احمد صاحب فاضل جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور ہیں۔ جامعہ غوثیہ مظہر الاسلام راولپنڈی ص ۱۴۴/ پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ صدر مدرس مولانا محمد سلمان فاضل جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد لائل پور ہیں۔ جامعہ اسلامیہ تدریس

القرآن اسلام آباد راولپنڈی ص ۱۲۵ر مسلک حنفی بریلوی ہے۔ جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خان مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ مدرسہ عربیہ سراج العلوم خانپور ص ۱۲۵ر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ جامعہ فریدیہ ساہیوال منٹگمری ص ۱۶۳ر پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ علامہ ابوالنصر منظور احمد چشتی فریدی نظامی خلیفہ حضرت خواجہ میاں علی محمد خاں صاحب بسی شریف چشتی نظامی مہتمم و شیخ الحدیث ہیں۔ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع اوکاڑہ ص ۱۶۸ر پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ بانی واولین شیخ الحدیث استاذ العلماء علامہ محمد نوراللہ نعیمی علیہ الرحمہ، دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا ص ۱۸۶ر پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ مگر تحذیر الناس مصنفہ نانوتوی پر پیر کرم شاہ کی رائے سے اکابر اہلسنّت متفق نہیں ہیں۔ حسام الحرمین کے برعکس موقف ہے۔ بریلوی لکھا، دارالعلوم جامعہ حنفیہ سیالکوٹ ص ۲۰۰ پر مسلک حنفی بریلوی ہے۔ مدرسہ خدام الصوفیہ گجرات جامعہ شاہ ولایت گجرات امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ حضرت پیر سید ولایت شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۹۲۰ء میں قائم کیا، ص ۲۱۹ر پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ مدرسہ غوثیہ نعیمیہ گجرات شیخ التفسیر علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کے بانی تھے۔ ص ۲۲۰ر پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ مدرسہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم گوجرانوالہ یہ جامعہ محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے حکم سے قائم کیا گیا۔ حکیم الامت علامہ ابوداؤد مولانا محمد صادق صاحب قادری رضوی مدظلہ العالی اس کے مہتمم و بانی ہیں۔ مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ (جائزہ مدارس عربیہ ص ۲۳۴)

دارالعلوم جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائل پور فیصل آباد نائب اعلیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ نے قائم کیا۔ یہاں سے ہزاروں علماء فارغ التحصیل ہوئے۔ مغربی یوپی افریقی ممالک میں خدمات دینیہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ص ۲۵۳ر پر مسلک حنفی رضوی بریلوی لکھا ہے۔ مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان غزالی زماں علامہ احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ نے قائم کیا۔ آپ کے برادر اکبر اور استاذ محترم و پیر و مرشد علامہ قاری سید محمد خلیل کاظمی علیہ الرحمہ قدس سرہٗ بھی خدمات تدریس انجام دے چکے ہیں۔ مدرسہ کے آغاز وافتتاح پر شہزادۂ اعلیٰ حضرت مفتی اعظم شیخ العلماء شاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی، محدث اعظم ہند ابوالمحامد سید محمد محدث کچھوچھوی، محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد لائل پوری قدس سرہٗ کی تشریف آوری کے بابرکت موقع پر ہوا۔ ص ۳۱۱ر مسلک حنفی بریلوی ہے۔ حضرت علامہ کاظمی علیہ الرحمہ فرماتے تھے وہ میرا مرید نہیں، ہاں وہ میرا مرید نہیں جو مسلک اعلیٰ حضرت پر نہیں۔ ایک بار چوک حسین آگاہی ملتان کے جلسہ میں ڈپٹی کمشنر ملتان کی موجودگی میں دیوبندی احراری مولوی محمد علی جالندھری نے کہا کہ میں لوہے کی لٹھ دیوبندی ہوں۔ علامہ کاظمی علیہ الرحمہ نے اپنی جوابی تقریر میں کہا: لوہا پگھل جاتا ہے اور فرمایا **میں پتھر کی طرح سخت بریلوی ہوں۔ پتھر پگھلتا نہیں**۔ دارالعلوم امجدیہ کراچی علامہ مفتی محمد ظفر علی نعمانی قادری رضوی مصباحی فاضل اشرفیہ مبارکپور نے قائم کیا۔ فخر الاسلام علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، علامہ مفتی وقارالدین رضوی یہاں شیخ الحدیث رہ چکے ہیں۔ علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی مصباحی، علامہ قاری محبوب رضا بریلوی یہاں مدرس اور مفتی رہ چکے ہیں۔ ص ۴۸۳ر پر مسلک حنفی بریلوی ہے۔ ۱۹۶۶ء سے آج تک دارالعلوم امجدیہ کی سالانہ روئداد اور امجدیہ کے سالانہ مجلّہ رفیق علم میں مسلک اعلیٰ حضرت لکھا ہوتا ہے۔ دارالعلوم حامدیہ رضوی کراچی ص ۴۸۷ر پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ مدرسہ صبغۃ الہدیٰ جامعہ راشدیہ گوٹھ غلام علی تھر پارکر ص ۴۹۴ پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ دارالعلوم احسن البرکات حیدر آباد سندھ بانی علامہ مفتی محمد خلیل خان برکاتی امجدی رحمۃ اللہ علیہ ص ۵۱۱ پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ رکن الاسلام جامعہ مجددیہ میدان ہیرآباد حیدر آباد علامہ مفتی محمد محمود صاحب نقشبندی مجددی خلف الرشید شیخ طریقت حضرت مولانا صوفی رکن الدین نقشبندی علیہ الرحمہ ص ۵۱۳ر پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ سندھ جامعہ راشدیہ کے بانی حضرت پیر صاحب پاگارہ ہیں۔ حضرت علامہ مفتی محمد صاحب داد خاں صاحب علیہ الرحمہ، حضرت علامہ مفتی محمد تقدس علی خاں صاحب شیخ الحدیث وصدر مدرس ومفتی رہ چکے ہیں۔ ص ۵۳۱ر پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ مدرسہ سفینۃ العلوم احمد پور خیر پور سندھ ص ۵۳۳ر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ مدرسہ محمدیہ کنز العلوم دادو سندھ ص ۵۳۴ر پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ جامعہ راشدیہ سے منسلک مدارس کی تعداد ۲۱ر ہے۔ سب پر حنفی بریلوی لکھا ہے۔ مدرسہ انوار العلوم مورو نواب شاہ ص ۵۶۱ پر مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ کتاب جائزہ مدارس میں ص ۶۸۸ پر ۱۹۷۲ء حنفی بریلوی، مدارس کی تعداد ۱۲۲ ہے۔ اب حنفی بریلوی مدارس ۵۷۰ ہیں۔ **اب مولوی اصدق صاحب اور خوشتر وذیشان ارشاد فرمائیں اتنے جلیل القدر اکابر علمائے کرام ومشائخ طریقت نے جو خود کو اور اپنے مدارس ومراکز دینیہ کو حنفی بریلوی کا نام دیا اور مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کو اختیار کیا۔ کیا ان کو جماعتی نقصان اور نسبت کے مضمرات کا پتہ نہ تھا؟ کیا آپ حضرات ان اکابر سے زیادہ وسعت علم کے حامل ہیں۔ یہاں یہ بات بھی بطور خاص ملحوظ خاطر رہے کہ ہم نے بفضلہٖ تعالیٰ بریلوی اور مسلک اعلیٰ حضرت کے اطلاق واستعمال کے باب میں صرف قادری رضوی اکابر واعاظم بزرگان اہلسنّت ہی نہیں، جملہ سلاسل**

اربعہ قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی اکابرین کرام اور جملہ سلاسل کے علماء کے زیر اہتمام مدارس و جامعات دینیہ کو بحوالہ کتب معتبرہ بیان کیا، تاکہ اصدق مصباحی جیسے سطحی سوچ رکھنے والوں کو یہ شوشہ چھوڑنے اور عوام اہلسنّت کو جھانسہ دینے کا موقع نہ ملے کہ بریلوی کہلانے اور مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگانے سے دوسری خانقاہوں، دوسرے سلسلہ کے بزرگوں کو ماننے والوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ وہ بریلوی اور مسلک اعلیٰ حضرت کو قبول نہیں ہے۔ یہ مولوی اصدق اور خوشتر کی ذاتی وانفرادی سوچ ہے۔ بات یہاں تک پہنچی تھی کہ مختلف سلاسل کے کچھ اور بزرگان اہلسنّت کے چند ارشادات وفرمودات سامنے آئے۔ قارئین کرام کی ضیافت طبع کے لئے پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ ہو۔ ماہر رضویات ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد مظہری نقشبندی مرحوم کے عظیم المرتبت والد بزرگوار مفتی اعظم دہلی علامہ مفتی محمد مظہر اللہ صاحب نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مجموعہ ''فتاویٰ مظہری'' ص۳۷۴، ۳۷۵، پھر ص۳۷۶، ۳۷۷، پھر ص۳۷۹، ۳۸۰ پر بار بار بریلوی دیوبندی، بریلوی، دیوبندی لکھا ہے۔ جس سے بریلی دیوبندی کا اطلاق واستعمال، ستر (۷۰) اسی (۸۰) سال سے بھی بہت پہلے کا ہے۔ فقیر کے پاس حضرت علامہ مفتی محمد مظہر اللہ قدس سرہٗ کے مختلف مسائل پر کافی خطوط ہیں۔ دو خطوط میں صاف لکھا ہے ''اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت قدس سرہٗ کی تحقیق ومسلک میں کس کا زہرہ ہے جو لب کشائی کر سکے۔'' (قلمی مکتوب)

سیدنا حضرت خواجہ پیر سید مہر علی شاہ صاحب گیلانی تاجدار گولڑہ شریف قادری چشتی نظامی سلسلہ کے عظیم روحانی پیشوا تھے۔ آپ کی مستند سوانح عمری ''مہر منیر'' میں جگہ جگہ بریلوی دیوبندی بریلوی لکھا ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ یہ استعمال واطلاق بہت پہلے کا ہے۔ ۲۵/۲۰ سال کی بات نہیں ہے۔

آج سے ساٹھ سال پہلے جب فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مارشل لاء لگایا اور محکمہ اوقاف بنایا تو محکمہ اوقاف کے کچھ افسر معلومات حاصل کرنے اور سرکاری فارم پر کرنے کے لئے آستانہ عالیہ گولڑہ شریف پہنچے تو حضرت مخدوم سجادہ نشین علیہ الرحمہ حضرت بابو جی صاحب سے معلوم کیا کہ آپ کا مسلک کیا ہے؟ انہوں نے اپنے دار العلوم وآستانہ کے مفتی وشیخ الحدیث مولانا محمد فیض احمد فیض چشتی علیہ الرحمہ کی طرف اشارہ کیا کہ تم بتاؤ، وہ کھڑے ہوکر کہنے لگے، ہم اہلسنّت ہیں۔ افسر نے سوال کیا کہ ہم نے مسلک پوچھا ہے۔ بریلی یا دیوبندی؟ مولانا فیض احمد مرحوم نے کہا کہ ہم گولڑوی ہیں۔ افسر نے کہا کہ ہمارے پاس دو خانے ہیں بریلوی اور دیوبندی۔ حضرت مخدوم سجادہ نشین بابو جی رحمۃ اللہ علیہ خلف گرامی حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا ''لکھو ہم بریلوی ہیں''۔ (ماہنامہ سوئے حجاز لاہور مارچ ۲۰۰۶ء وماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ جولائی ۲۰۰۶ ص۲۳)

حضرت صاحبزادہ فیض الحسن نقشبندی سجادہ نشین آلو مہار شریف شعلہ نوا خطیب تھے۔ دیوبندی مجلس احرار میں امیر الاحراری مولوی عطاء بخاری دیوبندی کے رفیق خاص تھے۔ جب حضور سیدنا محدث اعظم پاکستان علامہ محمد سردار احمد قدس سرہٗ کی برکت اور خواب میں رہنمائی سے توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔ تو حضور امیر شریعت علامہ ابوداؤد محمد صادق صاحب مدظلہ کی مساعی سے انہوں نے حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کو تحریر لکھ کر دی۔ میں حسام الحرمین کی بھرپور تائید وتصدیق کرتا ہوں۔ مسلک اعلیٰ حضرت بریلوی کی پابندی کروں گا۔ (ملخصاً) یہ بھی پچپن سال پہلے کی بات ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا عظیم روحانی آستانہ جہاں شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرق پوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ محو استراحت ہیں۔ مراقبہ میں حضور سیدنا غوث اعظم سرکار بغداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رابطہ ہوا۔ عرض کیا حضور اس وقت آپ کا نائب کون ہے؟ فرمایا بریلی میں مولانا احمد رضا خان۔ حضرت شیر ربانی شرق پوری رحمۃ اللہ علیہ کے جامعہ حضرت میاں صاحب میں ہمیشہ سنی بریلوی علماء وصدر مدرس ومفتی رہے، اور سرکاری کاغذات میں مسلک حنفی بریلوی لکھا ہے۔ (نور مظہور قصور کتاب سیدی امام احمد رضا وکتاب دیوبندی مذہب مصنفہ علامہ غلام مہر علی چشتی گولڑوی چشتیاں شریف، محاسبۂ کتاب دیوبندیت مصنفہ فقیر محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی)۔

جامعہ حضرت میاں صاحب میں سیدی سندی حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کے داماد وتلمیذ خاص شیخ المعقول علامہ غلام رسول رضوی قدس سرہٗ صدر مدرس رہے، جو سیدنا حضور مفتی اعظم شہزادۂ اعلیٰ حضرت قدس سرہما کے خلیفہ تھے۔ شیخ طریقت عارف باللہ میاں علی محمد خان چشتی نظامی قدس سرہٗ جن کے شیخ المحد ثین علامہ سید محمد دیدار علی محدث الوریٰ اور سیدنا محدث اعظم سے خصوصی علمی روحانی مسلکی تعلقات بڑے گہرے تھے۔ ان کے کافی مکتوبات فقیر کے پاس محفوظ ہیں۔ ایک بار مودودیوں نے مودودی پارٹی کے زیر اہتمام بھاشانی یوم سوشلزم کے جواب میں یوم شوکت الاسلام منانے کا اعلان کیا۔ انہوں نے سنی بریلوی بعض علماء کے نام سے مغالطہ دیا۔ شہر میلسی میں حضرت میاں علی محمد خان علیہ الرحمہ کے کچھ مریدین مودودیوں کے جھانسے میں آ گئے۔ فقیر نے میاں صاحب علیہ الرحمہ کو ایک مکتوب کے ذریعہ صورت حال سے آگاہ کیا، اور عرض کیا حضرت اپنے مریدین کو مودودیوں کے یوم شوکت الاسلام میں شمولیت سے روکیں۔ تحریری حکم نامہ ارسال کریں۔ حضرت میاں صاحب ان دنوں پاک پٹن شریف کے بجائے کراچی تشریف فرما تھے۔ پاک پٹن

شریف سے فقیر کا عریضہ کراچی گیا اور جواب آیا۔ وعلیکم السلام ثم السلام علیکم، ہمیں اپنے سنی بریلوی علماء کے ساتھ رہنا چاہئے۔ علمائے اہلسنّت بریلوی کے فتاویٰ اور شرعی احکام پر عمل کرنا چاہئے۔ خادم الفقیر میاں علی محمد خاں چشتی فریدی نظامی۔ مکتوب موجود ہے۔

حضور امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کے نام گرامی سے پاک و ہند، بنگلہ دیش، حرمین طیبین کے علماء و مشائخ، عوام وخواص بخوبی واقف ہیں۔ اہلسنّت کے ممتاز و مؤقر ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ میں بار بار چھپ چکا ہے۔ حضرت امیر ملت محدث علی پوری، اور نبیرۂ محدث علی پوری مخدوم محترم مولانا پیر سید اختر حسین نقشبندی علیہ الرحمہ مسلک اعلیٰ حضرت کے پابند تھے۔

آل انڈیا سنی کانفرنس کے اول تاسیس اور سنی کی تعریف میں **مسلک اعلیٰ حضرت کی شرط ہے۔** یاد رہے کہ سنی کانفرنس میں حضرت صدر الشریعہ اعظمی، حضرت صدر الافاضل مراد آبادی، حضور مفتی اعظم نوری بریلوی، حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی، حضور پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری، مبلغ اسلام علامہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی، حضور محدث اعظم پاکستان لائل پوری، علامہ ابوالحسنات قادری، علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری، مفتی محمد عمر نعیمی مراد آبادی، پیر صاحب بھرچونڈی شریف، پیر صاحب سیال شریف علماء بدایوں، پیر صاحب مشوری شریف سندھ وغیرہم کثیرا اکابر اہلسنّت شامل تھے۔ یہاں بھی مسلک اعلیٰ حضرت کی شرط ہے۔ (سواد اعظم لاہور جلد ۲ رص ۲۳، ۲۴ وص ۴۱ مطبوعہ لاہور)۔

دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں شیر بیشۂ اہلسنّت علامہ محمد حشمت علی خانصاحب علیہ الرحمہ کے قلم سے سنی کی تعریف اور حضرت سیدی صدر الافاضل مراد آبادی علیہ الرحمہ کے تائیدی دستخط جس میں مسلک اعلیٰ حضرت کی شرط موجود ہے، قلمی تحریر موجود ہے، جو فقیر کو حضرت مفتی پاکستان علامہ ابوالبرکات سید احمد علیہ الرحمہ نے خود دکھائی۔ یہ تحریر اس وقت کی ہے، جب سنی کانفرنس اور تحریک پاکستان کے دور میں حضرت شیر بیشۂ اہلسنّت مولانا محمد حشمت علی خانصاحب علیہ الرحمہ دار العلوم حزب الاحناف لاہور میں قیام فرما تھے، اور حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ بھی تشریف لے آئے تھے۔ اور علامہ سید ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ سے فرمایا یہ بڑے بڑے سنی بنے پھرتے ہیں، ذرا سنی کی تعریف تو لکھ دیں۔ **اس پر شیر بیشۂ اہلسنّت نے سنی کی بڑی جامع ومدلّل تعریف ارقام فرمائی، جس میں مسلک اعلیٰ حضرت بھی موجود تھا۔ حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ نے ملاحظہ فرما کر کہا ہاں ٹھیک ہے۔ لاؤ میں بھی دستخط کرتا ہوں۔**

اسی طرح فقیر کے پاس پرانی ڈاک میں حضرت علامہ سید محمد خلیل محدث امروہوی چشتی صابری علیہ الرحمہ کے متعدد خطوط ہیں، جن میں واضح طور پر مسلک اعلیٰ حضرت مرقوم وموجود ہے۔ یہاں پاکستان میں مرکزی جمیعۃ العلماء پاکستان اور جماعت اہلسنّت کے دستور ومنشور میں دیگر اکابر کے ساتھ مسلک اعلیٰ حضرت کی تصریح موجود ہے۔ یہاں پاکستان میں بہت سی علاقائی دینی تبلیغی اصلاحی انجمنیں ہیں اور بکثرت ادارے ایسے ہیں جن میں مسلک اعلیٰ حضرت کی شرط موجود ہے۔ **حضور سیدی ملجائی، مرشدی مولائی، محدث اعظم علامہ محمد سردار احمد قبلہ قدس سرہٗ برملا فرمایا کرتے تھے ''جو مولوی سیدنا اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیق و مسلک کے مقابلے میں اپنی تحقیق پر اتراتا ہے وہ محقق نہیں مجہول ہے۔ اس کی تحقیق نہیں تجہیل ہے۔''**

سیدی سندی حضور محدث اعظم پاکستان کے شجرۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ وشجرۂ سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں صاف صاف مرقوم ہے: **''مسلک سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ پر عمل کریں۔''** فقیر کے پاس حضرت صاحب کے ایک سو سے زائد خطوط ومکتوب موجود ہیں، جن میں بار بار مسلک اعلیٰ حضرت کی تاکید وتلقین فرمائی ہے۔ **کاش کہ! اصدق وخوشتر وذیشان ماہنامہ اشرفیہ کا حافظ ملت نمبر ومجاہد ملت نمبر ہی دیکھ لیتے، جہاں مسلک اعلیٰ حضرت کا لفظ متعدد مقامات پر ملے گا۔**

شیخ العرب والعجم خلیفہ اعلیٰ حضرت قطب مدینہ کے مفصل وجامع طویل وضخیم سوانح عمری بنام ''سیدی ضیاء الدین احمد القادری علیہ الرحمہ، جناب علامہ حکیم محمد عارف ضیائی رضوی علیہ الرحمہ، خادم وخلیفہ خاص سیدی قطب مدینہ علیہ الرحمہ کے قلم سے دو جلدوں پر مشتمل چھپ چکی ہے۔ اور فقیر نے مدینہ منورہ حاضری کے دوران اس کی تصحیح وپروف ریڈنگ کی۔ اس میں کتنے ہی مقامات پر مسلک اعلیٰ حضرت پایا جاتا ہے۔

جامعہ اشرفیہ اور مصباح العلوم مبارکپور کا ایک جہاں بھر میں نام روشن ہے، اور ہزاروں علماء یہاں سے فیضیاب ہیں۔ حضور سیدنا حافظ ملت بانی اشرفیہ قدس سرہٗ کی ذات گرامی مینارۂ نور ہے، وہ حضور سیدی سندی سرکار محدث اعظم پاکستان علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہٗ کے استاذ بھائی ہم سبق و ہم مدرس تھے۔ دونوں حضرات کو سیدنا صدر الصدور صدر الشریعہ قدس سرہٗ نے ایک دن ایک وقت خلافت واجازت عطا فرمائی تھی۔ دستور اساسی دار العلوم جامعہ اشرفیہ مبارکپور ص ۵ ر ملاحظہ ہو۔ صاف صاف لکھا ہے۔ **''ادارہ کا مسلک موجودہ زمانہ میں جس کی واضح نشانی یہ ہے کہ جو اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی سے عقائد واعمال میں بالکل متفق ہو۔''** (دستور اساسی ص ۵ ر جامعہ اشرفیہ مبارکپور)

دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کا ایک دنیا میں نام ہے، جس کو حضور شعیب الاولیاء مولانا شاہ یار علی شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے قائم فرمایا۔

جہاں بحر العلوم علامہ غلام جیلانی ،علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی ، علامہ بدر الدین احمد قدست اسرارہم جیسے مشاہیر کرام شیخ الحدیث وصدر مدرس رہے۔فتاویٰ دار العلوم فیض الرسول ایک نظر ملاحظہ ہو، پچاسوں مقام پر مسلک اعلیٰ حضرت کی جلوہ گری ہے۔

خدا جانے! اصدق وخوشتر وذیشان بے خبری ولاعلمی کی کن وادیوں میں بھٹک رہے ہیں، انہیں کچھ پتہ نہیں، یا تجاہل عارفانہ ہے۔ ذرا بمبئی سے شائع ہونے والا ماہنامہ المیزان کا امام احمد رضا نمبر اور جامعہ اشرفیہ مبارکپور کا حافظ ملت نمبر، مجاہد ملت نمبر، صدر الشریعہ نمبر ہی ایک نظر ملاحظہ کر لیتے۔ بالخصوص ماہنامہ اشرفیہ مبارکپور کا طویل وضخیم شاہکار سیدین نمبر میں اور اس میں شہنشاہ برکات اور خانودۂ عالیہ برکاتیہ کے مسلمہ اکابر حضور سیدنا تاج العلماء اولاد رسول مولانا شاہ محمد میاں برکاتی، حضور سیدنا سید العلماء سیدنا شاہ آل مصطفیٰ میاں، حضور سیدنا شاہ اسماعیل حسن برکاتی، سیدنا احسن العلماء الشاہ حافظ مصطفیٰ حیدر حسن میاں (قدست اسرارہم) اور حضرت علامہ حسنین میاں نظمی برکاتی، حضرت علامہ ڈاکٹر امین میاں برکاتی کے مسلک اعلیٰ حضرت سے متعلق ارشادات و فرمودات سرسری نظر سے ہی دیکھ لیتے۔فقیر (محمد حسن علی رضوی بریلوی) نے مختلف مقامات سے پچپن حوالہ جات مسلک اعلیٰ حضرت سے متعلق سیدین نمبر سے نوٹ کیے ہیں۔

فقیر کے خیال میں تو ان باغیان مسلک اعلیٰ حضرت نے رضا اکیڈمی ممبئی سے شائع ہونے والی طویل وضخیم معارف شارح بخاری بھی دیکھنے کی زحمت گوارہ نہ کی۔ وہاں بھی مسلک اعلیٰ حضرت اور بریلوی کی جلوہ گری ہے۔عالمی مبلغ اسلام علامہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ اور قائد جمیعۃ العلماء پاکستان مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی مسلک اعلیٰ حضرت اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے۔مولانا نورانی میاں نے دار العلوم امجدیہ میں عرس امجدی میں خطاب کرتے ہوئے بتایا ''میرے والد گرامی مبلغ اسلام مولانا شاہ عبد العلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ کی ایک نصیحت میرے پاس موجود ہے۔فرمایا الحمد للہ میں مسلک اہلسنّت پر زندہ رہا۔مسلک اہلسنّت وہی ہے جو مسلک اعلیٰ حضرت ہے۔ جو اعلیٰ حضرت کی کتابوں میں مرقوم ہے۔اور الحمد للہ اسی پر میری عمر گذری اور الحمد للہ آخری وقت اسی مسلک اعلیٰ حضرت پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدم مبارک میں خاتمہ بالخیر ہو رہا ہے۔(ماہنامہ ترجمان اہلسنّت کراچی ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ وماہنامہ سنی آواز ناگپور ستمبر اکتوبر ۱۹۹۵ء)

مفتی اعظم پاکستان علامہ ابو البرکات سید احمد قادری خلف گرامی رئیس المحدثین علامہ سید محمد دیدار علی شاہ محدث الوریٰ قدس سرہما فرماتے ہیں'' **تعجب ہے اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت قدس سرہٗ کا فتویٰ ہوتے ہوئے مجھ سے استفسار کیا جارہا ہے،فقیر کا فقیر کے آباء واجداد کا وہی مسلک ہے جو اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ کا ہے۔**'' (قلمی مکتوب بنام فقیر محمد حسن علی رضوی بریلوی میلسی)

فقیہ اعظم علامہ محمد شریف محدث کوٹلوی، امام العلماء مولانا محمد امام الدین کوٹلوی، حضرت علامہ مفتی محمد عبد اللہ کوٹلوی قدست اسرارہم کے متعلق علامہ ابو النور محمد بشیر کوٹلوی مدیر ماہنامہ ماہ طیبہ رقمطراز ہیں فرمایا: ''**مولوی بشیر مجھ سے مصافحہ کر لو، میں اب جانے والا ہوں، میری تمہارے لئے دعا ہے، دیکھو تمہارے والد فقیہ اعظم محدث کوٹلوی رحمۃ اللہ علیہ اور تمہارے تایا حضرت مولانا محمد عبد اللہ قادری رضوی اور میں عمر بھر اعلیٰ حضرت بریلی شریف والوں کے مسلک کی تبلیغ کرتے رہے، تم بھی اسی مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم رہنا، خدا تمہاری مدد فرمائے گا۔**'' (ماہنامہ ماہ طیبہ اکتوبر ۱۹۶۱ء ص ۵۰)

کہاں تک لکھا جائے اور کون شمار کر سکتا ہے، کتنے بڑے بڑے جلیل القدر اساطین امت نے مسلک اعلیٰ حضرت اور بریلوی کی مقدس نسبت کو اپنایا اور اختیار کیا۔اور تو اور بالخصوص یہاں پاکستان میں جو سرکاری ادارے اور سرکاری محکمے مساجد اور دینی مدارس کو رجسٹرڈ کرتے ہیں، سرکاری ادارے جو فارم فراہم کرتے ہیں وہاں جمہور اہلسنّت کو حنفی بریلوی، بریلوی حنفی اہلسنّت بریلوی لکھنا پڑتا ہے۔اسی طرح جب مساجد اور دینی مدارس کے لئے جب اراضی (زمین) خریدنی ہو تو تحصیل ہیڈ کوارٹر میں اہلسنّت حنفی بریلوی، اہلسنّت بریلوی، بریلوی حنفی لکھنا اور لکھوانا پڑتا ہے۔دوسرے فرقے اپنا عقیدہ ومسلک لکھتے ہیں۔مولانا رکن الدین اصدق اور جناب خوشتر کہاں کہاں سے بریلوی اور مسلک اعلیٰ حضرت کو کٹوائیں اور مٹوائیں گے۔

اے رضا روز ترقی پہ ہے چرچا تیرا
اوج اعلیٰ پہ چمکتا ہے ستارا تیرا
اہلسنّت کے دلوں میں ہے محبت تیری
دشمن دیں کو سدا رہتا ہے کھٹکا تیرا

مقام غور وفکر ہے کہ ایک طرف تو یہ ہزاروں اکابر امت، اساطین ملت خود کو بریلوی اور مسلک اعلیٰ حضرت کا تابع ظاہر فرما رہے ہیں۔اور بلا امتیاز

قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی جملہ سلاسل عالیہ کے اعاظم مشائخ طریقت اپنے مسلمہ امام ومجدد کی مبارک نسبت سے بریلوی کہلانے میں فخر وناز سمجھتے ہیں۔ دوسری طرف نومولود کمسن قلمکار اصدق وخوشتر وذیشان آج سنی قوم کو یہ سمجھانے اور باور کرانے چلے ہیں کہ بریلوی کا نام ہمیں ہمارے دشمنوں وہابیوں غیر مقلدوں نے دیا ہے۔ مولوی ظہیر غیر مقلد نے اپنی کتاب البریلویہ میں یہ نام ہمیں دے کر دنیا بھر میں ایک نیا فرقہ مشہور کر دیا ہے، بہت خوب۔

قلمکار بالی عمر یا کے طور
ذرا ان کے بھی کروفر دیکھ لینا
ادھر دیکھ لینا ادھر دیکھ لینا
مدیروں کے بھی تم ہنر دیکھ لینا

گویا یہ معدودے چند عناصر اپنے زعم حسد وعناد میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم ہزاروں اکابر امت سے زیادہ وسعت علم کے حامل وماہر اور ان سے زیادہ وسعت نظر اور جماعتی مفاد کو سمجھنے والے ہیں۔ ان کثیر التعداد اکابر امت نے تو بریلوی کہلا کر اور مسلک اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگا کر اہلسنّت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔ مذکورہ بالا اکابر سے ہم بہتر انداز میں جماعت اہلسنّت کا تحفظ ودفاع کر سکتے مگر آسمان کا تھوکا منہ پر پڑتا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے سواد اعظم اہلسنّت کو جدا نہیں کر سکتی۔